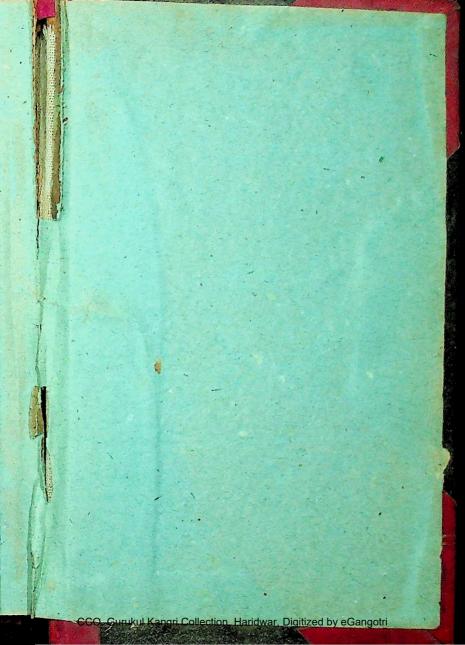
1570 नेबक सन्हाराय नड़ीर यन्ह अग्रिका प्रकाशन वर्ष ... /. १,०.५ .... पुस्तक का नाम नियु हो। की नामारा आगत संख्या. 15 र्र .... उद्ध संग्रह

29



1570



CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri



(ما توزازهما کمارت) يرتى ندهى بوارخاب اتيار بانها منتى يال بخش يزخر نفاه عام شم يول بورس تيا ukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri षा॰ संख्या ै

पुस्तकों हर सर्वेपकार की निशानियां ह

कोई विद्यार्थी पन्द्रह दिन से अधिक पुस्तक नहीं रख सकता। اوم

## بدر جی کے نصابح دلپذیر

مدر جی مہاراج نے دہرتراشط کو اپنے آپدیش
میں کیا - اے راجن ! اس سسار ہیں اسے
غیریں گفتار لوگ بہت ہیں جو لوگوں کے نوش
عیری گفتار لوگ بہت ہیں جو لوگوں کے نوش
کر ایسے شخص جن کی باتیں ظاہر ہیں تلخ ہیں
گر ایسے شخص جن کی باتیں ظاہر ہیں تلخ ہیں
گر ان میں سب کا فایدہ اور لابد تبو - بہت
کر ان میں - شاید ایسا تھنے والے تو کسین علی
کر ان میں - شاید ایسا تھنے والے تو کسین علی
کر ان میں - شاید ایسا تھنے والے تو کسین علی
کر ان ما توں کے سننے دانے با مکل
میں اس کرنے ہوں اُن کے مند پر کے
میں اور عبوب اوروں سے خودسنے۔
اپنے دوش اور عبوب اوروں سے خودسنے۔

بر تدبیت اور بیشید پیچیے میرائی کرنا نالایت او شنے مرشوں کا کام ہے شیں سنتا۔ آن کے شدھار کی طرف متوج نیس ہوتا۔ یہ عادات منش میں کب بیا ہوتی ہیں س کے لئے منوی فرماتے ہیں وید اور ست شاستروں کے ابھیان سے بڑھی - دمفن اور لاہم كى شرقى ہوتى ہے - أن كو بهيشہ سننا اور سنانا ہے - برسمہ چربہ اوستھا میں جو استری اور مرشول نے پڑھا ہے اُس کو خود بجاریں اور دوسرول کو برمهاویں - کیوں کہ جوں جیوں منش شاستروں میں ممارت بیا کتا جاتا ہے۔ توں توں اس کی وہنت برمعتی طانی سے - اور بگیاں میں رجی کرتا ہے-يس اس وقت يه وردغ كوئى بے فا مولى ہے نے عیبوں کی طرف نہ دیکھنا وغیرہ سارے عیب دور بو جاتے ہیں - وہی تولی ہدئی اور سنجدہ باتیں اس کے شنہ سے نکاتی میں جن میں سب اسى راجن إ ج فوائده مفرور - اور مفلس مو على خواميس ركھے - جو في كرموں سے دھن ے دی مورکھ کملاتا ہے جو اپنے مطلب کو ج

اردهر اودهم توج کرا ہے جو بامقدور سو کر جی ہے مترکی سهانتا منیں کڑا ۔ اور اسمرتھ ہو کر مدو کر کے کی خواہش کرتا ہے دہی مورکھ کہا ہا ہے جو شیترو کو منتر تباوے۔اور متر کو شترو۔دوست کی بانی کے۔ اور مداوت اور بعض کی باتین کرتا رہے وہی مورکھ کملاتا ہے - جو اینے بزرگوں کی شروھا سے سیوا نہ کرے دیونا نینی ودوانوں کے ساتھ پوجن رستکار) سے پیش نہ آوے اور اچھے متر سے بریم نہ کے وہی مورکھ کملاتا ہے ۔ جو شخص بلائے جاوے - بغیر بیدی میں ۔ اور غیر موشر کا اعتبار کرے - جو دوسرے کو عیب لگائے - گر کود ویسے ہی کرم کرے ۔ اور عینوں سے شبیح اور اور سے فایدہ کرووص کرے وہ عامل کاتا ہے۔ جو دعن اور بہت سی ودیا یا کر استحال حیفوظ ریتا ہے وہی بڑھے کہانا ہے اسے راجن إلى جو اكبلا ہى وقفن كو بجوگنا ہے أكيلا بي فونهورت محل بين ربنا بي جو البي سیوکوں کو دیے بیر مبوجن کر لیتا ہے ہو اپنے بے رحم کون ہوگا۔انسان اکیلا ہی پاپ کھا اور یلا بی اس کا بیس موگتا ہے اس کے سائل اسائنی سب جموت جاتے یں - اور کرتے والا بی

س میں مینتا ہے وطاش وطاری کا بان ایک ی کو مارتا ہے ۔ اور کمھی کسی اور کو بنیس مازا ئی صلاح راجا کو معہ راج کے نشٹ کر دیتی منتوعتی بیرهی سے دوست اور وشمر. - شام دام ذید اور تعید جار طرتون اودا سنن اور دشمنوں کو اپنے تالو میں مخت زہر ایک ہی کو ناش ٹرنا یا ہتما - ہی آدمی مرتا ہے راج کیے سیت راج کو ناش کر دیتی ہے ۔ لذيذ أور خوشگوار تجوجن اكبيلا كبھى نه كھا وسے اکنا معاملہ کو نہ بحارے - اکبلا راستہ میں نہ جلے سب کے سوجانے پر اکیلا نہ جاگے۔ ندر! الشِر ایک ہے - اس کو تم نہیں نتے ہو ؟ وہ دکھوں سے اس طرح او وصار ندر سے ناؤ کارکرتی ہے۔ج اج مِن کُتَا ما رحم ہے آبکو لوگ اسم تھ جانتے ہن فا در اصل ایش رزن ادر کسی دهه سے والے شخص کا ترآور مذ کرنا جا۔ ہم- دسال ایک بڑی طاق سے تخیل سمرتھوں کا زاور ممل سے اناں سب کو قابو میں کر ساتا - الما کوئی کام زیں ج کی انہا -

6.9

ويتي

بن

1:6

i.

کے - جس کے ہاتھیں سانتی کا کھڑک ہے ں کا کوئی وشط منش کمیا کر سکتا ہے - جمال تنکا گهاس نیس ویان آگ خود بی شانت بوطاتی ہے ۔ کرووضی منش اپنے ووشوں سے آپ بی و کھ بیں پراتا ہے ۔ اکبلی مشا ہی پرم شانتی سے کیلی ودیا ہی برم منتوش ہے اکبلا وہرم ہی کلیان وینے والا ہے ۔ اور سی کی بنسی نے کرا ہی ہم ہے - شیری زبانی اور ماناوں سے محبث یہ وونو کام ایتے ہیں جس سے اس لوگ میں ورنو کام ایتے ہیں جس سے اس لوگ میں ورن کی جنر کی جو مذیں میسر سو سکتی اور کروری میں عقب وونو شریر کے نافل کرنے والے تیز کانٹے ہیں ت بوکر کھ کام نہ کرے اور سنیاسی ہوگر ان ودنو ورت كام كرن والول می کیجی پرتشما نہیں ہوتی - بو سرتھ ہو کر سمشا اور مفلسی کی دالت میں وان کا خیال بنين جيورت ۽ دونو علم باتے ايل = جو نا لاین کوریانی ویتے اور لایق رسویاتر ) کی طرف باتد مینے ہیں اُن کے وصن کے ناش ہونے کے سی وو طرائقہ ہیں - جو دولتمند مو کر دان نہ تفلسی میں تپ ند کرے مبتر سوگا کہ ان ووانو

کے گلوں میں مجاری سلا باندھ کر ندی میں ڈوبا ا ہے راجن! اوتم - مرہم اور نیج تبن طرح کے کام کیت میں مشہور ہیں اور آدمی بھی اوتم۔ دہم منیج - تین قسم کے ہوتے ہیں - اس کیے حب حیثیت ہر ایک کو کام دینا چاہئے - استری غلام اور بٹا بہ نینوں نروص کملائے ہیں اور جو چر یہ برایت کریں یہ اُن کے سوافی کی کملاتی ے - دوسرے کا وصل جھیں لیا - دوسرول کی ، شریوں کے ساتھ ادھرم کرنا۔ اپنے دوستوں کو تیموٹر دینا۔ ان مینوں عیبوں سے منتش کا نافش . کام کروره - لوکھ - موہ بر فاروں دکھ کے وروازمت من اور ان جاروں سے بیا جائے به اے - راجی ! بر دان بانا - راج کا منا - بتر کا جنم . اور فترد کو حوکھ سے جھوڑانا یہ جاروں ار میں کیسی ہی ایتے ادیر آفیت کیوں نہ ہو النيخ معكت سيوك اور إنس شخف كو جو کے کہ بیں ممارا ہی ہوں کمھی نہ جھواڑا واسٹے نٹرت اور رایا ایسے شخصوں سے ز جو مورکھ مول ما جاری راسنی مونے والے خوشاری سول) مبھی

3 0 کو بخوبی جانتا ہے۔ اور جو م جلدی کرتا ہے اس کی سارا جات کے لایق کون منشر جانتا ہے - مجرم پیرمان اور کشا ؟ جو ال كو طائنا اجا کی برطرف سے تعربیت ہوتی كو كمزور تنس ميحتا - جو ماهي أور سنين سرتا - اور جو وقت بر اينا زور قِلْهُ حَاكِرُ مُنْسِينَ وَرَنَا - جَوِ سَاوِدِهَانَ بُوكِر كرتا ہے - جو مہاتا وقت پر فركھ سمتا

~

ہے وہی سخت ، ور دشوار کاموں کو بھی کر سکتا اور جو اپنے دوستوں سے تکار منیس کرتا ور أن عنه مر اور باكر وكمى تنيس سوتا كرووه بيل كؤوك كن نه كو آريه لوگ ( سريشط ميرش ) كتے ہيں - جو سے - جاتی کے دھرموں کو جانتا ہے وہی پنڈت شو بھا کو برصاتا ہے ۔ ابسا شخص جن لوگوں میں جا کر بیٹھتا سے اُن کا سوامی س جو ایم برابر کے منش سے آند محت ور بات چیت کرتا ہے وہی برطی وان کلانا ہے زیادہ کن داہے بیٹرت کو کے رکھنا ہے اس کی عقل تربیت کرنے - جو اہے اعرم میں رہنے والوں و بانے کر برمان سے معوض کھاتا سے ۔ بہت رے پر بھی تھوڑا سوتا۔ 1. 25° L 21 22 سے مھی ور لغے نئیں کتا - اس کا سال کلیان ہونا ہے - جس کی اچھا والے کرم کو منش جائية بن أور لوستسبده راز سے واقف

نہیں مہوتے وہ کیمی انتھ میں نہیں بٹرنا -جو ہمیث ب کا کلیان جاہتا ۔ سپر بولتا ۔ اور کو ملتا ہے رہتا - سِن کے سب سبھا و شدھ ہیں وہ اپنی ٹی میں ترقی باکر ایسے برکاش کرنا ہے بھ رتنوں میں مامنی - نو اینے کرموں کو دیکھ ب بی شرمنده مونا سیم ده منش سب لوگول مورد ہونے کے لایق ہے۔ دہی تیجوی سا و دعمان سرد کر اپنی روشنی سورج کی طرح اور توگول الله الحيا الله جی ! کام کرنے میں طبعی برگز واجب كام كو اس كا شر توجين - عمل اوس راج کو اس طح انش کرنا ہے كو برصايا - وكبعد مجمل جو طمان مے کا نے کا فیال د کرے سے ے دیتی ہے۔ اسی طرح جو بغیر سویے کا سے کام کڑا ہے اس کا بھی ناش ہو جاتا ہے - جو چیز کھانے سفے البق اور آخیر میں نابده پینیاوے وہی کھائی جائے جو موکھ ورخت ہے کیل توڑ لیتا ہے - اس کو رس نسین منتا اور بیرج کا بھی ستیاناس کر بیتا ہے

کے سوے کھل کو توڑنا ہے اُسی كو الي كام كنا کے کرنے سے جس کیا فاہدہ سوگا کرنے سے کیا نقصان ہوگا یہ سب بنا جائے۔ بت سے کام نہ کنے سے ه يو عاتے بس - اور لیوں نہ کرو - کر سدھ نہیں ہونے -ت کھے لقصان منیں بینج سکتا۔ ایسے ہوتا ہے مرضی مان ایسے کام کو طد ک - حس من محنت كم اور قايده ونکہ ایسے کامول میں بشؤوں کا جیون سیموں سے سے راجہ م

ے - اور پتی اپنی ، شری کا مشر ہے يمنون كا ويد يز سے سے دعره المراجي إبالا بيا منش کے بنی کا کوئی پرمان بنیب وي حوال بعي اليه كام كرسه وي تعريف نگرد ادر آور کو دیکرد کر جانتا ہے - اس نے رکھا کی کوئی دوا منہیں - جو طونیں گار کر بھلے ہی ي كوني دوا سيل - جو لیم نقصان مو اور فایده مسی طح کا نظر نم آوسه وه كام كيمي السان كو رنيل كرنا چاسية - موليول كے ليے وديا وسى اور سال سے عرور كے بانت س ١١٠ مها تاؤں کے سے سی منول مالیا یں ۔ اگر کوئی واقا کسی وشاہ سے اگر ی کام کے سے جادے اور وه ۱۱س کو کرت اور مانا کو اینی جی ات ہے ساوھو ماں کیتے کیانوں کے لیے گئی دیتے والے میں۔ ومات بالون أو كاميت وسية بل ماتا وشان كو

للتي شكمه بينجاتے ہيں - ليكن صانفا أن شخصوں جو بنظائر سا دهو ادر باعن میں موشف سوت ان کہی نہیں طنتے اور نہ اُن کو فایدہ سینیاتے ستر دھاری سما کو جنتا ہے سواھی وال نتر كو جيت بيتا ك - مكر شل وان سد يا كا ج - يرش ين على يى يرويان ن ہے۔ اس کے فاش مونے سے جون وھن بندهو اور بانرهو سب كا ناش مو جانا سته -نش شراب سے میں زیادہ ہوتا ہے ۔ کیونکہ دھن كا متوالًا سوامي أور سيوك كو بكر نهين مهونيتا التيوية طرح معدد على حس سے ذرا محلى برده شرو ورج اور جیندرمال کرن سے کا فیتے میں شیفن نعیفوں نے اپنی اندریوں پر قابو ماصل منیں کیا ہے قرار رہتے ہیں -من تو بنے تابو میں رکھنے والا شکل کیش کے چندرال ل طح برصت رہتا ہے۔ اور اندربوں کی تھا ہیں كا يرو كمعي شكرو منى ديكم سكا - و موركم الي من کو قابو میں سے بغیر کشت کو زیر کیا جا بتا ے یا کڈنے کو زیر کئے بغیر انے دشمنوں كو منينا جابتا ب وه سب ازوں ك نشك عانا ہے - جو پہلے اپنے من پرمثل شترو کے فتح

یا بت سے میر کٹنے کو اپنے سی میں کتا ہے۔ مِنتَمنول كو جبيت سكتا بي - من كو قابو مي ركھنے ولئے اور برمکشا کر سے کام و شرون كو دائد ويني والي .. کرنے والے بڑے متقل مزاجوں کو بی تکشی ملا کرتی ہے است راجن ! شریر رتھ - اندریاں تھوڑے - اور من خارتھی ہے جو آتا سا دویان ہوکہ ایس رتھ بیں جہتا ہے وہی سکھ اور آسانی ہے اپنی ننگی من سارتھی کو مار والتے ہیں۔ جس مورکھ نے من رس من تثنين كيا - وه موركم وكم كو سكمه -تھ کو انرمخد اور انرکھ کو ارتحد سمجھتا ہے - جو شخص ومدم اور ارتھ کو جیوڑ کر اندریوں کے ہے - اس کے دھن - بران - اندری سن نشك مو جانع بس - مبرهي مان اندر بول كو سے من کو اپنے ہیں ہی کرے نتھی ہی من کا متر اور بدھی ہی من کا شترو ہے بھیے جھوٹے یاول سے بڑی مجھلی شیں بکڑی جا - ایسے بی کام اور کردوہ منش کی تدھی سے نبس کیشے واتے ۔ یہ دونوں مبطی کا فائن کر ویتے ہر وهر اور ارته کو دیکه که سامگری جمع کتاہے اس کو اس سائری سے سمیت میکھ سنتیا ہے۔ جس

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

نے اپنے س سے بیا سوئے یا بج مترووں (الولاد کرووھ - دویش ) کو جبیت نیا ہے -دی شتروں کو جیت سکتا ہے - بلکہ کو ٹی کے باس نبیں مھٹکتا جو منش ان یا بنج تشروؤں سے اگر ممانا جان بوجھ کر ڈشٹ کا شاب سیر جورتنا تو ایک ون وند کا متحق بوگا - وشط کمو فے ش کو شانتی - سادگی - بوزنا -بول برقابو اور فائم مزاحی تعمی - اس کے علادہ اس کو آتاب کیان حاصل ہوتا - بنر وہ کی کی رکشا کرنا جاتا معر دال کی صدیر رکیا کی میں اسلام كو سي ابنا بل مجلت بين - أور اسي سنها. راج ولا تو رق ہوتی ہے + استری کا بل ہے - برداشت تحل بنڈتوں کا بن سے ہے راجن إ بجن کو قابو ہے - سیمی بانی کابیان کو برهاتی ہے۔ وہی بانی کروی ہونے بر ارتفو اوبدرو بيدا كرتى ہے - اور بان زير الما زهم بھى نے کو ماتا ہے لین یو زقم کی ه وه کمجي بنيس بعزنا - بان کي نوکا

بحن کی جھانس ایسی کری طاقی نهين نكال سكتا - كيونكم وه البده ص کو ڈکھ دینا جانتی بھاڑ دیتی ہے - بدوھی کے ناش کا وقت آ بینیا ہے نیرتعوں کی باترا ایک طرف کو کیاں ( ملا رو رعابیت ) ویکھنا امک ن بن سان دیکونا بی زیاده و بين - ايما كرف سه أب كى كيرنى لوك ين بوكى - اور آپ كا وصرم بنا رميكا - صب د صرم قایم رہے - اس کو پرتھوی کی جان بجائے کے لئے جھوٹ رئیں بولا آسی ملي آب راج عم سے کيوں كه عموط بولة من يتر اور ت آپ کا ناش نہ ہو ہ دیونا رود وان ) لاتھی ہے کر بیٹوؤں کی طرح منشوں کی رکشا نہیں کر نتے - وہ خس کی رکشا کرنا چاہتے ہیں - انس کو اتم ثبرھی ویتے ہیں - یہ احجیل

اجِما نیں آب کو بہت ذلیل کرنگا - آپ کی را صرف دھرم سے ہی ہو سکتی ہے - مبرضی مان کو جا ۵ - جو کشی - د هور رہلی مجردے کو سمجی اپنی طرف سے کو ای ہے راجن ! جو آور کے لئے اگن ونز كرتا ہے - آور كے لئے وديا پرطنا ہے - آور ك نے کہ کتا ہے اس کا کلیان تهيي منيس سونا - جد شور کی ایھا بر ان کے شرہ کو جیورتا ہے۔ اور آنند یاتا ہے - جاندتی راف سے روپ چرتر سے دورم ۔ بیوہار نے ساوہونا - ببعدسے منٹورنیرتا مشکل کام میں عقل کی تیزی - اور آفنت کے سر والع حانة بن - طرصايا روب كو - أشا فيرج كو - مرتبو براينول كو دششتا و هرم كو - كرو . رنندوں کی سیواتیل کو - کام رعیا کا کو اور ابھان سب کو ناش کر دتا فی کاوں سے عل ہوتی سے کمبھرتا سے ور الجھے کاموں میں ستقل ہونے سے اس کی منتی ہے۔ اگر اندریوں پر قالو ہو گیا تو آ مع راجن! برهمی - اتم کل میں حنم - اندر بول کا یت - ددیا - براکرم - کویاتی کی طاقت - بیتها شكت وان - اور أيكار كرف واف كو ماننا به أكثم

كن منش كو مفهور كرت بس - يك - دان - تب اور ودیا یہ جار سی منش کو سورگ بی سنجاتے ہیں -جیتندری بن - ستیه - کولمقا اور دیا به طار طن سمیشه مهاتاؤں سے ساتھ مہتے ہیں۔ یکید کرنا ودیا برصنا وان - نبيه - ست - كشا - ديا اور لوجه نه كرنا سي آٹھ وعرم کے مارک میں - ان میں سے وار جو میں اُن کو یا گھنڈی مجی یا کھنڈ کے سے کر سکتے مين سين مجيل عبو چار بين ان كو سوات مانكادُن شين كر سكتا - وه سيما بشان جال بوڑھے ( بزرگ ) نہ ہوں - جو وطرم کا برش سیں كرتے وہ بوڑھے تنيں ہيں - مبن مين ڈرا بھي حيل ے وہ چھ نہیں - جو کسی کی ترقی دیکھ کر دھھی سنیں ہوتا۔ اور اپنی تبرهی کو تھیا۔ رکھتا ہے وہ کبی دُکھ میں تنیں پڑتا ۔ اور سدا شکھ باتا ہے۔ جو اپنی برھی سے برسی کو بڑھاتا سے وہی بنڈت ول یں ایسا کام کریں - جس سے مات کو عکمہ ے سوویں - چھ ماہ میں ایسا کام سرنا جاستے . س سے بڑھاہے میں مکہ ملے ۔ جیون بھر می وہ کام کریں جس سے مرف کے بعد سکھ مے ۔ جب آن (غذا) یکی رہم ) جادے نب مسکی تولین

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

رنی جا ہے جب احری شیل سے ضعفی پر پنج ہے راجن اِ یہ پُران اتباس اس عِکہ قابل ذکر ہے حِسْ مِن اتيري رفشي وساديميه كاسمباد ہے - أياب وفعہ مہاتا ایتری بمنیس کی صورت میں محمر من بیرا نام ساویہ ہے۔ یں آپ کو دیکھ کر آپ کے تب كا اندازه منين كر سكتا - آبيه وديا - وهييج اور ے مجربید ہیں - سم کو ایسا آلیا ے ہمارا کلیان ہو - پرم مہاس برسلے - ہم کو غرف اتنا ہی معلوم ہے - کہ ہر رسم کی گا تھے دور کر کے ے کوئے شد کے اس کو جواب مثیل دینا ہا۔ اس طح سے جبتیا موا عقمہ آس پد زبان کا عاش كر ويتا ب اور كشاكية واك كالكيان سوتا س منش بری بات نه کے - کئی کا شادر قد کرے -ا بھان کے یاس نہ جاوے ۔ نے کی غدمت نہ اور کراوی بانی نه بولے - کیونکه کشوی بانی منش کے نرم ہروے - بڈی اور پرانوں کو عصم کہ دیتی ہے - اس لے اس سے سینہ بربیز کرنا جا

,,

یه وکھ وایک کاوی انی منش 2 ا ہے - یہ کروی یاتی منش کو سکھ میں موت کی طرح ساتی ہے - خواہ کیبی سخت - x & كبول نه لك - اور كتنا بي أس نه سنع ما مانا دکه سنس مانت - فواه سا دميو کي سيوا کرو - يا کی - جاہے تنبشی کی خدست مرو یا چر کی اپنے مالک یا سوامی کے قابو میں ایسا مبيا کيا رنگ يس - ملک کے ر ر میوک کو آینی عادتین بناتی پرلی بین - بهت د بواد اجها سین - متحل شخص سے دیو ربوان بھی رامنی رہتے ہیں۔ بت زیادہ بولنے سے نہ 20 - 4 - 2 ے کے اولنا اچھا ہے۔ يح مِن بيارا بولنا اجهاب - أور بيارا بولن من وهرم کے ساتھ بولنا ب و لا لخ يكي - چ منش سے منش ج -ا میں رہتا ہے چیے منش - the until ہے۔ ویا ہی بن جاتا ہے۔ جان واجا منش الني يت كو لوان جابتا ہے - وبال اوف جاتا ہے جو شخص وکھ سے ملیٰ ہ سے

كسى كے جنتے كى نوابش نہيں كتا نہ كسى ہے۔ نہ حسی سے مارتے کی خواہش کرتا ا مخص ابنی تعربیت یا مزمت میں راضی با وکھی منیس ہوتا۔ اُس کا سومھاؤ سمان ہو جاتا ہے۔ ، کا کابیان طابتا ہے - کیفی معی کسی کے نقصان کے بین نہ کے جس چیز کی پرتگیا کی آہے دیدے من کے وقت کو دیکھتا رہے وہی چر برش کملاتا - جو بڑے بچن کے اور سیشہ لوگوں کے ساتھ مِرائی کڑا رہے وہ نیج پرش ہے۔ جس کا کسی کو نه ہو - اپنے کے ہوئے کام میں بھی مہینہ ک رکھے اور دوستوں کی میزتی کرے کوہ اوج پُرش کملاکا ہے منش کو واجب سے کہ ہمیشہ اوتم تکخصوں ملاتا ہے منش کو واجب سے کہ ہمیشہ اوتم کی بی نگت کرے اور اپنی کا ۔ براری نے واضطے رهم برش کے یاس بھی جلا جاوے۔ لکن حس کو کلیان کی نواش سے دہ مبعی ہی کے یاس دے - منش وُسُنُوں کی صحبت سے وفٹ ہو جاتا ہے س سے اُس کی ترقی بھی نیس ہوتی ۔ اور ترقی م أس في للريف بهي منين سوتي اور تعريف کے نہ ہونے ہے خانداں کی عزانوں کا تھی ناش ہو جا آ ہے

جن کے من - جت اور شربر جیخیل ہیں - جو اندریوک کے قابو میں رہتے ہیں - اُن کو دھوم اور ارتھ اس طیح چھوٹر دیتے ہیں جیے شہس سوقھے تالاب کو جھوڑ ر ملے ماتے ہیں - جل میں ناؤ کی طرح جس بيط و انوادول بو اورجو بلا مقلب اور نغير بات کے کرودہ کرے - جو یوں ہی رھنی ہو جاتا ہے وہ مورکھ ہے ۔ منش خواہ مفلس ہو خواہ دولتمند ۔ مگر في دوستوں كي حزور خدمت كتا رہے - مترول كي حيوان سے روپ نشك ہوتا ہے متر كے روك سے گیاں منیں رہا۔ مترکی حدائی سے انیک روگ ابو جاتے ہیں۔ راجن إ متر کے شوک سے شرر عبتا ہے سرو برس ہوتے ہیں ۔ منش بار بار پیلا موتا ۔ ار ار مرتا ہے ۔ بار آبار ترتی ہوتی ہے اور ای طرح مفلسی آتی رہتی ہے - کبی دان دیتا اور کبھی تود عک انگنے کے لایق ہو مانا ہے - کبھی فود سوح میر یرا ہے ۔ اور کعبی انبے وشمنوں کو شوک میں ڈال ئے ۔ شکھ - دوکھ - بانی - لابھ اور جتنا یہ اکثر سوا بی کرتے ہیں۔منش کو جائے۔ کہ ان سب سے وکھ ادر شکھ نہ مانے - وولت اور حشت کے غور میں میگی ا ال طرح ناش وق من بيد سوراخ والي محودي

ے مل ر ماتا ہے۔ ہے راجن - ودیا - نب - اندربول کا جنینا اور لوبھ نہ كنا - ان كے سواك شافتى كا كوئى أياد سنيں - كبھى سے م رخوف ) کا ناش ہوتا ہے تب سے پرم یہ ماتا مرووُں کی میوا سے گیاں پراہت ہوتا۔ خوشامدی - ادر بہت سے رائے بھاٹیوں کی مجبولی ستنہ سننے پر دکھی سنش کو کمبی شکھ سنیں لما ۔ نہ دولی كو استريال خوش كرسكتي بين - جو منش قوم مين عميد والتي بين وه وبرم نين كر عے -جنوں فے قوم ميں تقرقه دُالًا وه سي بني بعوك عية - قوم بن لقرقه بنان بنانے والوں کی عوت نہیں ہوتی - اور نہ کھی اُن کو جھگاوں سے شانتی متی ہے ۔ گوؤں ہیں دودھ ہی وهن ہے - بریمنوں میں تب رودیا) ہی وصل ہے ا تربوں میں بتی برنت ہی وحرم سے - منشوں میں قرم سے بھے کا ہی رھن ہے۔ ب ب کر منش بیشے پیدا کر کے اُن کو ملحاو پرماوے ۔ بتا یہ مثوں کا فرض اس سے بڑھ کے روسا نين - لبد ين أكر به ك تو أن كو كسى عده بيث . لكا رينا جائية - اور الفاكيون كو سي يريها كر اجما مح اور لاق ۾ ديکھ کر بيان دسم - جي رست کے بد علمی - فرا بان پست آمرم کے کر

3

بن میں تنبشیا کرے - سنش کو واجب ہے کہ جس میں ا بنی نزق کی اجھا - تیج - ننگتی - ساس - وعرم - آدبوک اور کام کرنے کا نشج یا گن سوں ایسے مفسی سے کیا منش کو آچت ہے کہ جب اپنے کلیان کی اچھا کرے پیلے دهرم كرے - دهراتا منش كا پرلوجن تهي طابع سنبي ہوتا - جو تکلیت مسم کر وحرم میں من نگاتا ہے - دہی جَلِت اور اتلک کیان کو مانتا ہے جو منش موقع اور وقت کا بچار کر کے دعرم ارتد اور کام کرتا ہے دہ ان تنیوں کے بریھاڈ سے موکش باتا ہے - جو آفت کے آئے پر تنیں ڈرانا - کرووھ اور آئند کو روکتا ہے۔ وہ کے کو ماصل کڑا ہے منشوں کے پانچ فقم کے بل میں - اچھی صلاح کا لمن وصن کا پاس مونا این بیرشون کا آدسکار - اور برادری كا بل - اور قوت بازو- لمريه بازور كي طاقت سب طافتوں میں كمتر بي - جوشخص ان پانچوں طاقتوں سمو جمع کرتا ہے اس سو سب طاقتوں میں افضل بدھی کی طاقت عاصل ہوتی ہے۔ ایب کون بیزت ہے جو راوا سانيه - شترو - محوله - اور آبو كا نشواش كرے - سان اگنی - شیر- اور اونم خاندان میں پیدا ہوے پیش کو کمھی حقر نہ سمجنا جائے ۔ کیونکہ عبات میں یہ سب تیج سے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

میں ۔ منش کو اپنی عمر کا بڑا محمنڈ ہے اُس کو اچل سنجفنا اور کبھی مرتبو کا خیال دل میں شبیں لاتا ہے۔ و کہو اول تو منش کی عمر کا اندازہ ہی سو برس ہوتا ہے اس میں بچاس برس تو آدھی رات کے سونے میں گذر جاتی ہے - اس میں اور کھے کام نمیں سوتا باتی ری آدعی - اُس کے تین دصہ کر لیج حسن کا ایک حصد اولیں - کی آگیان اوسطا میں جاتا ہے ووسرا طرهاب كا بي حب مين سارت نواء صعيف موتے میں - اور کسی کام کرنے کا اونشاہ باتی رئیں ربتا - تسرا حصه جوانی کا باقی ربا - ده بھی ہمارس دوست و رفته دار کے بیوگ - صدائی - برائی سیوا ہانی البح کے وکھ مکھ میں طا جاتا ہے اگر مو برس جئیں بھی تو اس میں سکھ کے ون کچھ بھی سنہیں ملتے - بہ تو جل ترنگ کی طرح جبوں ہے - اس بیں برائبوں کو شکھ کہاں سے ملیکا ۔

09

٧

ا وم خم

## ارية كالانور

۱۹ صفی کا یہ فتہ دارا خبار برنیچر کو انگریزی زبان میں لا بورسے آریم پرتی ندھی سیما بنجاب لامور کی طرف سے شائع ہوتا ہے جس میں می<sup>ک</sup> دھر مسمبندھی ساچارا درگور وکل دید پرھارفنڈ آدی فنڈول کے سعلی خبریں اور دیدک سدھانتوں برمتانت سے بخف ہوتی ہے اور تمام کو گوں کے لئے رویے زبین کی ٹازہ و دکجسے خبریں بھی درج ہوتی ہیں چندہ معیم

الدبه كانبت اربيما قرمكور

محصول واك لاموروالول سے للجراوربا بروالوں سے با بخور بدلیا جاتا

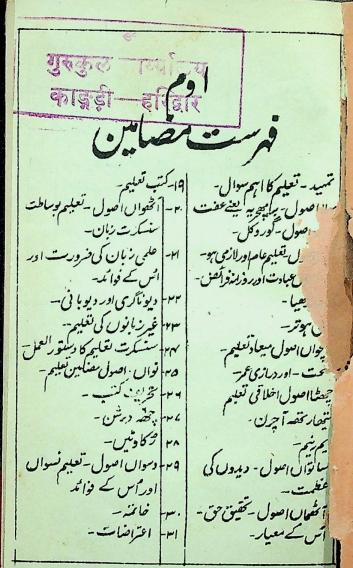
یه به اصفی کاما برواری رسالدار دو زبان میں برماه بردواری شالع بوتا ؟
اس میں اُردو دانوں کے لئے ویدک دھرماور دیگرست شانتروں کی تبت مفصل عالمان بحث بوق ہے - سالا نہ چنده معدمحصول ڈاک صوت تیر ہو ہیں۔
درخواسیس نبام لالذوزیر حید منیج آئی جا ہیں۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by egangotri

627625 ا- بست ورما اورست وراسي وريادة مان جات من أن سبكا ا دی مول مرمشوری -۱ ایشورسیدانند مروپ - زا کار- سرد کمیمال - نیاء کاری - ویالو- اخیا نفشا نروكار-انادى -انويم-بسروادهار-سرونشور- سرودمايك-سروانتماك ابر-آمر-البحانت بوتراورسرى كالماسي أياساك في لوكيهم-بيا- ويدسة ورياول كالبيك مع -ويدكالإهماط هانا اورسناساناب اراول كارم وموم مم-ست كرمين كرف اوراست كيمورك مي مردوارت رمنا جائے-٥- س كام دروا انسار ارتفات سدادراست كو وحار كري فاسيس المستساركا أبكاركزنا أريساج كالمصرأة بش- ارتصات شارك أعما سالم وكسازي كرنا-الاسب سے برتی اوروک در مانوسار بخوا ہوگ برتا ماستے۔ ٨- اقديا كاناش اوروة ياكى وردهى كرن عائية -٩- برتيك كوانى أنتى مص منتشط ذربها جائي كنتوب كالتي مي ابن أنتي محقق طاعة\_ ١٠- ب منتيون كوساً المكر مروتكاري تم يالغ من رتينترين إلا عنا ادريك بكاعاع بي بانترال

ريرين بروار السلام ومكيط أبرام جرى ديان كالح ورس وتدرس شركإن رائ تماكروت صاحب ون كسط ستنط فمشرنياور زيركلاني وانبام مهاشه وزيرجيدا ومشطانا محكمه أريدليتك برجار فانم کرده شریتی آرید پرنی ندهی سبطانجا ب تیار سوکر RIA C Some 44644 64.4 bdoba CCO, Gurukul Kangri Collection Hardwar, Digitized by eGangotri





٣٠ (١) ئيراجين گرنخفه كاران ١٦- اكلامرتاني اور سحر-١٤ علمي طلدافتين -سرس (۱۰)ان نینو کاست خیال ندیکا مرا يا يح تهتو ياوها تو-بهم رس طالب علمول كي بيان اسم (١١) وباكن عصد مقره بي المين برشا جاسكتا -۲۸ (۵) ويد بعائشيه عبوسكا ا در سيتنار تفه يركامض كارتال سکیم نیں نبائی گئی۔ ۳۷ (۵) اسنسکرت درینس کی المن اخلاف سے بعاشانيس-نوط - سیتار تقدیر کائن کے جوالحات اُس مستندار دوترجمہ سے ہیں جوزیر گرانی رائے بیٹرار ام دھون اکسٹر سیکنٹ بنرا روو قرار مار مار مار مار اسے بیٹرار ام دھون اکسٹر سیکنٹ بنرا

وفي شاء بس طبع موا-

مهرشی ویانتار کی تعلیم درس تدریس مهید

ہوئے کہ ان کے متعلق تحقیقات کر کے رپورٹ کریں بزاروں کنب ان مفاین پر لکھی گئیں مرمرط سیٹ جیے بڑے بیے فلاسفروں نے اس اون مسلہ پر بری تحررات شايع كس-سرشته تعليم اور بويثورسينول في قواعد بائے اور وستورالعل مرتب سے گورننظ کی طرف سے قانون نافذ ہوئے۔ گر تا مال ہر مگه شکایت سبی ہے۔ کہ مودو طريقية تعليم ناقص ہے -أس سے وہ فايدہ عاصل منين مونا علم کے مقصور تھا جن لوگوں نے اس حروری مسل یر فوض کیا ہے اُن کو واجب ہے کہ سیتمارتھ برکاش كے تيرے سمولاس كو غور سے يرصي - أس ميں جو چند اصول اور بدایات ورج ہیں۔وہ ایک رشی کے وجار کا نتیج یں- اور چونکہ وہ مغربی طریقہ تعلیم کے بہت کچھ مخالف ہیں اس واسط اگر تقلید کے لئے نہیں تو مقابلہ کے لئے ہی ان کو بڑھنا مفید نابت ہوگا۔ یہ سے کہ اب تک سوائے گوروکل کانگڑی بردوار کے جو رو تین سال سے قائم موا ہے اِس طریقہ پر کوئی علی کارروائی شین کی گئی۔ حبس سے یہ کہا جاوی كه زم كل وه كامياب نابت بوا- ديكن اس مين مهر شكى كا تصور نبیں -وہ سب کام خود نہیں کر سکتے تھے بیشیوایان منب خیالات رے جایا کرنے میں - آن سے فایدہ اُٹھانا عوام کا کام ہوتا ہے - ہے کہ ان درسگاہوں میں بھی جو سوائی جی کی یادگار ہونے کا دعوے کرتی ہیں۔اور جو اُن کے

بروکاران کے افتیار میں ہیں۔ ان بر علدرآمد نمیں کیا گیا تو اس کے جند ایک ہواعث تھے جن کے ذکر کرنے کی بیال چینداں مزورت نمیں ۔ سب سے زبروست رکا وٹ سرر شتہ تعلیم و یونیور پلی کے وہ ضوابط ہیں۔ جن کے مطابق کو گوزمنٹ کے عمدوں پر تقری اور وکالت و اکمری و انجنیری وغیرہ کی سنیں دی جاتی ہیں۔ علاوہ اس کے جن لوگوں کے ہاتھوں میں ایسی درسکا ہوں کا افتدار آگیا وہ سغربی طریقہ تعلیم پر فرافیتہ میں ایسی درسکا ہوں کا افتدار آگیا وہ سغربی طریقہ تعلیم پر فرافیتہ

## بالا اصول برمجيرية بيني عِقْت

5

ط و کے

6

وام

وامي

2

پیلا اصول حس پر سوافی جی کی گل زندگی شادت وہی ہے۔
ہے اور جس پر وہ بار بار زور ویے ہیں۔ بہ ہے۔
جب تک روٹ ویک اوکیاں) برمعجاری یا برججاری رہیں۔
بت تک ورت و مرد کے باتھی دا) دیدار رم) سس
رسم اکبلا رہنے دہم) بات چیت کرنے (۵) شہوت انگیز
فقع دم) باہم کیلئے دے) شہوت کا خیال - اور دم،
شہوانی صحبیں - این آٹھ قسم کی زن کاری سے الگ
رمیں اور معلموں کو جاہئے - کہ ان کو ان بانوں سے
بیاویں - صفحہ دم میں) -

مقابلہ مین کے ان آٹھہ قسم کے شہوت آگیز انعال کو-کمال تک رشی لوگ باریک بین تھے نہ صرف نا طائز- بیصحتی کو سی وہ رہ مانتے ہیں۔ بلکہ شہوت آمیز ویدار کو تھی ایک گونہ زناکاری میں فامل مسجھے ہیں۔ اور اعلی خیالات ہیں۔ اور کمال تک وہ میں آگھ کمال تک وہ مر ایک مجرائی کی جوائک سپوننج جانے ہیں آگھ کو سبمالو۔خیالات کو ضبط کرو۔ شہوت دکھ نہ دسے گی۔ وہ فرلتے ہیں۔ کہ :۔

ر کوں اور لڑکیوں کی پاتھ شالہ ایک دوسرے سے
در کوس دور ہونی عیاشے -جو معلہ یا مقلم یا نوکر جاکر
ہوں - لڑکیوں کے مدرسہ میں سب عورئیں اور مردانہ
مرسہ میں مرو ہوں - زنانہ مدرسہ میں بانچ ہرس سط
لڑکا اور مردانہ پاتھ شالہ میں بانچ ہرس کی لڑکی بھی
نہ جانے یا وے - 4

یہ ہدایت آج کل کے گورپ اور امریکیہ کے عماسے فتلف ہے
والی چھوٹے ہوئے کا گلیاں ایک ہی مدسہ میں اسٹے
ہوستے میں۔ اور بہت سے مروانہ مدسوں کی معلّمہ عورات
ہیں اور اس کے برعکس بہت علیہ کالجوں میں ہی برات وہ
لائے لائکیاں ایک ہی پروفیسر سے نعلیم پلتے ہیں۔آیا وہ
طریقہ علیٰدگی کا جس کی سوامی جی نے بدایت کی ہے۔ بہر
سے یا یہ جو اس وقت لائے لوگیوں کے باہم میل جول
کا بہذب ملکوں میں مروج ہے اس کی نبیت سم رائے
زنی کرنا منیں جائے۔ برایک معقول شخص خود سوچ کے کہ
انسانی فطرت کو باکیزہ بکنے کا کون سا وستورائی زیادہ

مفید نابت ہوگا۔ ایک اور ہرایت رساں پر قابل تحریر ہے۔ وہ فرمانے ہیں:۔ مہیشہ ننا سودیں۔ ویریہ بعنی شی کا انزال سمیمی نہ کریں۔ ہو خواہش سے انزال منی کرتا ہے۔ تو ایسا سمجھو کہ اُس نے بڑھچریہ کے عہد کو توڑ ویا رصفحہ ۵۹)

دوسرا اصول - گروکل بینی طلبافل کی درسگاہیں آبادیوں سے دور ہوں

۲- دوسرا اصول -جی کے بارہ میں سخت تاکید کی گئی ہے ۔ یہ سے کہ ورسگاہ آبادیوں سے متصل مذہوں وہ فرمائے ہیں کر :-

تعلیم بائے کا مکان کسی تنا مواقعہ پر موا واستبے ۔ مرسہ سے کاول یا شروار کوس دور رہا جاستے۔

کئی اصحاب کے ول میں خیال پیدا ہوگا۔ کہ طلباء کس طرح اس فدر سافت روزمزہ سے کریں گے۔ اور گھرسے مرسد تک اور میر واپس گھر کس طرح بینجیں گے ان کو معلوم رہے کہ سوافی جی موجودہ طرفیۃ تعلیم کے بالکل

Pd-

U.

5

يا ده

مخالف ہیں۔ وہ درسگاہ سے گروکل مراو بیتے ہیں۔ جہاں والدین سے الگ ہوکر بیج تعلیم پاویں اور رہائیں کریں۔

اں باپ اپنے بچوں سے یا بچے اپنے ماں باپ سے نه مل سکیں - اور نه ایک دوسرے سے کسی قسم کی خط و کتابت کرسکیل تاکہ دنیاوی تفکرات سے مخلصی الر محض علم طرصانے كا فكر ركبي وصفى مس حب تک گوروکل تالیم نه سوا تفایه باننب نا قابل علدرآمد سمی معلوم موتی تھیں۔ اور سبت آومی ہیں جو اُن کو اب سمی الیا کہ کر ٹال ویا کرتے ہیں۔ لین اس میں ان کا کیا قصور -بحین سے وہ و کیسے آئے ہیں کہ والدین کو حبّن فکر اپنی اولاد کی مبودی کا موتا ہے وہ معلموں کو مرکز منیں ہوتا اسواسط وه مال باب كو أن كاسط خرخواه سجت بين -أن كاسيه خيال ورست ہے۔ آج کل کے اُسٹاو اپنی سخواہ سے سروکار رکھنے ہیں- اور طلباء فنیس دیکریہ سمجھتے ہیں کہ اُنھوں نے اپنی تیلم اعتے دام ادا کردے۔ گروگل بینے جن درسکاہوں کو سوامی ج تايم كرنا جائية بي- أن ميل مابين أنتاه و شاكره يه وافي ورفي تعلق منیں سوگا - وہ فرماتے میں -کہ: -

سملم یا سفلہ وہ بیں جو فاضل بلیغ اور وسراتا سوں "۔
اور وہ بچوں کو اپنی اولاد کی طیح نظر شفلنت اور مجبت سے اللہ اس بدایت سے بین نہ سمجھو کہ ایک دوسرے کی خیردمانیت و مزری طلات سے بھی مطلع نہ بونے پاوٹیں بلکہ مطلب یہ سبے کہ انتظام فاندوارا کے تفکرات میں والدین اپنے بچوں کو بہ حالت طالب علمی شرکی نہ کم سکیس جس سے ان کی تحصیل علم میں ہرج واقع ہو۔

رکھیں۔ ایسے درسگاہول میں امیری غیبی کا کچھ فیال نہیں ہوگا۔

سب کو ایک قیم کی پوشاک خورد و نوش اور نشست

دی جاویں -خواہ شا ہزادہ یا شاہزادی ہو یا خواہ کسی مفلس

سے بیچے ہوں سب کو نفس کش اور جفاکش ہونا
طابعے دصفی ماہم )۔

ایسے وقت میں جگہ راجگار کالج قایم ہو رہے ہیں -اور ہر
ایک فرفہ اور فات کے آدمی اپنی اڑھائی چاول کی کھچڑی
الگ پکانے کی دھن میں اپنا اپنا درسگاہ بنانے پر مستعد
نظر آتے ہیں -ابسی ہرایات نامکن معلوم ہول گی۔لیس سلل
یہ ہے ۔کہ دیش اور وہرم کی ترقی کے نئے کون ساطریقہ
افضل ہے ۔ وہ جو اس وقت مروج ہے یا وہ جس کا معلج
سوائی جی نے ہم کو دکھلایاہے -

أولأو

سط

UL

ي تعلم

ي جي ا

يروري

شروارك

اند ر

متيسرا اصول - تعليم عام اور لازمي بهو

ایک اور بات حیں پر سوائی جی نے رُور ویا ہے وہ بہ سے کہ ہر ایک لڑکا اور لڑکی کو تعلیم جبراً دینی چاہئے۔وہ فراتے ہیں کو سرکاری قانون اور براوری کا قائدہ ہونا چاہئے۔ کہ یانجیں یا انتظویں سال کے بعد کوئی شخص اپنے لڑکے اور لڑکیوں کو گھر میں نہ رکھ سکے۔ مدرسہ میں ضرور بھیج دیوہے۔ اگر نہ بھیج تو ستلزم سزا ہو (صفحہ ۲۲)۔

ایسا نہیں کہ تعلیم جسیا اہم کام والدین کے افتیار میں جھوڑا جاوے ۔ تعلیم یافتہ کوالدین تھی اس میں تساہل کیا کرتے ہیں۔ غیب اور مزدور تو بچول سے چھوٹی عمر میں کام لینے لگ جاتے میں۔ گرنیتج اس طالت کا بہت خاب نکاتا ہے۔ اس اصول پر ہرایک مدنب ملک میں ایس وقت عمل کیا طاباع ائس کی تائید میں وجوہات کا دینا ضروری منیں - لیکن سواقی جی نے اس کو ایسا ضروری سبھا ہے۔ کہ اس ہرایت کو منو جی کے شلوک کا حوالہ دے کر دوبارہ دوبرایا ہے۔وہ للصے بن راط کو واجب سے ک سب لڑکیوں اور لڑکوں کو وقت مقررہ سے وقت مقررہ تک برجیء یعنے طالب علمی كى طالت مين ركه كر اأن كو صاحب علم بناوى - جو کوئی اس عکم کی خلاف ورزی کرے۔اس کے والدین كو سزا ديوے - بعنى راجا كا كلم بونا جائے - كركوئى ستخف آٹھ برس کی عرکے بعد اپنے رسکے با راکی کو گريس نه رکھ بلکه وه أجاريه كل رائالين فانه) بين رس - اور جب تك ساورتن (رسم قارع التصيل علم) كا وقت نه آوى - نب مك شادى نه مونى باوك اور حكه وه كلحق بس :-

اور فاص کر راجاؤں کو جائے۔ کہ دیگر کشریہ - دیشیہ۔ اور اعلی شودروں کو بھی خردر تحصیل علم کراویں۔ کبولکہ جو برامین ہیں اگر محض بھی تحصیل علم کریں اور کسشنزی وغیرہ نہ کریں - تو علم - وہرم - راج اور دولت وغیرہ کی ترقی کمبھی نہیں ہو سکتی - بیس سب ورنوں کے عورت مردوں میں علم اور دھرم کی اشاعت ضرور ہونی چاہئے وصفحہ ۲۲)

#### چوتها اصول عبارت اور روزانه فرالين

ين

۵- ہم اوپر لکھ چکے ہیں - کہ آریہ رشیوں کی نظر ہیں دہم کے سنی سب وسیع ہیں آس سے مراد مذہب بنیں کو دنیا اور عقبی کی باتوں کی تفریق ہو سکے آن کا وہرم عالگیر تھا اور ان ن کے ہرایک فعل ہر طاوی اور ضابط تھا - پس آج کل کی تقیم فعلیم و ثباوی اور فرہمی کا ہونا آن کے خیال میں لیج اور فضول ہو قبانا ہے -بوائی جی کے خیال میں تعلیم کا مدعا سبودی ظابق اور اس کا مقصود نجات تھا- اور یہ بینیم روحانی طاقت کے نا مکن نھا-

بس تعلیم کی نسبت آن کی اولین ہدایت یہ ہے کہ طالب علم کو گا بیٹری منتر با معنی بڑھانا چاہئے۔ آگہ شروع سے ہی وہ اپنی عقل کی روشنی کے لئے برمیشور بر بھروس کرنا سکھے۔ اور اسی کے فرمان کی اطاعت کرنا اپنا فرض بھے جو معنی با محاورہ اور اس کی تشریح آنے رصفحہ مہم) کی ہے۔ ہم اُس کی طرف ناظرین کی خاص توجہ ولاتے ہیں۔ اور آن

سے گذارش کرتے ہیں کہ اس وعاکو دوسرے مناہب کی سناجات سے مقابلہ کریں - اور میر نیصلہ کیں کہ کلام آئی کون هے - وید یا انجیل و فران وغیرہ -٢-جب طالب علم اس كو يره ك تو أس كو روزانه ومفن نرسی کا سبق ویا جانا چاہئے۔ اُس میں سے ببلا فرض مندھیا بینی عبادت ائبی ہے اُس کے متعلق مفصل برایات اُن کی کتاب پہنچ ممالکیہ ووقعی میں ہیں-اور ستمارت يركاش ميں اس كا خلاصه لكھ ويا ہے۔ أيك جزو اس عبارت کا برانایام بینی منبط وم ہے - اور چوں کہ یہ عل ریاضت کا حرف آریوں کی عیادت سے خصوصیت ر کھتا ہے اس لئے اس کو کسی قدر تشیح کے ساتھ بیان کیا گیا ہے - رصفی ٥٦ ) آپ جو گورن بوگی تھے اور جو ایک وقت میں اٹھارہ گھنٹہ تک ضبط وم کرکے عنان حق میں تح ہو جایا کرتے سفے -اس کے فواید اس طح بان کرتے ہیں:-

دم اپنے افتیار میں ہو جانے کی وجہ سے من اور واس بھی اپنے قابو میں ہوتے ہیں۔ طاقت کی افزالش اور جد و جد کی ترقی ہوکر عقل نیز اور باریک ہو جاتی سے مصلے کہ نمایت مشکل اور قبن باریک ہو جاتی ہے۔ آسکی مسلم کی بھی بسرعت تام درک کر لیتی ہے۔ آسکی بدولت اننان سے جم ہیں وہریہ ایزاد ہوکر لازوال

كول

نرها

باركص

0

اس

طاقت اور حواس پر غلبہ طاصل ہوگا۔ امریکا کے علاء اور بوری کے ڈاکٹر اس وقت سنط وم كے ننا فوال نظر آتے ہيں-اس كاكي جزو لمبى سائن لینے کو رہ کئی ایک امراض سبنہ کا علاج تبلاتے ہیں اور جمانی ورزش کے اتناه اس کو طاقت بدنی کے بڑھانے کا يقيني زريب كت بي - وه ون نزوك آنا جانا ب - جب حبانی ورزش کی طرح سر ایک مرسه میں اس کو بھی تعلیم کا ایک خروری جزوجها حارسه گا-٤- ووسرا لازمي روزانه فرض طلباء كے لئے اكني سوتر سے ليني آگ میں خوشبه وار فرحت و طاقت مخش انتاء کا موم مرا اس کی منفعت مخفراً اس طرح لکھی ہے:-حب اوگ جانتے میں کہ متعفی ہوا اور یانی سے بیاری بد ہوتی ہے بیاری سے جلہ اقدام کے مقنفسول مح تكليف - اور خشبودار سوا اور ياني سے صحت اور صحت سے راحت طاصل ہوتی ہے رصفی مس)-اس سوال کے جواب میں کہ آیا اس کے نہ کرنے سے گناہ ہونا ہے۔ آب فرائے ہیں:-اں۔ کبونکہ جس آدمی سے بدن سے جاننی بد گو سیدا ہوکہ ہوا اور یانی کو لگاڑتی ہے۔ اور بیاری سیدا کرنے کا باعث ہونے سے جانداروں کو دُکھ سینجاتی سے -اُتنا ہی پاپ رگناہ ) اس آدمی کو ہوتا ہے ۔اس سے اس پاپ

کے رفع کرنے کی غوض سے ہوا اور پانی میں اُس تدر یا اُس میں اُس تدر یا اُس سے زیادہ خوشبو بھیلانی جائے۔

کیا کسی اور مذہب ہیں بھی الیسی تطیف بانوں ہیر دھیان دیا گیا ہے۔ آئنوں نے گناہوں کا کفارہ قربانی کرنا سکھایا۔ اوہر گناہ سے آتا کو غلیظ اووھر بگیناہ جانور کو ایڈا دے کر نفس کو بڑھاؤ اور بھر گوشت کو طلال سمجے کر موج اوڑاؤ۔ کیا یہ کفارہ ہے یا یہ کہ متمارے بدن سے ہر وقت جو بدلو بیا ہوتی ہے۔ آتی یا اس سے زیادہ خوشو تم ہوا اور پانی میں ڈالو۔ اہا! کیسے وروناک الفاظ میں آپ فراتے ہیں۔

جب تک ہوم کرنے کا رواج رہا۔ تب تک آریہ ورت
دیش بیاریوں سے بچا ہوا اور آسایشوں سے بھر پورتھا
اب بھی رواج ہو تو ویا ہی ہو جاوے۔ رصفحہ ہم)
یہی باعث سے کہ سیف ۔ وبائے بیوبائک مری وجیک وغیرہ
امراض متعدی کے آج کل کے عالمگیر تسلط کا پوراتی سنگرت
کتب میں ذکر سنیں ملنا۔ اس سوال کا جواب کہ آیا اِن فرانی
میں کبھی تعطیل ہونی چا ہیئے۔ سوامی جی سنو کا حوالہ دے کر
فرماتے ہیں:۔

فرایش روزانه میں تعطیل متیں ہوتی جیسے کہ سانس پر سانس مرابر لیا عاما ہے۔بند منیں کیا جا سکتا۔ ویسے روزاند فرایق ہرروز اوا کرنے چاہیں۔رصفی ۵۵) يا يخوال اصول-ميعاد تعليم

۸- اس سوال کا جواب که برهچریه کی سیاد کتنی سونی چاہے۔ سوامی جی منو صاراج کا حوالہ دیکر فرماتے ہیں ۔کہ کم سے کم نو سال تک بچے گروگل میں رہنے ۔اور یہ مظاہرا لوگھوں

کم و سال مک بیج روس میں رہے ۔ اور یہ طام ر رہیں کے اور یہ طام ر رہیں کے لئے سوگا جن کو ۱۹ برس کی عمر سے وواہ کا اختیا ۔ وبا گیا ہے ۔ اور اوسط میعاد اٹھارہ سال بعنی ان کی عمر سما سے اسال تک ہوگی کیونکہ ہے سے م برس تک عام درسگا ہ

ہے ہا سان مک ہوں ہوتا میں داخل کی جاوینگی۔

یں وائل کی جربی ہے۔ چیبیں سال کا موکر مرد درسگاہ سے خصت ہو۔ پیس سال مرد کے بیاہ سے لئے اول عمر سقرر کی گئی۔ اُس سے

اعلی درج چنتیں سال ہے۔ کہ مرد اپنی تعلیم کی تکمیل کرکے اتالیق سے رخصت ماصل کرے - اسی طبح چھاندوگیہ اوپنشد

کا جالہ ویکر لکھا ہے۔ کہ ج مرد سہر سال کی عمر کے بعد فاندواری افتیار کرے گا۔ اس کی عرف ۔ ۔ م سال ہوگی۔

اوسط ورجہ مہم برس تک برمھےریہ ہے اور اقضل ترین مہم برس کی عریک برمھےریہ ہے - سوامی جی برمھےریہ پر فریفتہ ہیں

اور بار بار اس پر زور رے کر فرائے ہیں:-اور بار بار اس باپ بچوں کو بہلی عمرین علم اور خوبوں

المیں اور ماں بپ بیس ریاضت کش بائیں - اور ای کے استعمال کے منظ ریاضت کش بائیں - اور ای طور کی تقبیعتیں کریں - کہ بیچے از نؤو اکھنڈ (لا تزلزل)

رمیح ی رکھ کر اور تبیرے اطے درج کے بڑھیے یہ کا متفادہ ر مے کمل سنی طار سو کا عرکو برهائيس رصفحه ۵۲) آج کل کے تعلیم یافتہ من کر جراں ہوں گے ۔ کہ انسان چار سو برس تک جی سکتا ہے ۔ اور اس میں شک نہیں که اس وقت جب که بیجاس ساتهه برس عمر تجهی غینمت سمجھی جانی ہے۔ اور تنظر اغنی برس کے بوڑھے کمزور تحبیف ہوتے ہیں۔ یہ بات حیرانی میں ڈالتی ہے۔ سیکن میں یہ بات سنسي ميں نبيں اور اني جا سنے - يہ عمر ان لوگوں سے لے ہے ۔ جن کے والدین وہارمک برصحاری رہے ہوں اور جو ابتداء طفولتیت سے نیک دلین رہ کر مہم برس تک اپنی طاقت کو ضایع منیں کرتے - اور بھر خانہ واری کے زلانی کو بورا کرمے یوگابیاس میں مفروف رہ کر ہر قسم کی خرائیل ے اپنے آپ کو بھاتے ہیں ۔جو قانون قدرت کے مخالف كوئى عل تنين كرت - اوسط ورج كى عر ويله مين ايك و برس تبلائی گئی ہے۔ اور یہ ہر ایک آدمی طاصل کر سکتا ہے کہ جو کلام الی کی ہدایات کی تغییل کرے سوافی جی کا قول ہے۔ کہ مرد کے لئے مع سے مع سال عر اور عورت. کے سے اور کے کے سے اور کادی کرنے کے لئے ہے۔اورک طالبوال مال مرد کے لئے عدہ دقت شادی کرنے کا ہے۔ مندب مکول میں ان باتوں کی تقدیق ہو رہی ہے۔ وہاں معزز آدمی اس سے کم عرمیں خادی کرنا نا ساسب تقور کرتے

ہیں۔ مجارت ورش ہیں ان عمروں پر معنی لوگ تشخصا اور الیا کرتے بیں۔ اور طرح طرح کے وسوسات اُن کو واسکیر ہو جانتے ہیں اگر کوئی لڑکا یا لڑکی بلا شادی رہ جاوے۔

#### جيمنا اصول-اظافي تعليم

• ا - آج کل کی تعلیم سے عفل تو ضرور تیز ہو جاتی ہے - گر باقی طاقتیں بت کھ کرور ہو جاتی ہیں۔سب سے بڑھ کر وہ افلاقی کمزوری سے حس کے باعث تعلیم یافتہ لوگ اپنی خواہش کے غلام نظر آتے ہیں- اور نہ ابنے من پر اُن کو تابو ہے کہ اپنی خواہشات کو معتدل رکھ سکیں - نیتجہ اس کا یہ ہے کہ ظاہر واری اور راکاری کا بازار گرم ہورہا ہے۔ نیک چلنی اس کا نام سجها جاتا ہے که سب عیوب ور پردہ کے طویں - اور دوسرے لوگوں کو ان سے آگاہی نہ ہو۔ نہی طالت میں کیا تعلیم سے وہ فایدہ طاصل ہو سکتا ہے ۔جس كى برايك معقول آوى أس سے أسيد ركھتا ہے -اس واسط سوامی جی نے قبل اس کے کہ درس تدریس کی برایات ورج کریں - بڑھنے بڑھانے کے وہ قواعد لکھے ہیں -جن کو دد اظلق " عے نام سے آج کل نامزد کیا طاتا ہے۔ اا سیترید اوینشد کا حوالہ وے کر آپ فراتے ہیں: دو (۱) میتھار تھ آچرن سے طرهیں اور طرحاویں -<sup>۱۱</sup>

اصل تفظ رقم ہے ۔جس سے مراد قانون قدرت یا پرماتا کے احکام کی فرانبردای ہے سوامی جی نے اُس سے معنی سلتے ہیں بھار کھ آجرن بنے جیسے مفیک تھیک سناسب جال جلن ہو اُس پر علی کیا جاوے۔ اِس کے ساتھ صداقت سیعنے سیائی کی تصیحت ہے مبیا آتا میں ہو دییا کہیں اور کریں اس سے دوسرے درجہ پر رسا) تب لینی ریاضت ہے گہ۔ تکلیف اُٹھا کر مھی وہرم پر عمل کرتے جاویں - (سم) حواس برونی کو بھلنیوں سے روک لیں رہ، ولی جذبات کو عيبوں سے ہٹا كر برصيں برصاويں ايسى ہى اگنى ہوتر اور مهال نوازی-انسانی مدردی کا سبق مکھلاکر" وبرید کی حفظت اور ترقی کرنا تھی ایک اعلی فرض قرار دیا ہے۔ یا و رکھنا جانے یہ احکام صرف طالبعلوں کے لئے تنیس بلکہ زیاوہ تر برایات اُتنا دول کے لئے ہیں -کیوں کہ اُن کی رفتار -گفتار-اور کوار کا عکس طلباء پر بڑتا ہے فاص کر جب کہ آٹھ پیر بیجے اُن كى صحبت ميں رہن گے۔ الله اس کے بعد سوامی جی نے پانچ تم اور اپنچ نتیم کی ا تشریج کی ہے -کیونکہ رہ وحرم اور اظافی کے اعظے اصول ہیں۔ ناظرین وفعہ عام و مه کو غور سے مطالعہ کریں۔ بوگ شاسر میں اُن کو عبادت المی کا مقدم جزو مانا گیا ہے - اُن کے بغیر من پر قابو ہونا نا مکن ہے نیک حلنی کو جو اعالیٰ تب سوامی جی نے دیا ہے۔ وہ اُن کے بیش کردہ حب زیل

2

U

191

فظت

یات کردار

أن

10

ول

م ان

زول

يران سے صاف عيان ہے:-جو مر جلن مغلوب الحواس آدمی ہے ۔ اُس کا وبد برصفا۔ ترک فرنیا کرنا مگیه منیم مریاضت اور نیز دیگر اچھے کام مجھی كاميابي كا منه تنبيل ويكيفته ومنو ٢٠) (صفح ٧٥) اظلق کے بگاڑنے کو دو چزیں بت زبروست ہیں۔طبع اور شهوت-اس واسطے منوجی کا حوالہ دیکر دہ فراتے ہیں ک جولوگ ارتصه معنی سونا وغیره جواسرات اور کام معنی عورتوں کے ملاب وغیرہ کی دلدادگی میں نہیں پیفتے۔ ائنیں کو دہرم کی واقفیت میسر سوتی سے الفخدالا) کہاں یہ بدایت اور کہاں مرسبوں کی تعلیم کہ ایمان اور کلام الند کے حفظ کرنے سے مجات ابری عاصل ہوتی ہے۔ ان كا مقول سے -كہ جو وہرم كے جال جين سے مواہ وه اس غره راحت کو جو ویدوں میں عیاں کردہ دہرم یر چلنے سے پیدا ہوتا ہے حاصل نبیں کر سکتا رصفحہ الا) ي معنون بت كھ تشريح كے ماتھ لكھا كيا ہے - ہم اي مگہ چند سطور اس وعظ میں سے وج کرتے ہیں۔ حس کو کہ ألليق بهشه افي شاكردون كو نصيحاً كما كرے: غفلت سے بھی راستی کو مجھی مت چھوڑ غفلت سے می دہرم کو کبھی مت جھوڑ ۔ غفلت سے بھی کمالیت اور حفظ صحت کو مت چھوڑ ففلت سے بھی پڑھنے يرصان كو كيمي مت حيوار - ويو ليتي علاءاور والدين

کی ضرمت میں غفلت مت کر جو ہمارے تک افعال بینے دہرم کے کام ہوں - اُن کو تبول کر - اور جو ہمارے گناہ آلودہ افعال ہوں اُن کو مت کر۔ رصفی ۲۰)

# ساتواں صول - ویدونکی عظمت کلام رہانی

١١٠ وهرم كے معيار چار تبلائے ہيں (١) سب سے يبلے ويد ليني كلام الهي حس كي بدايات سب پر واجب نعیل میں اور جو اوامر ونواحی کا متند مجوعہ ہے - نیک اظاق کی صداقت بذراییہ تجربہ اور شاہرہ کے نہیں سوستی بت وفعه برُك أدمى اور بد أعال كامياب نظر أتى بين-یں اس کے لئے اگر مشتبت ایزدی ہم کو معلوم : ہوتی تو مجھی یقین مذہو سکتا-کہ راستی ادر عدل وغیرہ نیک کام کیوں کرنے جاہئیں-(۲) دوسرے درج پر عابدوں کی تصانیف ہیں-لین شرط بہ ہے کہ اُن میں کوئی بات وبر مقال یعنی کلام الی کے برظاف نہ ہو- رسم، تسیرا معبار صالحان کا چلن ہے ۔جس طرح عالم باعل کارروائی کرتے رہے ہیں ائن کے جال علن سے بہت کھ نیک اظاق کی برایت طبی ہے۔ (م) پوتھ درجہ برابنا آتا جس بات کو منع کرتا ہے۔ویل می دوسرے کے فق میں سوفیس-جو بات کہم

اپنے سے پند نہیں کرتے۔ وہ دوسرے کے لئے بھی کھی پند نہ کریں۔ یہ عام معیار وہرم کے ہیں۔ جو اُن سے سطابق ہو وہ نیک اور جو آن کے مخالف ہو وہ مرسمحصنا

### أخوال مول- تحقيق حق

سم إ-جن مبنيادي اصولول كالسلط ذكر كيامي سع-وه ترقي اور تکبیل سے لئے ازبس ضروری ہیں۔ لیکن وہ اس سوال کو حل منیں کرتے - بیلا سوال جو تعلیم کے متعلق بیدا ہوتا ہے - وہ بیر ہے - کہ تعلیم سے کیا مراد سے - وردیا بینے علم کس کو کہتے ہیں ۔ کیا کوئی ایسا اصول ہے ۔ جس پر عمل کر ے ہم یقینا کہ ملیں کہ ہم سیدہے رات پر چل رہے ہیں سوامي جي اس کا جواب يون وقيع بين :-

"جو جو پارسنا بارهانا ہو واجب ہے کہ وہ جھی طرح تحقیق کے ہو"۔

یہ الفاظ کیسے ساوے اور صاف ہیں-اور کس طیع بے پرواہی سے ہم ان کو پڑھ جانے ہیں۔ سکن اگر غور کیا جاد تو وہ اس سارے مضمون کا لب لباب ہیں-برطابا وہ جاوے جو پرکشا بینی تحقیقات سے ٹابت سوچکا ہو کہ تھیک اور ورست ہے - کوئی ایسی کتاب یا بات نہ طرصائی طاوے

جو جھوٹھ ہو۔ یا جس میں تغویات اور نامکنات ہوں۔ کیا ہی قدر

رسم

برایت کا فی تقی- به که دینا آسان ہے - که جانچ بڑتال -تحقیق حق راو - گر تحقیقات کے لئے تواعد تبلانا بہت سکل ہے سب آوی کنے کو تیار میں - کوسیھارتھ" کیچ کو پڑھو اور پڑھاؤ۔ مگر جب سے کی پیجان کے لئے ان سے معیار پوسچھ طاتے ہیں تو گھرا طاتے ہیں۔ 10 - سوامی جی نے یہ طرا مجاری دو ایکار" دنیا پر کیا ہے كم تحقيق حق كے طريقے مجلًا تبلائے ہيں - بدامر ايسا خروري ہے گویا ان سے طریقہ تعلیم کی تبنی ہے ۔ لیس ہم اُن کو نقل کئے بغیر منیں رہ ملتے - آپ فرماتے ہیں ؛ - محقیق بانچ طے سے ہوتی ہے۔ اول - جو جو پرسیشور کے اوصاف مقتفائے طبعی اور ویدوں كے مطابق ہو وہ حق اور اس كے ظلاف باطل ہے-دوم - ہو جو سلسلہ کائنات کے مطابق ہو وہ حق اور جو سليم کانيات کے خالف سے وہ سب باطل ہے۔ سوم - بو آبت ميني دهراتا رصاحب علم - راست گفتار-كرو فريب سے معرا أوميوں كى رفاقت و برايت كے مطابق ہے - وہ قابل تسلیم اور جو جو خلاف ہو وہ نا قابل تسلیم ہے ارم - اپنے آتا کی پاکیزگی اور علم کے مطابق ہو۔ مثلاً اشنیے آپ کو ننوش پند اور رائج نا پند ہے ویسے ہی ہر مالت میں سمجھنا جائے۔ هم برمان یعنی ثبوت و دلایل -

را) ثبوت عين اليفين-رم) قياس يا تنبوت آلتنزامي-رس) تشاب رم ) شهادت رعلاء راست گفتار کی -اُن کی تشریح کے لئے ہم ناظرین کی توجہ اصل کتاب (سینار تھہ پرکاش) کی طرف ولاتے ہیں دیکھو رصفحہ ۲۳ تا ۲۷)۔ آپ کا مفولہ ہے۔کہ:-انان سے اور جھوٹھ کی تیزان پانچ قسوں کے معیار سے کر سکتا ہے - اور کسی طیح سنیں کر سکتا-ہم کو خوف ہے کہ اگر ہم ان معیاروں کی نسبت مختصر بھی بجث کریں تو مصنون بہت طوالت بکڑ جائے گی-١١- سواي جي جيے خدا پرست سے ہي أميد كي جا سكتي ہے۔ کہ وہ برعضور اور اُس کی کلام وید مقدس کو منلانتیان حق کے گئے سب سے پیلا اور مقدم معیار بتاتے۔ اس میں شک منیں کہ کلام ربانی کے تھیک سیسے کے لئے کو بہت کیے سلسلۂ کائنات کا مطالعہ کرنا پڑتا ہے اور عقل سلیم کا آشرا کیا جاتا ہے ۔ کیونکہ پرمیشور کے کلام کی تشریح میر ہے ۔ جو اس کی قدرت کا ظہور ہے ۔ تا سم ست سی سپائیاں الیسی ہیں جن کے متعلق تجربہ اور مثابرے سے م کو تفوری مدو ملتی ہے۔ کیونکہ وہ ایسی باریک اشیاء

سے تعلق رکھتی ہیں کہ جن بر ہمارے حواس خمسہ قدرت میں رکھتے ہم پو چھتے ہیں کہ آیا کسی دیگر ببیتوا فرہب ہا دی یا فلاسفر نے حق اور باطل کی پیچان کے لئے ایسے مکمل تواعد مرتب کئے ۔ ووسرے درجے پر اکھوں نے پیچےر یعنی صداقتوں سے جی چرایا کرتے ہیں - بیاں اُس کے مطابق صداقتوں سے جی چرایا کرتے ہیں - بیاں اُس کے مطابق سعلوات پیدا کا تحقیق حق تبلیا گیا ہے - سے پوچھو تو وراس سی دو سیار حق و باطل کے ہیں - بہی سب صداقتوں کے ساور کی و باطل کے ہیں - بہی سب صداقتوں کے معلوم کرنے کے فرالع ہیں - ناسم ہمہت سی ہولیتیں کے معلوم کرنے کے فرالع ہیں - ناسم ہمہت سی ہولیتیں آبیت ہوگا کور کو وہ آن کے مخالف نئیس - گر وہ براہ راست اُن سے ماخوذ نئیس ہوئیں ۔

اور فروری تھا۔ کہ اسمفوں نے اس کی جانچ پڑتال کے لئے اور فروری تھا۔ کہ اسمفوں نے اس کی جانچ پڑتال کے لئے مرت معیار بنلانے پر ہی کفایت نہیں کی۔ بلکہ چند علمی اور فلسفانہ صداقتوں کو بطور نمونہ کے تبلا دیا ہے۔ تاکہ لوگ سمجھ جاویں کہ بچ کیا ہے۔ سب سے بہلے انہوں نے ویششک درتن کا حوالہ دے کر فرایا ہے۔ کہ مکتی یا خبات کے لئے دو امور کی خردرت سے ۔ ایک تو پورٹ خبات کے لئے دو امور کی خردرت سے ۔ ایک تو پورٹ دہرم کا پیدا ہونا۔ اور پرمیشور کے احکام کی فرا نبرواری ادر درسرا در ویہ۔ گئر وغیرہ۔ چھر پوارتھوں کا صحیح علم ہونا،

5

ىل

يق.

\_

15-

ان سب کی تعربیت بھی کتاب میں کی گئی ہے -جن کی تشریح کے لئے ایک کتاب کی صرورت ہے۔ لیکن اس قدر نوج سم ناظرین کی دلاتے ہیں۔کہ وہ عور سے ان کا مطالعہ كريں - علم أور معلومات كى يه تقسيم مغربي فلاسفى كے مطابق نبیں ۔ وہ پرانے ڈھنگ کی معلوم ریکی - نیکن سم یقین ولاتے ہیں کہ عارفان حق نے جس کی اضاعت کی ہے۔وہ معمولی انسانی تصنیفات سے ضرور زیادہ کمل اور صحیح ہوگی۔ بعض پڑھے لکھے قراء کی فلاسفی پر یہ اعتراض کیا کرتے ہیں كه وه عناصر كي مابيت سے نا واقف تھے۔ وہ مانچ تتول کو وہاتو مانتے نقے - حالانکہ آج کل کی تحقیقات کے مطابق ساتھ ستر عنصر ہیں - گر ہارے نکتہ چنوں نے الفاظ کے معنے سمھنے میں سفالطہ کھایا۔ اور اس کی وجہ یہ سے کھینیت ورسون بیر مفاتے میں -وہ خود اصلیت سے واقف منیں-١٨- سنكرت ك نفلاء يركرتي (ماده) كي طالتين مانت تھے۔پرکتی ہارے حواس پر ایج صورتوں میں افرکتی ہ ب سے کشیف طالت مادہ کی محصوس لینی ماللہ (Solid) سے اس کو وہ (۱) پرتفوی کتے ہیں۔اس سے تطبیق مائت بینی رک نیورت ہے جس کو وہ (ا) عل سے نامزد کرتے تھے اس سے نطبیف مالت وہ ہے كه جب كوئي سفى طبتي مبواور اس سے حرارت اور روشنى عاصل ہوتی ہو۔اُس کو انگریزی میں ان کینڈ بیٹ یا

(Jgneust) محتے ہیں۔ اور سنیکرت میں وس ایکنی کلاتی ع اریک موائی تعنی کست اس سے اریک موائی تعنی کست صورت ہے ۔ میں کو رس) وابو بتلایا گیائے ۔ سب سے تطیق حالت مادہ کی انتیصر مل ہے ۔ عبس کا وصف شید بعنی آوان ہے اس کے ذریعہ حرارت اور روضنی سورج لور ستاروں ے زمین تک بیونجی سے -اس کو سنگرت فلاسفی میں دشا اکاش سے ہیں۔ تقواے دن ہوئے کہ ہم نے کیمطری مرائم کو ویکھا جس کو بڑے بڑے جید فضلاء کے تالیعی ال ہے اس کے سلے ورق یر- والو-آگ-یانی-برتھوی يه طارنام موت حروف مي خصي تق اور كل كاب ان کی تشریح تھی۔ ہاں اکاش تینی انتیفر کو اُن کے ساتھ شامل نیس کیا گیا - مگراس کی وجہ یہ سے -کہ ہارے سائیسوان اب یک اس ورویم روبر) کے صفات سے بت یکھ نا واتف ہیں ۔ گو اُس کے وجود سے سنکر سنیں - متقدمین نے جس طرح مادہ کی ان بانیج حالتوں کا مشاہدہ کیا - اسی طح انفول نے دیکھا کہ حواس خسم بھی انہیں کا ظہور ب- اور ہر ایک حس اپنے اپنے دھاتو کو افذ کرا ہے۔ قوت شام بر غور کیا جاوے۔ تو معلوم ہوگا کہ اس کے لئے صروری ہے - کہ ذرّات کا لمس اس کے ساتھات ویکر حال یر انتیام کا اثر برتا ہے۔ قوت شامہ سب سے کشیف ہے، ائن کے ساتھ جب تک کثیف ذرات کا انتقال نہ ہو

تو اس کو جس سنیں سوتا۔ ذالفہ۔اس سے تطبیف ہے۔ اور جن لوگوں نے سوجا ہے وہ جانتے ہیں۔ کہ ایس کا مدار جل پر ہے۔ تمنہ میں جب تک جل نہ ہو۔ اور طوس خولک کو اس کے ساتھ ملایا نہ جائے ذایقہ کا حس بنیس ہوا۔ اسی طرح توت باصرہ کی بناوط شیشہ کی طرح ب جس میں روشنی ایا از کرتی ہے۔ اور اس طرح اگنی پر اُس کا وار مدار سبے۔توت لاسہ ہارے کل جسم میں تصلی ہوئی ہے۔ کیونکہ والو بینی کاس کا پیلا گن میلاؤ کا ے - قوت سامعہ سب سے تطبیف ہے ،کیونکہ وہ والمنشن کو جو اکاش کی صفت ہے محسوس کرتی ہے - ہرایک حس ایک ایک وهاتو بر مرار رکھتا ہے۔ بول جول ماده كشفف صورت اختيار كرا طاتا ب- وه اف سے تطبيف جس سے محسوس سو سکتا ہے - مثلاً پر تفوی کی تھوس بتاء بایخیں حواس سے محسوس سوسکتی میں - مل طار سے آگ تين سنه - يه امر حب ذيل نقشه سے بخوبي سمجه ميں آطاماً: كس كس حوال ت محسوس تولييل ا أكاش بين أثير شبه ٥ واليسيع كاس تبديرش كان - يمرا الني سيخ على افيه أنبد سيش روب كان- يموا - آكامه الن - حمرًا - أنكصه - زبان -ام ا طل تعني رتنتي اتيا شد-سيرت وب -رس كان- يرا- آنكه -زبان-ناك ريقوى لعني شوس اتيا شدييش دوب -رس كنده

09

ه مل

ال ال

5

حوال

١٩- اخير من سوامي جي فرات من ثامتروں کے ایسے دلایل وغیرہ سے اسخان کر کے پڑھنا پڑھانا جائے اور کسی طرح سے طالب علوں کو صح صح درک نبیں ہو سکتا۔ اور میر سیسے زبروست الفاظ میں سمتے ہیں:-جس جس کتاب کو بڑھانا ہو اُس کی تحقیق حب طربق متذكره بالا كئ مباني ير جو صحح قرار ياوب وه کتاب بڑھانی جائے اور جو تحقیق سے غلط نابت ہو اُس کو نہ تو خود پڑھنا چاہئے اور نہ ووروں كو يُرهانا طائے -الفاظ بُشتری حروت میں سکھنے کے لابق ہیں۔ فاص كر أن كے لئے جو تعليم ميں مفروت ہيں- كمال يہ ہرایات اور کہاں آج کل علی مطلق انعنائی کہ ہر شم سی گندہ اور محش قصہ کمانیوں کو لائیبربریوں میں مہتیا کر: بی فخر سبما جاتا ہے اور طلباء کے ہاتھہ میں ایسی کتب وی طبق ہیں - جن سے اُن کے نہ صرف اظلاق ہی خراب ہوتے ہیں بلکہ اُن میں گیر مطالعہ کا مذاق بیدا موجاتا ہے اور اُن میں سے اور حجود کھ کی شحقیق کا مادہ بی نیس رہتا اس مفہون کو ختم کرتے ہوئے سوافی جی تیم مختصر الفاظ میں حق و باطل کی تمیز کا محک تبلاتے یں۔ کہ

(١) خواص الاشياء (مكشن) اور ٢) مر مان (ثوبت عين التقيين وغيرة ) مع تمام صدافت ا در علم کی شناخت اور مارکتوں کی نقیع ہوسکتی ہے۔ اِس کے سواکھ بھی بنہ موسکتا أعفوان اصول تعليم بوساطت سنكرت ٠ ٢- جو اصول تعليم كے متعلق سوامی جی نے تاہم سكتے یں وہ بش آن کی ویکر مایات کے ہر ایک ملک اور رسانہ کے نے ہیں-اختلافات مقامی اور طروریات وقت کے گئے جو تغیرو تبدل مطلوب موا کرتے ہیں وہ فروعات میں ہوتے ہیں-اس وقت درس محررلیس کے طریقه جات مختلف بین اور بزارول کتب سویکی جن کو نکمہ تعلیم اور یونیورشیوں کے تواعد کے سطابق مرفعایا طا ہے۔ان سب کی نبت مفصل مرایات وُنٹ منی ایک فرو نشر کا کام نمیں - ہاں جو شخص طامع وہ ان کے سعدی تحقیق کر ساتا ہے کہ دہ تعلیم کے اصل معا کو پورا کرنے میں کہاں تک کامیاب سونگی - یہ سوال كر آيا ہر ايك ملك اور صوب كى زبان كى وساطت سے تعليم دینی جا بئے یا آن کہ علاء کی ایک زبان ہونی جا ہئے بت فرانا ہے۔ آج کل جونکہ حب وطن کی آواز سرایک کی زبان ہر ہے۔ عام رائے کا سلان اس طرف ہے کہ ہر ایک قوم کو جا سئے۔ كرايني ايي معاشا مي علم اوب اور سأنيس كى كتب كو ترقى وك مراثی ملک میں نراد ہا طنب سال <sup>ب</sup>ال حقیب رہی میں اور میر

مات اس کے باشندوں کی شذہب کا نشان تقور کی جاتی ہے ۔ مگر وَا غور سی طوے ۔ تو فوراً ظاہر سومائیگا کہ یرانا طريق افضل تها ركه وليو ماني سين علاوكي زبان ايك بو-یہ تدرتی قاعدہ نظر آتا ہے۔ کہ علماء اور عوام کی زبان ایک نیں سو سکتی - اور اس کی وجه ظاہر سے که دا) علاء کی زبان شائیتہ اور مامحاورہ سوتی ہے - (۲) اُس کے الفاظ ایک معین معنی رکھتے ہیں اور با قاعدہ ہوتے ہیں۔ اور چونکه رس خیالات بهت وسع موتے میں-اس کئے اتن کے اظہار کے لئے اصطلاحات وغیرہ کا استعال حزدری ہو جاتا ہے۔ عوام کی زبان مجدی ہوا کرتی ہے طبدی کے باعث نه تو قاعده کا خیال سو مکتا سے اور نه محاوره کی چنداں پرواہ سوتی سے بلکہ تلفظ بھی اکثر گبر طایا کا سے ان کو اصطلاحات کی ضرورت نہیں اور نہ ونیاوی کار وبار میں علی انفاظ کارآمد ہوتے ہیں۔ یسی باعث ہے۔ کہ اگر سوطِ حائے تو ہر ایک ملک میں حبال علم اوپ کا زور ہے۔ رو قسم کی زبان بائی جاتی ہے۔ ایک وہ خوکتب اور تحریر كى اور ووسرى وه جوبول جال بين آتى سے - باب عالم لوک اینی بول جال میں بھی صحیح الفاظ کا استعال کیا کرتے ہیں ۔ گریہ ان کی تعلیم و تنذیب کا نتیجہ ہے ۔ اس سے یہ عاب بواكه عام بول طال كي زبان مجعي " و بو باني " يف علمي زبان نيين سو سكتي - مر ايك شخص هو تتحصيل علم

كرنا جائنا ہے - اس كے لئے مزوري ہے كه على زبان کو سکھے فرف فزق اتنا ہے۔ کہ اگر مادری زبان سے اس علی زبان کا میل زیاده سوگا تو ده حبد آ جاونگی-گذشته زمانه مین بیشه علی زبان ایک رہی- ہم محارث ورش کا ذکر نہیں رتے کیوں کہ بہ تو اظرمن الشمش ہے کہ اس ویش میں سنسرت دو ديو باني" يعني علماء کي زبان رسي اور حس قدر يُراني كتب لمتى مين خواه وه پنجاب مين تصنيف كي كنيس يا بنگال مين خواه تشمير يا طراوتكور مين ده سب سنكرت یں بائی جاتی ہیں -ہم دعوے سے کتے ہیں کہ مغربی الک میں اللمی ایک سو برس سے سیلے بی طال تھا۔ جب يونا بنول كا تسلط نفا نو يوناني علماء كي زبان تهي -میان تک که انجل اور عبد حدید کی سب کتب اسی زبان میں تھنیف کی گئیں جب ان کے بعد رومیوں ف اقبال مندی حاصل کی تب لاظینی کا رواج علماء میں عام ہوگیا۔ بیال تا کہ پوروپ کے تاریب زمانہ میں بھی اس كا زور تفا- بلكه جب تعليم كا چرط از سرنو تهيلا تو اس ن من متندكت تصنيف موقى ربس - لارو ميكن نووم أركبتم" لاطبني بين عقا- اس تح لعد مج مدت تك فرانسيسي زبان كو عوج بهوا- اور يه" لينيكوا فرنيكا" كي نام سے بورب کی ایک گونہ علاء و مدبان کی عام زبان ہوگئی كر برہے كھے ہر ملك كے اس كو بول اور للمحد سكتے

تھے۔ اس وقت انگریزوں کے اقبال کا متارہ اوج برہے۔ اور اُن کا بھی میں مواج سے کہ اُن کی دبان ونیا بیں عام ہو جادے۔ مذاہب بھی زبان کے عام کرنے میں بت مدد دبا كرنے مين - فيانچه اسلاميه سلطنتوں مين عربي اور بوده عالک میں باتی علماء کی زبان رہی- ایس وقت قومی عناد إور حمد کا زور ہے اور اس واسطے سمیمی اُسید نبیں سو سکتی ۔ کہ فرانشیسی جُرُس یا روستی لوگ انگرین کو علی زبان قرار دیں - یا انگرز اور امریکن - فرانسیسی کو مان لیس سکن غور کیا جاوے تو کس قدر مہولت ہو جاوے اگر دنیا کی قومیں ایک علمی زبان کے مایہ کے بیٹیے آجادیں اس وقت انگلتان میں کوئی عالم نه سوگا - حس سمو فرانتی اور جرتن علاوہ یونانی اور لاطینی کے نہ برطنی پڑتی ہو-اور چونکہ سبت سی زبانوں کو پڑینا بڑتا ہے تھی ایک يس كمال بدا منيس موتا - الرحوفي غده كتاب جرمن مي تعنیف کی جاوے تو اُس کا نرجمہ ما خلاصہ بر ایک دوسو زبان میں کرنا بڑتا ہے - اور پھر تھی جونکہ محاورہ کا فرق ہوتا ہے۔ اس واسطے مصنف کی باریکیوں کا ترجید میں ا دا کرنا نا مکن ہوتا ہے -فرض کرو کم بنی نوع اس بات پر متفق ہو حادے اور اس کے لئے توقیش ہو رہی ہے تو وائے غور ؟ كم كس قدر سوليت فوراً به جاوك - كسى ملك كے كسى

عالم نے کوئی کتاب تصنیف کی اس کی اشاعت فرا سارے مکوں میں ہو گئی۔ نہ ترجمہ کی خرورت اور نہ مختلف زبانوں کے سکھنے کی طاجت - ہر ایک ملک کا اخبار آمانی ہے ہر مگد تغلیم یافتہ وگوں میں بڑہا جا سکے ہر ایک عالم بي كوشش كرے -كه وه كل ونيا بين نامور سبو جادے-نہ کہ حرف کسی ایک صوبہ میں ۔ تجارت کے لئے ایک ہی زبان مو-ساحت كو جاؤ برطك تعليم يافة سے خيالات كا ربان موسی معنی دبان کے قواعد صرف و نخ معنین شول کرنو- اور جونکه علمی زبان کے قواعد صرف و نخ معنین مولت مولت مولت العناني مر بوكي مرجوجي مين آيا قلم سے نكال ديا-برابك شخص جو تصنیف کا حوصلہ رکھتا ہے۔ سے وہو یا فی عوامد ين بهارت حاصل كريكا- بلك الك برا عبدا نقص ج آج كل مر ایک مصنف کے سامنے آتا ہے دور ہو جاویگا۔ پراکرت یا بول چال کی زبان سمیشید بالا کرتی سے - اور جب اس کا زور علی زبان پر بر جاتا ہے تو اس بس بھی تغیرات بيدا ہونے گئے ہیں۔ بياں تك كر دو يين سو برس ميں اتنا تفاوت پر جاتا ہے کہ الفاظ اور محاورہ متقدمین کے می میں نہیں آتے۔ جاسم کو بت وصد نہیں گزرا لیکن اس کی انگریزی ہر ایک تعلیم یافتہ منیں سمھ سکتا - منیں وہ ون آگیا ہے کہ شکسیم کے الفاظ اور عبارت کے ا اور شرح کی خردت ہے کیونکہ بہت سے نفظ

رق

جو اس کے وقت میں ایک معنی رکھتے تھے وہ اِس ڈنت مختلف معنی میں ابتعال کئے جاتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ کہی كتب ببت مفورى بيك-علاوه اس كے الرعلاء كى زبان امك ہوجاوے تو اتخاد اور لگانگت بڑھ جادے مختلف قوموں میں میروی زیاوہ مو - یہ صروری منیں کہ ایک زبان مونے سے اختلات نہ ہو یا رظائی و حجالا بیدا نہ ہو کیونکہ بھائی محالی من خود عنسرضي اور غلط فني كا زور موتا سے خصومت رُرِعانی ہے۔ حرف اتنا سے کہ زبان جونکہ ایکتا کا ایک زایع ہے۔ علاء کی ایک زبان سو جانے سے غلط فہمیان کم موجائیگی ان وجات یر دھیاں رکھ کر مہشی نے تجویز کی ہے کہ کل دنیا کی ایک او ولو بانی" ہو اور چونکہ آن کی اور فضلائے زمانہ کی رائے میں وو دیوناگری" حدوث اور سنکوت بھانتا کے برار کوئی شستہ اور وسیع و مکمل زبان منیں ہے أن كا يه منشاء تفاكه وه ون آ طويكا - حب لوگ ايني ليني ربان کے ڈھنگ سے تنگ آگر دیوبائی کی بناہ نیں ع اور چونکہ وہ کلام ربائی سے افذ کی گئی ہے۔اس کے اُس کا اور بھی زیادہ حق سے کہ وہ اپنے فیض سے بی نوع کو مالا مال کرے ۔ یہ یاد رہے کو منسکرت ملجی

الله جو ایک سو برس تک زندہ رہیں گو آن میں خیالات تصبک ہیں گر مجافظ تبدیل زبان کے وہ عام فہم رنہیں رہے۔

عوام کی تعباشا تنمیں رہی -مهیشه وه دیوبانی تعنی زبان کا کام ویتی رہی - اسی واسطے اس کا وہا کرین ر حرف و تخی وجیند رووض ابیا با کمال ہے کہ یان رفعی کے وقت سے آج اک کسی تھم کا لغیر و تبدل واقعہ نہیں ہوا - ہزار ہا سال سے جو کتب اس میں تفنیف کی گئیں وہ ایسی سہولیت سے پڑھی جاتی ہیں جیا کہ آج کل کی تألیفات - وہ وقت خاید بہت دور ہے جب سنگرت جو مفتوح ملک کی پرانی زبان غار کی جاتی ہے وہ درج حاصل کرے جو افس کا قدرنا حق ہے۔ مگر بیشیز اس کے کہ سم ایا وعدی کر سكس- يه فروري مے - كه عمارت ورش ميں جمان متول مصے وہ ولوبانی رہی ہے۔ اور اس وقت بھی بست کچے وہرم بانی ہے۔ آس کو وہ شرف طامل ہو کم از کم اتنا نؤ سونا چاہئے کہ جو لوگ ویدوں کو کل علوم کا طبقمه و مینع منجفته بین اور شاسترون پر اپ كا حفر رفية بس- ده اس كو رداج دين - لين انسوس کہ اب تک ہم توگوں کی بربختی سے دن بہت باتی ہیں مہر شی سے فرمورہ کی ہم کھے پرداہ نبیں کرتے زعم میں اصلاحیں کرنے پر آمادہ ہو رہے ہیں آن کی بدایات کے معا کو سیھنے کے بغیر سم نقص تکالئے ير سنعد سو سيخ مين - سوامی جی غیر زبانوں کے مخالف منیں ستھ بکد اُن كا فرموده بے كه:-جب یانج برس کا نوکا یا لاکی ہو تب دیو ناگری اور غر مالک کی زانوں کے حدت کی بھی مشق کرادیں رفحہم) اور ارتحه وید نین علم طبعیات و رفت و صنعمت کی بڑے زوروار الفاظ میں مایت کرنے سے صاف آن کا نشاء ہے کہ جب تک سنگرت میں کی معنون برکتب تصنیف نہیں ہوتے اُن کو دوسری زبانوں سے عاصل سرفا جلئے۔ سکین باوجود اس کے دہ اپنے معراج کو تنہیں چیور سکتے تھے ۔ الفوں نے کل دنیا کو راہ راست پر لانا تھا اور بنی نوع سے طریقہ تعلیم کو شرمارنا تھا۔ وہ جانتے تھے کہ اٹسان کے لئے کون سی تمبیر مفید موگی اسواسط اُتفوں نے اپنے وستورالعل کو سنسکرت وویا کے لئے مخصوص کر دیا - سنسکرت میں آپ خود فاضل تھے دبیک علوم میں مکتائے زمانہ تھے۔ اس کے مطالعہ میں آن کو خاص تجربه اور مشق مقى وه ويد اور ويد انگول كو انسان ك في ترتى اور مجات كا فاص ذرايع مجه عق - اس واسط أن كى رائے ميں كوئى تعليم كمل منيں كملا سكتى بج دیدک فضیلت سے معل ہو اُن ای نظر میں ہر اہل كال كر سنة أس كا حصول ضروري نظار بنيس وه بهر مجدی کے لئے اس کی تعمیل لازی کر گئے۔ یہ و تناورل

ہمیشہ کے لئے اُن کی علمیت اور وہار ک جوش کی یادگار رسیگا- اور سم کو بورا تقین سے کہ وہ زمانہ آوبگا کہ جب عابجا گروکل قایم مونگے - اور اُس کے مطابق دس تائیں کاطریقہ کل دنیا میں نہیں تو بھارت ورش ہی فردر مروج بوكا -جب عالم بيدا سونكم منى نتى كتب طبار سونكي اور جو کمی ایس وقت انقلاب زمانہ کے باعث اس میں نظر آتی ہے سب دور سوجادیگی اور وہ وقت آ جاد سے گا جب آریوں کی مربی کا چشکار مھر اسی دیوبائی کے ذریعہ كل جان ميں سيلے كا - ادر بجائے اس محم كم وہ غير زبانوں میں لیاقت عاصل کرنے کو باعث فخر سمجھیں۔ ووسرے لوگ اُن کے علم ادب سے متفیض سو یکے۔ مم اسنکرت تعلیم کا جو دستورانعل آپ نے لکھا ہے دد ایسا کمل سے کہ ہم اُس پر مفصل بث کرنا مزدی نس سمجة - اُنفول نے رشیوں کی کتب برصفے کی بدایت کی ہے وہی تباہی کتب حنکو تاریک زمانہ کے نیڈتوں سے نباہ ہے ان سے سخت تفرت ولائی ہے۔ وہ فراتے ہیں کہ :-مرشی لوگوں کا سطلب جاں تھے ہو سکے وہاں چک سلیس اور این ہوتا ہے۔ کہ جس کے طاصل کرنے میں تنورا وقت مرت ہو۔ برضاف اس کے سبت خیال لوگوں کا یہ نشاء ہوتا ہے کہ جاں نگ نے وہاں تك ابني تعنيف كو مظكل كرين جن كو سخت محت سے

٠

U

UU

پیمه کر بھی نابدو تھوڑا اُٹھا سکیں رسفی ۸۸) ای مطلب کوزاد واضح کرسنے کے سئے آسینے لکھا ہے۔ " بشيول كى تعمانيف كو اس الله يرهنا جاسية كد وه ررے صاحب علم است شانستروں میں اہر اور وحرفاتا تے مگر ہو رشی نمیں ہوتے۔ یعنی ج محف خفیف علم پڑھے بول-اور حیکا آتا تعسب سے عوا ہوا ہو أن كى تفانيف يهى ديسى مى موتى بى رصفحدا ) علمی زبان کی "بنیاد" ریاکرن تعنی حرف و نتی کے تواعد بر ہوئی ہے وہ ماتری معاشا رمنیں کہ اگڑ مگڑ کوٹے مجو کے اس کو سکھ لیا جائے۔ اس واسط سوافی جی نے اس مضمون پر بہت دور رہا ہے۔لیکن طریقہ تعلیم کا اب عمدہ رج کیا ہے کہ اُن کا دعوی ہے۔ کہ اگر شمیدہ ادر محنتی ادمی جن کے دل میں کئی نہید - ہو اور ترتی علم کے خواشمند ہوں پر مفیس برمطاویں تَهُ وَيْرُه سال بين أَثْنَاوْمِيا بِي أُور وَيْرُه سأل مِن صابحيَّة فتم کر کے تین سال میں پورے دیا کرنی وحرف و کخو سے ہر) ہو گئے ہیں۔

نوال اصول - تعلیم کے مضابین

٢٥- أن ك دستور العل ك مطابق علوم زيل كا بربينا برك

شخص کے لیے جو وِدوان ہونا جاہتا ہے۔ ضروری ہے۔ اس تقصدل کے لئے ہو سعاد حرف ہونی چاہئے اس کو بھی آبین اپنی میمم میں درج کردیا ہے۔جیساک نقشہ زیل سے ظاہر ہوكا:-مرن د کو علم ووض علم أوب و نقته \_\_\_\_\_ ا \_\_\_ ا فلسفه و البيات \_\_ ورد نینی کلام الله معه تفییر --- ۲ -- سال علم سیاست من علم طب و جرای \_\_\_ ، تانون مجاريم علم طبعیات و صنعت و حرفت ۲ سال UL T علم ریاضی و بدیشت راك ٢٥ آئ کل سولہ سال میں طالبعلم ایم-اے کی بڑھائی نم کرلیا سے مگر سے پوچھو تو آس کے معلومات کیا ہوتے ہیں -اس کا زیادہ تر وقت زباندانی میں خرچ ہوتا ہے۔اگر اس کے کسی سائیس کا مطالعہ کیا ہے تو اُس کو شاید کھ حقایق موجودات سے وا تفیت ہوجاتی ہے ورنہ اُس کو کسی مفید

یا علدرآمد امر پر کچه آگایی منیں ہوتی - اسی واسط سوائی کی زماتے ہیں: "بس طریقہ سے حتنا علم بسیں اکبیس سال میں حاصل ہو سكتا ہے كى دوسرے طريقہ سے اتنا سو سال ميں سى اور ہو کس طرح حب عام طور پر کتابول میں لفاظی اور عبات آرائی پر زیادہ زور ہوتا ہے۔ نہ مصنفوں کے اپنے خیالات سیش ہوتے ہیں اور نہ وہ روسروں کو صیحے علم کی طرف کے عانے کی ایافت رکھتے ہیں ۔جن کتابوں کے پڑھنے کی ہدایت موامی جی نے فرمائی ہے۔ اُن کی نبیت جو تنبیہ اُکھوں تے ورج کی ہے وہ خاص توجہ کے قابل ہے۔وہ فراتے میں "أن ميں ج جو بات ديدوں كے مخالف يائى ماوے اس کو ترک کردیا جائے کیونکہ دید تو بوج برمیتورکے المام مونے کے منزه سن الخطا اور شایت بالذات بیں لین دید کا شوت دید می ہوتا ہے - مگر برامین وغیرہ ك بين محتاج ثبوت بين لينے أن كے ثبوت كا حصر ديدول ير بے " اس تنبیه کی بهت خرورت تھی۔ کیونکہ وبد ہی علم کا منبع اور

ال سبیہ کی جنت فرورت تھی۔ لیونکہ وید ہی علم کا منبع اور سبان کی تحریر کلام رہائی سے متعاد ہو تو فرا سبھہ لینا چاہئے کہ وہ غلط ہے۔ ۲۳ سبھ لینا چاہئے کہ وہ غلط ہے۔ ۲۳ سبھ یاد رکھنا چاہئے کہ جو کتب اس وقت رشیوں

کی تصنیف موجود ہیں وہ بہت زمانہ سے ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں رہی ہیں۔ جو ویدک دہرم کے دشمن تھے اور اُنھوں سے فرد غرصیٰ سے ان میں تخریف کرکے اپنی مطلب برای کرئی ہے۔ اس ملاوط کی جھان بین اب نگ نہیں ہوئی اور نہ سوامی جی کو فرصت علی کہ اپنے یوگ اور ووہا بل سے اُن کی پریکٹ کر کے اُن کو درست کر جاتے ۔ تاہم آپ نے ایک اصول بتلا دیا ہے جس کے ذریعہ علماء آیندہ شودل کی ایسی تصنیفات کو شدہ کر سکتے ہیں۔ جن کشب کو موامی کی ایسی تصنیفات کو شدہ کر سکتے ہیں۔ جن کشب کو موامی جی اُن کی فہرست بھی میں لوگ میں لوگ مین کر گراہ نہ ہوں۔

عربہ کو مضموں لمبا ہو جانے کا فدشہ ہے۔ ورنہ حبطی سوافی جی نے چھہ ورشن بینی فلفہ کے اختلاقات کی تطبیق خابت کرنے کہ جس خبلی خابت کرنے کہ جس خبلی خابت کرنے کہ جس خبلی ہے آپ نے اس سٹلہ کو حل کیا ہے وہ آج کا کس پیڈٹ یا اورنظیل فاضل کے خیال میں بھی نہیں آبا تھا۔ جنبی کتب ورشنوں پر ملتی ہیں۔سب میں سی گیت گایا گیا ہے۔کہ ان ورشنوں پر ملتی ہیں۔سب میں سی گیت گایا گیا ہے۔کہ ان سب میں متضاد مضامین ہیں بیاں کامہ کہ آئ کو چھے علیمہ علیمہ علیمہ کہ آئ کو چھے علیمہ علیمہ علیمہ کہ آئی کو چھے علیمہ علیمہ علیمہ کہ آئی کو چھے علیمہ علیمہ علیمہ کہ آئی کو چھے فرائے علیمہ کہ آئی کو جھے فرائے علیمہ کی آئی کو جھے فرائے کیا جاتا ہے سوامی جی فرائے علیمہ کا ایک کا ایک کے قرائے کیا گیا گیا ہے۔

ایس بنے کر ایک گھڑے کے نیانے میں بفل-روان - طی

ترکیب و تفزیق کا تنقل - پرکر تی کے اوصاف اور کمهار علت میں ولیے ہی پیایش کامنات میں در) کرم مینی سنل جوالي علت ہے اس كى تفصيل سيات ميں سے رد) زان کی توضیح وششیک میں رس طنت مادی کی وضاحت نیاء میں وس ا تقل کی تشریح بوگ میں ره) تنتون کے سلسلہ دار شار کی صراحت سائلہد ہیں اور ، ہا علت فاعلی جو یوسیشور سے اسکی توجیہ ومیانت شاستر میں کیکٹی ہے سوامی جی کی تشریح میں ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہ سفکل سے شکل بات کو ایا عام فنم کر دیتے ہیں کہ عقل ونگ رہ جاتی ہے کہ یہ خیال سیلے کیوں نہ ہارے دلوں میں آیا۔ انھوں نے ایک عام اصول قایم کر دیا ہے ۔جو مٹی کے گھڑے میں اور پیدائش کائنات میں برابر کام کر رہا ہے۔ ٨ ١- حصول علم مين جو جو ركاويس يش آتي بين - أن كاشرى تنصیل کے ساتھ صفحہ ۹۵ پر ذکر کیا گیا ہے۔ تعلیم کے فیرخابان کو جائے کہ اس کو مطالعہ کریں ۔اس کے ملافظہ سے اُن پر واضح سوجاولگا کہ فی زمانہ تعلیم سے کیوں وہ فایدہ ماصل تبیں ہوتا جس کی کہ وہ تمنا رکھتے ہیں - سب سے سلے آپ نے ۔ بر محبت لینے بر اعمال اور نفس برست آدمیوں کی صحبت کو رکاوٹ مانا سے کیا مرسوں کے طالب علم موجودہ حالت میں اس عیب سے کیج بمسكة بن- اس سے دوسرے درجہ ير (۲) بد عادات جعیے شراب دغیرہ کا استعال اور زنا کاری

اس کے پیچے بھارت ورش کی بڑی رکاوٹ کا ذکر کیا ہے،

دم کے پیچے بھارت ورش کی بڑی رکاوٹ کا ذکر کیا ہے،

مولویں مال سے پیلے شاوی کرنا کھل برمھچریہ کا نہ ہونا

ادر اس کے بعد (س) راج اور اس باب اور علماً کا دید

مقدس وغیرہ شاستروں کی اشاعت میں سیان نہ ہونا۔

دی ریاوہ کھانا۔ سونا۔ سستی۔ علم کی بیقدری بھی مخصل علم

میں بھاری رکاوٹیں ہیں۔ (۱) سوامی جی

برمجيربه كوطاقت ادر عقل دشجاعت وصحت وترقى دولت

و مكومت كا در ليم

مانتے تھے۔ اُن کا قول ہے کہ ایک رر راہ علم میں یہ سے کہ لوگ رمیریہ کی قدر منیں کرتے۔

() پرمیشور کے دہیان کو چوڑ کر تنجر وفیرہ نبوں کی زیارت اور پرشش میں بے فایدہ تفیع اوقات کرنا میں علم کے سلطے متم قائل سید۔

وسوال اصول - تعلیم نوان

۲۹- تعلیم نسوان کے اہم سوال پر بوروپ و امریک سک مدب مالک میں متلف بہلوڈن سے جے میں مہا

مجارت ورش میں عوام تو اب تک اس کے سخت مخالفت اس میں میرشی سے ویرک اس مین کم جس وقت مہرشی سے ویرک دہرم کا پرچار شروع کی تفار تعلیم یافتہ لوگ بھی اس کے برطان سے اور اُن کا خیال تھا کہ تعلیم سے عورات کو آزاری اور اُس سے بد اظافی اور مہسری میسیل جاویگی میں مواندہ کیا کرتے ہیں کرتے سے کہ اُن کو پردھایا جا وے ماس کرتے ہیں کیا عورتوں کو نوکری کرنی ہے کہ اُن کو پردھایا جا وے ماس مرشی موال کے جواب میں کہ عورات کو نہ پردھایا جا وے مرشی فرمانے ہیں۔

اور جو تم عورتوں کے پڑھنے کی حالفت بلائے ہو۔ یہ تساری جالت خود خونی اور بے عقلی کا نیتج ہے۔
اس کے بعد ویر مقدس کے ایک منتر کا حوالہ دے کر یہ طابت کیا ہے کہ مثل لاگوں کے لاگیاں بھی برھیے پر رکھ کر کا جات کیا ہے اور جان ہوگرجب کو کہ اس کی ساور جان ہوگرجب اور جان ہوگرجب اور کامل بوئت کو بہنچ ہوئے مرد کے ساتھ شادی کریں اور کامل بوفت کو بہنچ ہوئے مرد کے ساتھ شادی کریں ساتھ ہی شریقی گامگی اور کیکئی کی شال دیکہ دکھالیا ہے کہ قویم میں اجر زمانہ میں جو اس کی عورات علم وفن جنگ وفیرہ میں اجر زمانہ میں جو اس کی عورات علم وفن جنگ وفیرہ میں اجر خوالی کی طرف ولائے ہوئے کہ نظرین کی توجہ اُن کی زہروست عقلی دلایل کی طرف ولائے ہیں جن کو کہ آب نے اسی طروری مشلہ کے حق میں بیش ہیں۔ جن کو کہ آب نے اسی طروری مشلہ کے حق میں بیش

ببلا یہ تو منو کہ اگر مرد صاحب علم ہو ادر عورت جالی یا عورت جالی یا عورت جالی یا عورت عالمی اور مرد جاہل ہو۔ تو گھر میں ہیشہ علم و جہل کا جبکہ و جبل کا جبکہ و جبل استے گا۔ عبر خوشی کماں سے آوگی افسوس کہ مجارت ورش میں اکثر تعلیم یافتہ لوگوں کے گھروں میں یہ تقول میں یہ نظارہ روزمرہ دیکھ پڑتا ہے اور کاروبار متعلقہ ساست من التی عالت بیر صادق آتا ہے۔ اور کاروبار متعلقہ ساست من و تدامیر منزل بلا علم کے جبھی اچھی طرح سرانجام نہیں و تدامیر منزل بلا علم کے جبھی اچھی طرح سرانجام نہیں

اں سوال کے جواب میں کہ عورتوں کو کم از کم کتنا پڑنا چاہے آب فرائے ہیں کہ ؛۔

جیسے مردوں کو کم از کم ویاکرن - وہرم اور اپنے کاروبار کے متعلق صرور بڑھنا لازم ہے - وبید عورتوں کو مجھی دیا کرن - دہرم - طب - صاب اور دستکاری تو فروریکھنی چاہیے ۔

کیونکہ بجز آن کے کھنے کے

(۱) حق و باطل کی تمیز (۱) اپنے شوہر وظیرہ سے مناب برتاؤ کرنا (س) لایق اولاد کا پیا کرنا (س) اس کی بردش کر کے براکرنا اور ادب سکھلانا (۵) گھر کے کاردبار کو جینا چاہئے دیبا کرنا کرانا رو) بروجب اصول طب جعت بخش فوماک کا بنانا یا منوانا نہیں کر سکتیں ۔جس سے گھر

یں تھبی بیاری پدا نہ ہو اور سب اہل خاندان خوش و فرم رہیں - د ، اگر صنعتوں سے واقت نہ ہو تو گھر کی تعیر د مرست کی نگانی اور پوشاک و زبورات وغیرہ کے نائے یا بنوانے وغیرہ کا اہمام اس سے مذہبوگا رم اگر حساب نه جانتی مو تو کسی کا حاب سمجه سمها منین سکیٹی اور رہ) اگر وید وغیرہ شاشروں کی تعلیم نہ پائی ہو تو پرمشور اور دہرم کی بیچان سے بے برہ ہونے کی وم سے مجھی اوہرم سے بچے منیں سکیگی-پوچھتے ہیں کہ تعلیم سوال کے حق میں کیا اس سے بتر کوئی اور ولیل مل سکتی ہے۔ ہم ناظرین سے درخواست کرتے ہیں اور ولیل مل سکتی ہے۔ ہم ناظرین سے درخواست کرتے ہیں کر دو غور کریں۔ اُن کو معلوم ہو جا دیگا کہ مہرشی نے چند الفاظ میں کل بحث کو ختم کر دیا ہے۔ اس آج کل کے تعلیم افتہ کیں گے۔ کہ اِن وجوہات میں عورات کو آزادی دنیا رچ نلیل مگر أن كو ياد رہے كه مرشى مطلق العنائى اور آزادى بيس بت کھ فرق سمجے تھے۔ وہ عورت کو مرد کی الدیکی مانتے تھے اور انس کو امور خانہ واری کا مالک قرار دیتے تھے۔تاہم اُن کی یہ رائے معلوم ہوتی ہے کہ مرد با دشاہ اور عورت اُس کی وزیر ہے۔ یہ اعتراض کیا جا سکتا ہے۔ کہ مرشی نے یہ تنیں لکھا کہ عورات کو علم سے روز گار ملیگا۔ مگر یاد رکھنا عاشے کہ رشی لوگ علم کو ملازمت کا ذریعہ تنیں مستجھتے اور علاوہ اس کے عورات کو گارولرونا میں مرو کے مقابلہ

مي كمرا كرنا أن كا مرعا تنيس تفاعورات كو اعلى شرين فرالفن قدرتا سور اور آن سے سیدوش ہونا کھ آسان کام نیں دہ گھری مالک ہے اس کے ذمہ وہاں شائتی کا برهانا ہے وہ نوع انسان کی ماتا اور اویب ہے۔ اور یہ مشیرک کام مرت المي سے ہو سكتا ہے وہ محبت اور شفقت كا مواج ہے۔ اس کے وہر مک جوش کو ونیا کی جد وجد میں لاکر مُفْنَدًا كرديًا بني لوع كے حق ميں كبھي مفيد نيس ہو سكتا-ورشی نے عورات کے لئے اعلے سے اعلے تعلیم کا دروازہ کھول ویا ہے اور اُن کو دید مقدس کے پڑھنے علی سایل ر بحث کرنے اور فن جنگ مک محفظ کی اطانت دی ہے مگر اُن کی یہ مضبوط رائے نظر آتی ہے کہ وہ فانہ داری کے باك كاروباركو حقارت كى نظر سے نه و كيميس - اور اپنى زندگی کا مواج براولیکار سمجھ کر فاوند کے خوش و فورم رہے اور نیک اولاو کے پیا کرنے اور تربیت کرنے میں متعد رمیں۔ وہ محبت سے اپنے اوپر اُدکھ اُٹھاویں تا کہ دوسرے الكه ياوي -م ام

سا۔ اخریس مرشی بڑے زور دار الفاظ میں بابت کے

میں۔ کہ:-میں لوگ لایق تحیین اور اپنے فرض ادا کرنے میں اور وہی لوگ لایق تحیین اور اپنے

كامياب علنه جاتے ہيں كہ جو برفتجربہ - اعلی تربيت اور علم کے ذریعہ اپنی اولاد کے جبم ا در آتا کی طاقتوں کو لورا نشو دعا دیتے ہیں! ہم ان انفاظ پر اُل پکار مجانے والوں کی توج ولاتے مِن جو اپنے گھراور اولاد کا تو اتنظام کر منیں سکتے مگر عمرت بیندی سے منظ دیش اور قوم کے سُدھار کا بیرا أنفا لين كو تيار بين علم كي بزركي كالحيث ببت اوكول نے گایا اس کے متعلق مرتقی کے الفاظ پڑ لفتے کے لاتی نٹینی خوالٹ لازدال ہے۔اس کو جس قدر خربی کرو اسی قدر برصا ہے۔ باتی سب خزاین فرچ کرنے ے گٹتے ہیں ادر اُن سے شرکی بھی اینا ابنا حصہ لیتے ہیں گر علم کے خوالہ کا مذکوئی چور اور نہ کوئی شركيب سوسكتا ليدائد وه فرمائے ہیں:-«اس واسطَّ جتنا ہو ملے اتنی کوشش تن - من- وصن ے ترقی تعلیم میں کرنی جا سنے " وہ اس مضمون کو اس طرح ختم کرتے ہیں:۔ وقت ملک میں برمجریا۔ علم اور ویدک وہرم کا چرجا ببیا کہ چاہیے رہا ہے۔ وہی ملک خوش نصیب 11 2 15

ناظرین کو اتنا ہم یاد دلا دیتے ہیں کہ علم ترجمہ ودیا کا ہے اور ودیا کی تعربیت دوصح علم وہ کو گیشیشک درشن کا حوالہ دے کر سپلے کر آئے ہیں - ہر قسم کے معلومات علی نہیں۔ بہت کچھ جو ایس وقت مرارس میں پڑھا پڑھایا عالی سپے وہ اوریا بینی الثا علم ہوتا ہے - بہتر ہوتا اگر ترجمہ میں بجائے علم کے اصل لفظ ودیا کا استعال کیا جاتا - کیو تک رشیوں کی اصطلاح میں اس کے فاص سنی ہیں جن کی تشریح اور تعربیت بارہا کی گئی ہے جہ

## اعرانات

اسر-اس منعمون کو فتم کرنے ہے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جو اعتراضات مہرشی کی سکیم پر کئے گئے ہیں ان کا مختصر جواب ویا جاوے۔ یہ سپلے ذکر ہوچکا ہے کہ مدان آریہ ساج مدت تک مرشی کے دشور العمل کے مدان آریہ ساج کے سے میں تعلیم کا ساملہ جاری شکیا ۔ جو مدرسہ اور کالج آ ب کی یادگار میں قایم موئے انسوس کہ اُن کی باگ الیسے کو یا یا اسلیم اور خن کی یادگار میں قایم موئے انسوس کہ اُن کی باگ الیسے درگوں کے ہاتھ میں آئی جو مغربی تعلیم پر شیا تھے ۔ اور خن سے خیال میں دبیک وویا ہے صوف بائی ہیں۔ ہو کی پیدا ہو سے کی نام نہ کی صروریات ہو ای سے کہ زمانہ کی صروریات جواب و بیتے رہے کہ زمانہ کی صروریات

کے کاظ سے اس وقت اس مکیم پر فوراً عمل منیں موسک مگر جب دیکھا کہ ان مہانوں سے پیچیا نتیں خیفٹتا اور ویڈرکسہ وسرم کے ریمیوں میں لیکار نجی کہ آریہ ساج کا روبیہ جو ورک تعلم کے لئے اکٹھا کیا گیا تھا نا جایز احرات میں خرچ ہورا ہے۔ تو مبران کالج نے اپنے بیرو کاروں کو یہ مٹی بیٹی پڑھائی شروع کی کہ مرشی کی مکیم نا مکن انتھیل سے فئی روشی كاير بي شيوا سے - اُس كا مقولہ سے كر كنگار وہ سے جو این کروری کو مان لیتا سے ناکہ وہ جو گناہ کرتا ہے۔اپنے فیب کو جھیانا کافی سنیں ملکہ اگر ہو سکے تو اُس کو تہر کے براي من ظاير كرنا جاسم - يرميثور في عقل صيى نعمت یے سا انسان کو اس واسط عطا کی تھی کہ وہ سیج اور جھوٹھ میں نمیز کرے - مگر اس کہنت نے اس سے بھی اُلٹا کام لیا اور جمویمه کو سیج تابت کرفے کا بیٹرا اٹھا لیا-ناظر من غورسے اُن اعتراصات کو بٹرھیں ہو اس وستور العمل کے خالفین کی طرف سے بیش ہوئے ہیں - مرف اتنا ماہ رکھیں کہ جن اصحاب کی طرف سے اُن کو بیش کیا لیا ہے۔وہ اور اُن کے ہم خیال ابنی آب کو حرشی کا فنا خوال اور آری عاج کے سیا مد سونے کا زور سے وعوے کیا کرتے ہیں۔ ١٣ - بابو لاجيت رائد جي مبرشي کي سوائح عري مس لكقة

" الله ي كف مي برا تامل م كركيمي أريه درت ديش مين تعليم كي بنالي مفيك اسي طح رائج تفي حيي الله سوای جی کے مکمی ہے۔ کیونکہ سوامی جی نے اپنا سلسلة تعليم لكنت وقت كسى بالهين كرنته كا بهان بنين بياً فرائ الی تحریم کیا جاب ویا جائے۔ ہم بالو صاحب سے پر عید میں کہ آپ سے ہامین (قدیم) کی منتی بڑی می سنكرت دياكن سے تو آپ افي ميں عبلاكيا مترى موسق تفاکہ اُن کے دستور العل پر ایسے اشخاص مکت چینی کریکے ج خود تو نا واقف گر ووسرول سے دریافت کونا بھی محسر ثنان مجیں کے ۔ بایو صاحب کو اتنی بھی خربنیں کہ جاں کیں بعرائ كرنتهول مين ويدول كى تعليم كا ذكر آيا ہے -وال أن كو"سائكو مانك " برطف كي مرايت كي ادريد انك أيلك اور أب ويد تفيك بلاكم وكاست وسي مفعامين بي جن کا ذکر جمرش کے وشور العل میں ہے۔ ہم فران ہیں کے ان جم فران ہیں کے اپنی قاش مقابطہ وہی سے کیا قایدہ تھا اگر بابو صاحب عاس وبت ع والهات وع ما علته بن وس ظرم بوگا کہ رہنیول کے وقت میں یک سلم تعلیم کا آرہ ورت مي مردري قوا مم الله على الله على والله على -ح - اُل سان کی این دین - سے پرنالی بنائی -تو م خابت اور لکھے سے بنے بنے اور

ک سامی جی نے اِس سکیم کے مکتے وقت انسانی بنير كا بُت خيال رنيس كيا " محاتی ! معتول اختلاف رائے کے لئے حروری ہے کہ امور زر بحث سے وانفیت کمائن ہو کیا ہارے بابو صحب می انگرز مصنعت مرح علم تمیشری یا طبعیات یا رماضی یا ایت ما بحلى با طبقات الارض ميل سيبشاكست بعني مامر سو اس طع حرف گری کی جرات کریگے تا وقیبک کہ اُن علوم میں بیاتت عاصل ندکر لیں یا کسی امر کو مخربہ سے علط نہ ثابت كرويس-اكر معولى عالم كے مقابل ميں أن كى رائے كھ وقعت نبیں رکھ سکتی۔ تو کیا آپ کی ذاتی رائے ایک فاضل اجل آہت میرش اور وبدک ددیا سے عالم ایکل کے سلنے کچے وزن مک مکتی ہے ۔فاص کر جب آپ کو شکرت میں مطلقا درک نہیں۔ کیا فہرشی حجوں نے یوک بل سے اتا اور برمامًا سمبندی باریک سایل کواس طرح صل کمیا که رنیا جراتی ہے۔ اُن کو اسانی بیچر پر بابو صاحب مبتی دیا وات بيس- أخر هيئ اور ووركي بعني كوئي حديد مع شایت ادب اور نفظیرے " بابوصاحب سے وال رئے بیں کم براہ مربانی اپنے الفاظ ور ان بی نیچر" کی توبیت كرديج كا-كرم سے كرم ملكول ين الدمروسے سرد قطعات میں انان رہتا ہے۔ محنت اور مشقت انتی کر لیتا ہے كم تفكتا بى نبس - أرام بيدى يهال تك كه ايك قدم طفي

میں تکان محسوس کڑا ہے۔انے من کو بیاں تک ضبط كركيتا ہے كه مينوں تك ايك بى ملك كو سوياكتا ہے۔ جنیل اس طرح بن جاتا ہے کہ ایک منط میں وس خیال ول میں گزر جاتے میں مجفاکش ایساکہ میسوں علم اور زبائیں سکھ لیتا ہے۔ حرام خور ایسا کہ ایک حرف پڑھنے سے جی چراتا ہے - ملک میں سے گری قانوناً لازمی کر رنگئی ہے حضرت الان كيا سودار كا بجيه بو -كيا مزدور اور اميركا برايك قواعد حرب عين مناق بو عامًا بي كبيل افريقيه كے وشت و بابان ميں انتے ابلے منس كي مير بیا بیتا ہے۔ کہیں ہندوستان کے سرمبز قطعات میں بنیا بن كرخون كے قطرہ كو ديكھ كر غش بي آجاتا ہے-اس کو جانے دیجے۔ بہلا ہم یوجے ہیں کہ مرشی نے کون سی بات این وسنور العل میں لکھ ماری کہ لکھتے وقت انانی فيحركا ببت قيال منبل نياكيا - ليجة بازے بابو صاحب اس کا جواب رہے ہیں:-

عام طور پرستابده مین آتا ہے که طالب علموں کی بربیاں مختلف دستے کی موتی ہیں۔ اُن شفرتی متعلقہ علوم مختلف ہوتے ہیں۔ اُن کی قوت یا دراشت میں بھی کمی بیشی ہوتی ہے۔ بیں ہم کس طرح بادر کر ہیں۔ کہ ہرایک اضائن کی نظیم نب ہی کمل ہو سکتی ہے جب کہ وہ پویا۔ علم طب علم ماریہ ۔ علم موسیقی اور

ارتم وید دفیرہ طاصل کر سے " بالوصاحب كا احتراض مع عام مشابده يرمني سم عنوب إ الماسي دوبات تعلم كولازي كرت وقت حالفان تعلم نے يك مهذب ملك لين يش منين كي تقين ارس وقلت ہو۔ کا قان لورے کے اکثر عالک یں نافذ ہے۔ ہر ایک مرد کو بھ عرصہ میک سیاہ گری کرنی بڑتی ہے۔ کیا النانوں کی خبانی طاقت اس کے لئے برابر مونی وائے اور اُن کی طبائع ایک جیسی ہونی حزوری ہیں۔ پیشینر اس کے کہ ایسے قانون کی تعلیم ہو کے -جب تعلیم ایک ظال درج تک لازی ہے - نو جو لیے کم عقل ہونگے - اور جن کی طاقت کرور ہوگی آن کو کئی قدر زیادہ وسے ورس مرس من لگانا وركا- بارك نكت وين خايد منين عاشة كر ألر برهجرية ونم رك فاوت - اور محنت كي عاوت مو - تو برایک معولی افغان اس قدر تعلیم طاصل کر سکتا ہے جس ى برايت كر مرتى نے كى سے - اور بالفرض اگر ط ساباني وس بيس فيصدى اليب ضيف العقل تكليس لو وه اليب وں وصر کے بعد ورس کاہ سے میرہ نکل ما ویک ور فنودر کے برن میں فامل ہوجا دیکے۔ کیا مرسول اور كالجول ميل مخلف مليم ميل كيول كو طالب علمول كي ميال فلف یں۔ کے قریا ہے کہ باہد صاحب نے جرش کی تھے۔

كو فؤر سے بنيں پڑھا-اس واسط لكھ ماراكر " وہ مرايك فرد بشرك ين فرا علم طب علم محارب علم موسيقي وغيره ما صل کرنے کی برایت کر گئے"۔ ہاں ان کا سے صروری قل ہے کہ کمل تعلیم اس شخص کی کملائی ۔جس مے وید کو بھ انگ آیانگ سے اور آسے ویدوں کو یڑھ لیا ہو۔ ہم ایک طالب علم کے لئے یہ سواج آپ نے مقرر کیا ۔ لیکن وہ انانی نیچر کو جارے بالم صاحب سے زیادہ اجھی طح جانتے من مركيات الله الله من الله من مول مقرر كيات ايك دد ادنی شرین "مقدار تقلیم کا بھی قایم کر دیا ہے مرشی واقع بن ده جيس مروول كو كم از كم دا) دياكن - (١) ومرم اور رم) اینے کاروبار کے شعلق فزور بڑھنا فازم سے - ویے عورتول موسعى وياكرن -وسرم-طب - حماب اور وستكارى و مزور سمعن عاسمة "-اس ے ظاہر ہے کہ معرفی نے مووں کے والے کم ازکم مرت د کو د ووش UL P 46 علم ادب و فقم 116 , فلسف و السامين Jb 4 ويد مقدس يعني كل م رياني ال الله و جی کو آج کل نبرل اور راتیس ایوکیش سے نامرو کی جاتا ہے اس کو ہرایک فرد بشرکے سے لائمی فرار دیا گیا ہے -اس

کے طاوہ ہر ایک مرد بروفیشل بائیکنیکل ایککیش جو اُس کے کاروبار کے ماتھ متعلق ہے طاصل کرے - اور م أب ويد " يعني را) علم طب وجراجي - رم) كانون ويات من وس علم موسيقي وس علم طبعيات وسيكانكس وه علم ریاضی میں سے ایک شاخ کو چین کے اور اس میں کمال عاصل کے ۔ہم پوچتے ہیں کہ ایسی علیم میں کون سا امر اتنانی نیجر کے برفلات ہے۔ پیلے تیروس کا تعلیم کے معلق اس قدر ورج کیا جاتا ہے کہ جار دید کی تدریس کے ہے جیمہ سال مقربیں ۔ گر میرشی نے سو مماراج کا والہ دے کر یہ بھی درج کیا ہے کہ اس سے اقل ورجہ ایک دید پڑھ کر تھی طالب علم اپنی تعلیم کو ختم کر سکتا ے - وہ فراتے ہیں:-امعب ملیک طور ید برمجرت میں ومرم کے مطابق اطالیق کی مبایت پر جل کر جاروں-تین-دو یا ایک وید کو بعد انگ آیانگ کے بڑھ کے -تب وہ مرد مورت جي کا برجيء نه وال مو - گه آخرم مي وافل مؤداه اا) ) اگر جار سال سنہا کئے جادیں تو متربتی مے وستور العل نے مطابق اقل دیم ہ سال کی تعلیم ہر ایک لڑکے لڑکی کے سے سال کی تعلیم ہر ایک لڑکے لڑک کے سے کے سے سے کہ سے اوپر لکھ آئے ہیں۔ اُس ك بعد ود البغ كاروبارك سملق علم پرس - آئ كل دس سال میں انظرنس تک کی تعلیم ختم ہوتی ہے۔ اور اکثر منب مكول ميں اتنى يا اس سے کھ كم تعليم لازمى قرار دى كئى ہے اور باوجود اختلات طبايع - اختلات شوفي كے كوئي سرچ واقعہ نس ہونا - ہارے بابو صاحب کو چاہے کہ مرشوں کی تقانیف ير ون گري كرنے سے پيلے أن كو فورے يڑھ ليا كري اُن کے دسم اور شکوک خود بخود رفع ہو عادیکے۔ 09 - بابو صالب کے اعراضات فتح تنیں ہوئے - آگے يل كر ده فرات مي :-"علادد ازیں یہ بات تو اس مکیم سے پڑھنے ماتر سے يركُتْ بو ماتى ہے۔ كه اس زان كے لئے يہ سكم بنيں بنائي عمي تلائ توسى - آج كل كاندهرو ديد كمان مناج اور اس کی تعلیم کس طرح ہو سکتی ہے - طم موسیقی کی تعلیم کے لئے کیا انتظام ہو سکتا ہے - اور پراچین ارتقہ ور کیاں ہے ا ایک انگریزی کهاوت ہے۔ که "جمال مرضی مو وہاں رامتہ سے" بابو صاحب کو حرف نقص نكاك مقصود تحا الله بنط لكم مارا -كيول صاحب علم موسیقی کی تعلیم میں کیا فاص رقتیں ہیں-ایس کے واسط توكتب منسكت اور راك ك ماز بهت موجود بين-كاين ساج كلك اوربش نے ايس علم كو ست كھ ديا ج اور آج کل اس میں آتی تعلیم موسکتی ہے ۔جس قدر کر پوری کی نوینورسٹیوں میں ڈاکٹر موسیقی کو دی جاتی ہے - اگر کھے کی

ہے۔ تو تھوڑی سی محنت سے پوری ہو جادی ۔ باقی رہا جرایین

ارتصہ وید " اس کی جی بت سی کتابیں رستیاب موسکتی ہی . ور اگر سنکرت میں رنیس تو فی الحال کسی دوسری بھاشا میں ے عاصل کر لی جاویں- مرشی اس کے مخالف بنیں- اور میر الرات مي أن كا رجد كر ليا طور عـ ١٥١- بارے بابو صاحب ايك اور اعتراض بيش كيتے من "اللم ع بيل صدور اللي يوفن كر لياليا ہے -كد سنکرت دیش کی بہاٹا ہے - اور طالب علم کو اور کسی بھاٹا کے عجمے کی مزدرت نبیں " یہ ٹھیک نہیں کیونک منکرت ہمیشہ سے '' دیو مانی'' بینی علما کی زبان رہی ہے الد رمگی البتہ علیم میں اس بات کا خیال رکھا گیا ہے کہ جب بچہ گروکل میں واضل ہوگا و أس كم والدين في افي والين اوا كم بوتك - اور اُنفول نے اُس کو اس قدر تُعلیم و تربیت دی ہوگی کہ وہ اینی ماتری تجانفا اور آسان منکرت کو سمی منگے۔ روسرے عبال می مرقی نے صاف طور پر تکور دیا ہے:-جب ایج بین کو الله لاکی مور شد، وبو تاکری اور غیر جالک کی زبانوں کے حروف کی بھی مشقی کراویں بعد ازاں وہ منتز - شنوک - سوتر - تظم و نثر بعد معنوں کے جن سے اعلی تصریتی علم- دہرم- اور برمیشور کے منطق مالى .... مفظ كراوي " ال کی ایک کی کی ایک کی ایک کو فود تعلیم و ترمیت

وے اس کے بعد تین سال تک باب کا فرض سے کہ وہ انے بے کو دیو ناگری اور آسان سنکرت پڑھا رہوے یں اس علیم کے مطابق گروکل میں تعلیم سروع ہونے سے سلے دو تین سال تک تعلیم گفر میں یانی ہوگی -اور سانویں انتھویں سال میں وہ ویاکن کو شردع کر دیگا - کیا ہمارے بابو صاحب نے پرافری جاعت کی یاتھ ورهی پرغور کیا ہے کہ تين سال بس سرايك الشيك كو اردو معه صرف و تو حسان جغرافيه - سبق الانتباء وغيره كتف مضمون يرعف برت مسيحي بج نے کہ اپنے مشفق ال باب سے پڑھائی کر لی ہوگیا اس کو آتا دہائی کے بڑھنے میں وقت ہوگی ہ ہر تنیں -اور اگر كوئى البا بجير أوے جو مالكل نا خواندہ سے - تو دہ سلے بين سال تک وہ تعلیم حاصل کربگا جو والدین کے ومہ تھی اور وہ اس طح اس قدر پڑھ لیگا کہ آسان سنکرت کے انفاظ

عمل ایک اور اعتراهن ہمارے بابو صاحب کا یہ سبے اللہ الکین ویاکرن بڑھنے کے لئے بھی جو دقت سوامی جی نے مقر کیا ہے ہوں کے مقر کیا ہے میں فاص خاص خاص طالب علم شاید الیے ہوں ۔ جو ڈیڑھ سال یس ایھی طرح سبجہ دجم کر آشٹا دبیائی کو اور ڈیڑھ سال میں صابحتی کو چو گراھ سال میں صابحتی کو بڑھ کیا تھا دبیائی کو اور ڈیڑھ سال میں صابحتی کے سبجھے کے لیٹھ نہ صرف زباندانی کی بڑی اعلیٰ لیافت

ورکار ہے ۔ بلکہ ویگر شاخهائے علوم کی بھی ۔ مہا بھا شیہ نہ صرف زبانمانی کا امولیہ گرخصہ ہے ۔ بلکہ اس میں علم زبان کا فاسفہ بھی ہے ۔ بس کو ہر ایک متبدی تو ورکنار منبئی بھی نبیں سمجھ سکتا "۔

اس کا جواب ہم اتنا دنیگے کہ بابو صاحب انشادہیائی اور مہاہیا دولؤں سے آئی مطلق ہیں۔اور مہرشی ان دونوں ہیں فاصل ا جل تھے ۔اُن کے متعلق آپ کی رائے ایک علامہ زمان کے کے مقابلہ میں کیا وقعت رکھ سکتی ہے۔آپ نے کہمی اسخان منس کا تجربہ منس کیا کہ اگر ایک برمھیاری حس نے دو تین سال سطے تعلیم حاصل کی ہو اور اینا کل وقت اس کے مطالعہ میں حرف کرے ماور اُنتاز بھی ویسے ہوں حیس کا ذکر مبرشی نے کیا ہے تو ڈیڈھ سال میں کتنی پڑھائی ختم سر سکتی سے - مانا کہ مها محاشیہ میں علم زبان کا فلسفہ ہے لیکن کہا یہ کوئی وج سے کہ مبتدی اس کونہ سمجھ سکیگا - کیا علم للحت اور علم مهندسه اور علم کیمیا و طبعیات میں قلسفه تنیں ا ور کیا کیچے اُن کو تنیں پڑھا کرتے ۔ کیا صرف و نحو کی کتب سنتی کے لئے ہوتی ہیں۔ اور جس رشی نے مهامعانسیہ کو تفنیف کیا وہ نہ جا تھے کہ ویا کرن معتدبوں کے لئے ہے؟ ہم کو ان اعتراضوں پر چرانی آتی ہے کہ لکھنے والے کا مطلب كيا ہے - سوائے اس كے كه وہ وت گرى سے مرشى كى عزت کو گھٹا وے ۔ فرض کیا کہ اس وقت بھارت ورش س در بچوں کے بچے" اکبول کہ مال وواہ کے سبب مردول کے بچے نہیں رہے ہیں ) اتنی عقل اور طاقت بنیں رکھتے کہ بجائے سکم کو رو کرنے کے سیاد تعلیم کو برافعا وی حب برنھپاری مردول کی اولاد بیدا ہوگی تو فور دیکھ لو تلے کہ ج سیاد مہرشی نے مقرر کی ہے وہ کافی ہے۔ مسا- آخری تیرجو ہارے تیر اندازنے مترشی کی علیم برطایا سے وہ بڑھنے کے فابل سے - وہ لکھتے ہیں:-ور وید مجاشیه محوسکا میں جو برنالی مٹھن بانطن کی دی ہے اس من اور مندرج بالا يرنالي مين محيد التلاث ہے-مثلًا دبد تجاشیه تفومکا میں جبوتش کو گھفٹو حیند اور روکت کے ساتھ رکھا ہے - اور اینفدوں کو ترک كر ديا كيا - على بذا اس مين علم طبابت - كاندهرو ويد كانن وديا اور ارتقه ودياكا كيه ذكر ننين -" حضرت إ گرينه ببنيد مروزشيره حيثم- حيثمهُ- أنتاب راجي كناه ويد بعاشيه مين ائس تعليم كا ذكرات جو سرايك طالب علم کے لئے لازمی ہونی جائے۔ بینی علم زبان علم ادب و نقہ فلسفہ - ریاضی اور کلام آئسی - بعنی دید مجد انگ اور آبائگ کے وہاں پروفیشنل تعلیم کا ذکر ارادتاً جھوڑ دیا گیا ہے۔ كيونكه سرايك طالب افي الذان اور كاروبار كے مطابق حس ای وید کو جاسے براہ سکتا ہے۔ وہ مضامین ہر فرد ابشر کے لئے لازمی تھے یہ اختیاری ہیں بجیونش لینی علم

ریاضی و بہت کا وہ حصہ جو ہندسہ و حفرافیہ سے تعلق کھتا ہے وہ لازمی ہے ریگراس میں اعلیٰ لیاقت حاصل کر کے کمال پیدا کرنا اختیاری ہے - بیس ان وہ تخریات میں کوئی تناقص منیں - ملکہ دونوں میں موافقت ہے -

اومشم

## آرية كالأبور

الم عنفی کا یہ مقد والم خیار مربینی کو انگریزی زبان میں لاہورسے آریہ برتی ندھیں ا بنجا للبو کی طرف سے شائع مؤتا ہے جبیں ویدک دھرم سمبندھی سما جارا ور آ گوروکل وید برجازت ڈ آوی ونڈوں کے متعلیٰ خبریں اور دیدک سدھا تول برمتانت سے بحث ہوتی ہے اور نمام لوگوں کے لئے روث زمین کی مازہ اور دیجب خبری بھی ورج ہوتی ہیں جبدہ معصول داک لاہوروالوں سالعہ اور با ہروالوں سے بانج وہید کیا جما تا ہے۔ ایک برجہ کی فتیت ۲رہے۔

## أريمافرمياس

یہ، اصغی کا ماہوار رسالہ اُردو زبان میں ہمراہ ہر دوارسے شائع ہونا ہے اس میں اُردو دا نول کے لئے ویدک دھوم اور دیگرمت متانتروں کی سبت مفصل عالمان بحث ہوتی ہے سالانہ چندہ معہ محصول ڈاک صرف تبین ردبتے۔ در توہتیں بنام لالہ وزیر خین پنجر سب مت وِدَيا اورست وِدَياست جوبيار مقد جانع جائے بنس اُن سكا ہے--نراکار-سرونسکتیماں-نیارکاری- ویالو-اجنا-انت ایشوریداندمروب تروكار-زنادى انوم-سرواوهارسرافيودسرود مايك -سروانترامي امرابھے زنت پورا وزلزطی کراہے۔ اسی کی ایسٹاکر نی لوکیہ ہے۔ مع ورست و واول كالبتك ہے وركا برهنا برها اور تنزانساناس یوں ہ برم دھرم ہے۔ ٹرمن کرنے اورات کھوڑنے میں سرددا آ دیت رہنا جاہیے۔ ب کام دھرا نوسارا رتھات ستاورات کو دھارکر کرنے چاہئیں ہے۔ منسار کا آبکارکرنا آریہ ماج کا کھیا دلین ہے۔ ارتھات شایرت الک اورساما عك إنتي كرنا-رتی تورول دهر مانوسار متما بوگ برتناچا سے اود پاکامان اورود پاک وردهی کرنی جائے۔ آپئی اُنتی جھنی چاہئے۔ رسب مِنتیوں کو ساہ اجکسر وہتکاری نیم پالنے ہیں بڑنا رتك بتكارى غيرسب سونترين +

ترمك ط نمريم ومرشى وباشت كعلم ورس وتدركر نغركان رائع تماكروت صاحب ون كسطاست طيكت نياور زيزكاني وانهام ماننه وزرحندا وشطانا محكمة أرياب نتريني آريد مياني ندهي سيها بجاب تيار سوك 19. A religions have had be de a dood CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

् संख्या पंजिका संख्या

बुचित है। कोई विद्यार्थी पन्द्रह दिन से अधिक पुस्तक नहीं فرستمصاین

٢٠- أخموال الحول - تعليم يوساطنة الا- علمي زبان كي ضرورت اور ائس کے فوائد-۲۲ ويوناگري اور ويويالي-۲۳ غیرزانوں کی تغلیم-۲۳ سنسکرت تغلیم کا دستا ۵۴ نوال اصول مفالين تعليم - - 2000 ١٠١٠ . حضر درش --しからり アハ ١٩ - دسوال اصول - تعلى نسوال اوراس کے فوائد الم اعتراضات -

١- المسيد - تعليم كا البحسوال-٢- ميلااصول- برامجوبه ليفعفن س- ووسراصول-كوروكل-مم- تيسراصول يعليهام اورازي مو-٥- جوتعااصول عباوت اورورينوالفن-٨ يا يخوال اصول ميعاد تعليم ۹- صحت - اوردمازي عر-١٠- جصطااصول اخلافي تعليم ١١- تخصار كفية يرن-۱۱ يم سيم--سرا سانوال احول - ديدول كي مها أتحفوا اصول - تحقيق حق 10 اس کے معیار۔

٣٧ (١) ئيرا جين گر نخفه کايران ١٦- كلام رباني اور سيحر-١٤ علمي صدافتيس -ا ۱۲ (۲) انسانی نیج کامت خیال ندیکا م المايح تهتو باوها نو-مهم (مد) طالب علمول كي تيجيان إيم (١١) وباكن عرصه مقرره بي انيس پڙها جاسکتا-امر (ع) ومد معات معود كا ادر سکیم نیں نبائی گئی۔ ۲۷ (۵) اسٹسکرت دلیشن کی سيتنار تضه يركاس كيرتالي س اخلاف ہے۔ ا بھاشانیں -نوط - سیتار تضه برکاش کے حوالجات اُس مستندار دوتر حمد سے ہیں جوزیر نگرانی رائے بٹرارام دھون اکٹر سیکنٹ شر ساف شاع ہیں طبع ہوا -

ومرشی ویانند کی تعلیم ورس تدرس تدرس مرسی

ال باب سے ذمہ بچ کی اُس قدر تربیت و تعلیم کا فی اُس کے جو وہ اُٹھویں برس کی عربی طابق بچوں کو اُتاد سے بعد درس تدریس سے قواعد کے مطابق بچوں کو اُتاد سے تعلیم لمنی ضروری ہے والدین اپنے فرایض ونیا داری سے نہ اس قدر فرصت رکھتے ہیں۔ نہ ان کو آئی بیاقت ہوتی ہوا در نہ یہ امر سناب ہے کہ ہر ایک اپنے اپنے اللے اللے اللے اللی کو قود تعلیم وے ۔ پس سوال یہ ہے کہ اس بڑ بوائی کو مراک کام کو کہا اُتظام ہونا چاہئے۔ معلم کیلے ہوں۔ درگاہ بعداری کام کو کہا اُت بڑھائی جادیں۔ طریقہ تعلیم کیاہو؟ میں موالات ہیں کہ مذب ملکوں میں صدا علا سے آن پر وچار کیا اور بسیٹوں کیٹیاں اور کیٹن قائم سے آن پر وچار کیا اور بسیٹوں کیٹیاں اور کیٹن قائم

بوئے کہ ان کے متعلق تخفیقات کر کے رپورٹ کریں بزاروں کنب ان مفامین پر کھی گئیں جربرسٹ سیٹسر معے بڑے بڑے فلاسفروں سنے اس ادق مسلم یر بڑی تخريات شابع كس-سررشته تعليم اور يويبورسينون في قواعد بنائے اور وستورالعل مرتب کئے۔ گورننٹ کی طرف سے تانون نافذ ہوئے۔ گر تا حال ہر جگہ شکایت ہی ہے۔ کہ موجودہ طريفة اتعليم ناقص سبع - أس سعده فايده حاصل منيس مونا تعلم کے مقصور تھا جن لوگوں نے اس طروری مسئلہ یر فوض کیا ہے اُن کو واجب ہے کہ سیتماری پر کافس كے تيرے سمولاس كو غور سے پڑھيں-أس بيں ج چند اصول اور برایات ورج ہیں۔وہ ایک رشی کے وجار کا فلیج یں-اور چونکہ وہ مغربی طریقہ تعلیم کے بہت کچھ مخالف ہیں اس واسطے اگر تقلید کے لئے نہیں تو مقابلہ کے لئے ہی أن كو برصنا مقيد ثابت بوكا- يه يج به-كه اب تك سوائ گورو کل کانگڑی برودار کے جو وہ تین سال سے قایم ہوا ہے اِس طریقہ پر کوئی علی کارروائی نبیں کی گئی۔جس سے یہ پہا جاوی كه آج كل وه كامياب نابت بوا- ليكن اس مين مهرستي كا قصور نبین - وہ سب کام خور نبین کر سکتے تھے پیشوریان منعب فالات والع كرت مين - أن سے فايده أثمانا عوام كا كام موتا ہے - كى ان ورسكابوں ميں بھى جو سوامى فی کی یادگار ہونے کا وجوے کرتی ہیں۔ اور جو اُن کے بروکاران کے اختیار میں ہیں۔ ان بر علدرآمد منیں کیا گیا اور اس کے چند ایک بواعث شقے جن کے ذکر کرنے کی بیال چنداں طرورت منیں۔ سب سے زبروست رکاورٹ مررشت تعلیم و یونیور سطی کے دہ صوابط ہیں۔ جن کے مطابق کر گوئون ہے معدول پر تقری اور وکالت۔ ڈاکٹری و انجنیری وغیرہ کی سنیں دی عافی ہیں۔ علاوہ اس کے جن لوگوں کے ہاتھوں میں ایسی ورسکا ہوں کا اقتدار آگیا وہ مغربی طریقہ تعلیم پر فراہنیۃ میں ایسی ورسکا ہوں کا اقتدار آگیا وہ مغربی طریقہ تعلیم پر فراہنیۃ میں ایسی ورسکا ہوں کا اقتدار آگیا وہ مغربی طریقہ تعلیم پر فراہنیۃ

يهلا اصول برمجرية يعني عِفْت

پیلا اصول جس پر سوائی جی کی گل زندگی شماوت دیتی بید اور جس پر وه بار بار زور و بینے میں - بیر بید بین - جب بید درائے اور جس پر وه بار بار زور و بینے میں - بیر بین بین درائے اور کے ایکن (۱) دیدار (۱۷) مس ایک کورت و مرد کے باہی (۱) دیدار (۱۷) مس رسم ) اکیلا رہنے (۱۷) بات چیت کرنے (۵) شوت انگیز کے قصے (۱۷) باہم کیسنے (۵) شوت کا خیال - اور (۱۷) شوانی صحبین - این آئمہ تسم کی زناکاری سے الگ رہیں اور معلموں کو جا بینے - کہ ان کو ان باتوں سے بیا دیں - صفی ر ۲۲ ) -

مقابلہ سین کے شہوت آگیر انعال کو۔ کبال تک رشی دگ باریک بین تھے نہ صرف نا جائز۔ بہصبی کو ہی وہ زنا مانتے ہیں۔ بلکہ شہوت آمیر دیدار کو کھی ایک گونہ زناکاری میں خامل مجھے ہیں۔ کیسے باک ادر اعلی خیالات میں۔ اور کمال نگ وہ ہر ایک عبرانی کی جوانگ میون جانے ہیں۔ انکھ کو سمبالو۔خیالات کو ضبط کرو۔شہوت دکھ نہ دے گی۔ وہ فراتے ہیں۔ کہ بہ

لوگوں اور لوگیوں کی باعششالہ ایک دوسرے سے
دو کوس دور ہونی جاسئے - جو معلہ یا معلم یا نوکر جاکر
ہوں - لوگیوں کے مدرسہ بیں سب عورتیں اور مردانہ
مرسہ میں مرد ہوں - زنانہ مدرسہ میں یا نیج برس کا
لوگا اور مردانہ پاعشہ شالہ میں بانچ برس کی لوگی بھی
نہ جانے یا دے - اور مردانہ یا دی جانکہ اور مردانہ پاعشہ شالہ میں بانچ برس کی لوگی بھی

یہ برایت آج کل کے لورپ اور امریکہ کے علی فاف ہے وہاں چھوٹے لڑ کے لاکیاں ایک ہی مرسہ ہیں اسٹھ پڑھتے ہیں۔ اور بہت سے مردانہ مرسوں کی معلمہ عورات ہیں ادر اس کے برعکس بہت جگہ کالجوں ہیں بھی بڑے ہیں۔ آیا وہ لائے طریقہ علیٰ گا جس کی سواھی جی نے بدایت کی ہے۔ بہتر طریقہ علیٰ گا جس کی سواھی جی نے بدایت کی ہے۔ بہتر سے نیا یہ جو اس وقت لڑکے لوگیوں کے باہم میل جول کے اہم میل جول کا ہذب ملکوں ہیں مروج ہے اس کی نسبت ہم رائے رف کون سا وستورالعمل زیادہ انسانی فطرت کو پاکیزہ رکھنے کا کون سا وستورالعمل زیادہ انسانی فطرت کو پاکیزہ رکھنے کا کون سا وستورالعمل زیادہ انسانی فطرت کو پاکیزہ رکھنے کا کون سا وستورالعمل زیادہ

مفيد تابت بوكا-ایک اور ہمایت میمال پر قابل تحریر ہے۔ وہ فرماتے ہیں، سهیشه تنها سووین- وبریه بعنی شی کا انزال مسمیعی كريس - ج خواس سے انزال منى كرا سے - أو ايسا سمجو کہ اُس نے برگھریہ کے بدکو توڑ وما (صفحہ ۵۹) ووسرا اصول-گروکل نعنی طلبائل کی ورسگاہیں آبادیوں سے دور ہول ۲- دوسرا اصول -جس کے بارہ میں سخت تاکید کی گئی ہے۔ یہ ہے کہ درسگاہ آبادیوں کے متصل نہ ہوں وہ تعلیم بالے کا مکان کسی تنا موقعہ پر سونا جائے۔ مرسہ سے گاؤں یا شرطاد کوس دور رہا جاستے۔ کئی اصحاب کے ول میں خیال بیدا موگا کہ طلباء کس طع اس قدر سافت روزمرہ سے کی کے اور گرے مرسه تک اور مجر دالیس طور کس طی بنجس کے ان کو معادم رہے کہ سوافی جی موجودہ طریقہ تعلیہ کے بالکل مخالف ہیں۔وہ درسگاہ سے گروکل مراد سے ہیں۔جہاں

والدین سے الگ ہوکر بیجے تعلیم باویں اور رہائش کریں۔

اں باپ اپنے بچوں سے با بچے اپنے ماں ماپ نه مل سکیں - اور نه ایک دوسرے سے کسی قسم کی خط و کتابت کرسکیدان تاکه دنیادی تفکرات سے مخلصی یاکر محض علم برسانے کا فکر رکھیں رصفحہ عبم) جب تک گوروکل تاہم نہ ہوا تھا یہ باتنیں نا قابل علدرآمد سی معلوم موتی تھیں۔ اور سبت آدمی ہیں جو اُن کو اب تھی الیا كه كر ال ويا كرتے ہيں - سكن اس ميں ان كاكيا قصور -بحین سے وہ ویکھتے استے ہیں کہ والدین کو حبنا فکر اپنی اولاد کی بہوری کا ہوتا ہے وہ معلموں کو برگز تنیں ہوتا اسواسطے وہ ماں باپ کو اُن کا سیا خیرخواہ سمجتے ہیں -اُن کا یہ خیال ورست ہے۔ تع کل کے اُنتاد اپنی تنخواہ سے سردکار رکھنے ہیں- اور طلباء فیس دیکریہ سمجھتے ہیں کہ اُنفوں نے اپنی تعلیم سنتم وام ادا کردنے - گردگی بینے جن درسگاہوں کو سوافی جی تايم كنا چاہتے ہيں- ان ميں مابين أنتاد و شاكرو يه وامي ورقي تعلق منین موكا - وه فرأت من -كه:-"ملم يا معلمه وه بين حو فاضل بلينج اور وسرماتا سول" – اور وہ بچوں کو اپنی اولاد کی طح نظر فتفقت اور مجست ك اس برايت سے يه نه سمحو كه ايك دوسرك كى خيردعافبت و عزورى طالت سے بھی مطلع نہ ہونے پارٹیں ملک مطلب یہ ہے کہ انتظام فاندواری کے تفکوات میں والدین اپنے بچل کو به حالت طالب علی شرکی شرک سکیں جس سے ان کی تحصیل علم میں مرج واقع ہو۔ رکھیں -ابیعے درسگاہول میں امیری غربی کا کچھ فیال منہیں ہوگا۔

سب کو ایک قسم کی پوشاک خورد و نوش اور نشکست دی جاویں -خواہ نٹا ہزادہ یا نٹاہزادی ہو یا خواہ کسی مفلس مسلسلہ کے سبیح ہوں سب کو نفس کش اور جفاکش ہونا جائیئے د صفحہ عام ) -

ایسے رفت میں جبکہ راجکہار کالج قایم ہو رہے ہیں۔ اور ہر ایک فرقہ اور فرات کے آدمی اپنی اڑھائی چاول کی کھچڑی الگ پکانے کی دھن میں اپنا اپنا درسگاہ بنانے پر مشعد نظر آنے ہیں۔ ایسی برایات نامکن معلوم ہوں گی۔لیک سلل یہ ہے۔ کہ دیش اور وہرم کی ترقی کے لئے کون ما طریقہ افضل ہے۔ وہ جو اس وقت مروج ہے یا وہ جس کا معلج سواتی جمی نے ہم کو دکھھایاہے۔

### متيمرا اصول - تعليم عام اور لازمي ہو

ایک اور بات حیں پر سوائی جی نے زور ویا ہے وہ بیہ بے کہ ہر ایک لؤکا اور لڑکی کو تعلیم جراً دینی چاہئے۔وہ فرماتے ہیں کو سرکاری تانون اور براوری کا تاعدہ ہونا چاہئے۔ کہ بینجیں یا انتفویں سال کے بعد کوئی شخص اپنے لڑکے اور لوکلیوں کو گھر میں نہ رکھ سکے۔مدرسہ میں ضرور بھیج دیوہ۔ اگر نہ بھیج تو ستازم سزا ہو رصفحہ ۲۲)۔

ایسا نہیں کہ تعلیم جیسا اہم کام والدین کے اختیار میں جھوڑا جاوے تعلیم یافتہ کوالدین کھی اس میں تساہل کیا کہتے ہیں۔ زیب اور مزدور تو بھی سے جھوٹی عمر میں کام لینے اگ جاتے ہیں۔ گرنتیج اس حالت کا بہت خواب تکلتا ہے۔ رسی اصول يرتر ايك مدنب لمك مين اس وقت عن كيا جانام اس کی تائید میں وجوہات کا دینا حروری منیں - لیکن سوافی جی نے اس کو ایسا ضروری سمجھا ہے۔ کہ اس برایت کو منو جی کے شلوک کا حوالہ دے کر دوبارہ دوبرایا ہے۔وہ لکھتے من راط کو واجب سے کرسب لڑکیوں اور لڑکوں کو وقت مقررہ سے وقت مقررہ تک برمجری یانے طالب علمی كى طالت مين ركه كر اأن كو صاحب علم بناوع. جو کوئی اس حکم کی خلاف ورزی کرے۔اس کے والدین كو سزا ديوے - بيني راجا كا فكم سونا فياست - كه كوئى تخص آٹھ برس کی عرکے بید اپنے رسے یا وکی کو گريس نه رکھ بلکه وه آياريه كل (انالين فانه) بين ربين -اور جب تك ساورنن (رسم فارغ التحصيل علم) كا وقت ر آو - نب ك غادى ر مون باوك

ادر جگه وه کلیتے ہیں !-

اور فاص کر راجاؤں کو چاہئے۔ که دیگر کشریہ - دیشیہ۔ اور اعلی شودروں کو بھی خرور تحصیل علم کراویں کمیونکہ جو برامین ہیں اگر محض کہی تحصیل علم کریں اور کمشنزی وغیرہ نہ کریں - تو علم- دہرم-راج اور دولت وغیرہ کی زقی کہی تنہیں ہو سکتی-بیں سب ورنوں کے عورت مردوں میں علم اور وهرم کی اشاعت صرور ہونی جاہئے وصفی ۲۲)

#### چوتها اصول عبادت اور روزانه فرالض

٥- مم اوير لكو يك بي -ك آريه رغيول كي نظر مين ويم کے سنی بہت وسیع ہیں اُس سے مراد مذہب بنیں کو ویا اور عقبیٰ کی باتوں کی تفریق ہو کے اُن کا وہرم عالمگیر تھا ادر انان کے ہر ایک فغل بر طاوی اور ضابط نھا۔ بس ن کل کی تقسیم تعلیم و شاوی اور مذہبی کا بوتا اُن کے خیال میں کچر اور فضول ہو جاتا ہے۔ سوائی جی کے خیال میں تعليم كأ مرعا سبودي خلايق اور اس كا مقصور نجات تها- اور یہ بغیر رومانی طاقت کے نا مکن تھا۔ بیں تعلیم کی نسبت اُن کی اولین بدایت یہ ہے کہ طالب علم لو كابترى منتر إمعني برطانا جائية - "اكتروع سے بی وہ اپنی عقل کی روشی کے لئے پرمیشور پر مفروس كنا سكھے۔ اور أسمى كے فرمان كى اطاعت كرنا اپنا فرض عجم ج معنی با محاورہ اور اُس کی تشریح آنیے رصفحہ سم م) کی ہے۔ ہم اُس کی طرف ناظرین کی خاص توجہ ولاتے ہیں-اور اُن

ے گذارش کرتے ہیں کہ ایس وعاکو دوسرے نماہب کی مناجات سے مقابلہ کرس - اور میر نیصلہ کیں کہ کام آئی کون ے - وید یا انجیل و تران وغیرہ -٢-جب طالب علم اس كو يره ك تو أس كو روزانه وكفن غرسی کا سبق دیا جانا جائے۔ اُس میں سے بیلا فرض سندھیا بینی عبادت المبی ہے اُس کے متعلق مفصل بدایات أُن كى كتاب ينيخ مهالكيد ووهى من بين-ادر ستارت يركاش ميں اس كا خلاصه لكھ ديا ہے - أيك جزو ايس عبادت کا برانایام مینی صنبط دم ہے - اور چوں کہ یہ عل ریاضت کا مرف آریوں کی عبادت سے خصوصیت ر کھتا ہے اس لئے اُس کو کسی قدر تشیح کے سامھ بیان کیا گیا ہے - (صفی مہ) آپ جو گورن ہوگی تھے اور جو ایک وقت میں اٹھارہ گھنٹہ تک صبط وم کرکے عوفان حق میں تو ہو جایا کرتے ستھے۔اس کے فواید اس طح بان کرتے ہیں:-

دم اپنے افتیار میں ہو جانے کی وجہ سے من اور خواس بھی اپنے قابو میں ہوتے ہیں۔ طاقت کی افزالیش اور جد و جد کی ترقی ہوکر عقل تیز اور باریک ہو جاتی ہے ۔ سے کہ نمایت مشکل اور قبنی مسئلہ کی بھی بسرعت تام درک کرلینی ہے ۔ آسکی برولت النان کے جم ہیں دیریہ ایزاد ہوکر لازوال

طاقت اور حواس پر غلبہ طاصل ہوگا۔ امریکا کے علاء اور لیرب کے ڈاکٹر اس وقت سنیط کے ننا خوال نظر آتے ہیں-اس سے ایک جزو لمبی ماکس لینے کو وہ کئی ایک امراض سینہ کا علاج تبلائے ہیں اور جہانی ورزش کے اتناء اس کو طاقت بدنی کے بڑھانے کا يفيني زريب كيت بي - وه ون نزويك آنا جانا ہے - جب جانی ورزش کی طرح سر ایک مرسه میں اس کو بھی تعلیم کا ایک ضروری جزوسمحا جارے گا۔ ٤- دوسرا لازمى روزانه فرض طلباء كے لئے اگني بوتر سے ليني آگ بین خوشبو وار فرحت و طاقت تخش انیاء کا ہوم کرنا۔ اس کی منفعت مخفر اس طرح لکھی ہے:-حب لوگ جانتے ہیں کہ متعنن ہوا اور یانی سے بیاری پیا ہوتی ہے باری سے طداقام کے متنفسول کو تکلیف - اور خوشبودار ہوا ادر پانی سے صحت اور محت سے راحت عاصل ہوتی سے رصفی مسا-اس سوال کے جواب میں کہ آیا اس کے مذکرنے سے گناہ ہوتا ہے۔ آب فراتے ہیں:-ال - كيونك حس آدمي ك بدن سے فينى بد يو سيدا ہوکر ہوا اور بانی کو بگاڑتی ہے۔ اور بیاری پدا کرنے کا باعث ہونے سے جانداروں کو وکھ بینیاتی ہے -اُتنا ہی یاب رگناہ ) اس آوی کو ہوتا ہے -اس کئے اس باب

کے رفع کرنے کی غرض سے ہوا اور بانی میں اُس قدر یا اُس قدر یا اُس سے زیادہ خوشبو مجھیلانی چاہئے۔

کیا کسی اور رزمب میں بھی الیبی تطبیف باتوں پر وصیان دیا گیا ہے۔ اُنہوں نے گناہوں کا کفارہ خربانی کرنا سکھایا۔ اوہر گناہ سے آتا کو غلیظ اور صر بگناہ جانور کو ایزا وے کر نفس کو بڑھاؤ اور بھر گوشت کو طال سمجہ کر موج اور اور اگیا۔ یہ کفارہ ہے۔ یکی متمارے بدن سے ہر وقت جو بدلو بیبیا ہوتی ہے۔ آتی یا اس سے زیادہ خوشبو تم ہوا اور پانی میں ڈالو۔ اہا اِ کیسے وروناک انفاظ میں آپ فراتے ہیں۔

جب تک ہوم کرنے کا رواج رہا۔ تب مک آریہ ورت
دیش بیاریوں سے بچا ہوا اور آسایشوں سے ہجر پورتھا
اب بھی رواج ہو تو وییا ہی ہو جادے۔ دصفحہ ہم)
میں باعث سے کہ ہیفتہ ۔ وبائے بیوبائک مری دچیک وغیرہ
امراض متعدی کے آج کل کے عالمگیر تسلط کا پورانی سنگرت
کتب میں ذکر سنیں ملتا۔ اس سوال کا جواب کہ آیا این فرالض
میں کبھی تعطیل ہونی جائے۔ سوامی جی منو کا حوالہ وے کر میں۔

زایق روزاند میں تعطیل منیں ہوتی جیسے کہ سانس پر سانس مرابر لیا جاتا ہے۔ بند منیں کیا جا سکتا ۔ ولیسے روزانہ فرایف مرروز ادا کرنے چاہئیں -رصفی ۵۷) بایخوان اصول-میعاد تعلیم

٨- اس سوال كا جواب كه برمفجريه كي سياد كتني سوني حالم مختف سواحی جی منو سارج کا حوالہ دیکر فراتے میں ۔ کہ کم سے مم نوسال تک بچه گروکل میں رہے -اور یہ ظاہرا لو کیوں کے لئے ہوگا جن کو ۱۹ برس کی عمرسے وواہ کا اختیا۔ دبا كيا ہے - اور اوسط ميعاد المحاره سال يعني ان كي عمر ١١٠ -١٤ سال تک ہوگی کیونکہ ۵ سے م برس یک عام درسگا ہ

میں وافل کی جاو نگی۔

جیس سال کا موکر مرد درسگاہ سے رفعت ہو۔ کیس سال مرد کے بیاہ سے لئے اول عمر مقرر کی علی-اُس سے اعلی درجہ جیٹس سال ہے۔ کہ مرد اپنی تعلیم کی تکمیل کرکے اتالیت سے رخصت ماصل کرے - اسی طح چھاندوگیہ اوپنشد كا واله ديكر لكما ہے -كہ ج مرد سم سال كى عمر كے بعد فاندواری افتیار کرے گا-اس کی عمر ۵۰ ـ ۸۰ سال سوگی-اوسط درج سم برس تک برمھے یہ ہے اور اقضل ترین مم برس کی عمر تک رمھےریہ ہے۔ سوائی جی رمھےریہ پر فرلفتہ ہیں اور بار بار اس پر زور رے کر فرائے ہیں:-أماليق اور مال باب بجول كو يهلي عمر ميل علم اور خوبول

ك استصال ك لف رياضت كش نبائيس - اور اى طور کی نصیحتیں کریں۔ کہ مجے از نود اکھنڈ ( لا تزارل)

بر بھی رکھ کر اور تیسرے اطے درج کے مجھے یہ کا امتفادہ کرے مکس منی عار سو تک عرکو برطائیس رصفی ۵۲) آج کل کے تعلیم یافتہ من کر جراں ہوں گے - کہ انسان چار سو برس تک جی سکتا ہے -اور اس میں شک نہیں که اس وقت جب که پیچاس سانهه برس عمر تجفی قلینمت سمجمی جاتی ہے - اور نظر انٹی برس کے بوڑھے کمزور نحبف تے ہیں۔ یہ بات حیرانی میں ڈالتی ہے۔ سیکن میں یہ بات سنسی میں نہیں اور انی جا ستے - یہ عمر ان لوگوں سکے لئے ہے - حن کے والدین وہار کا برصحاری رہے ہوں اور جو ابتداء طفولتیت سے نیک میل رہ کر مہم برس تک اپنی طاقت کو ضایع منیں کرتے - اور سیر خانہ واری کے فراہنی کو پورا کر کے یوگابیاس میں معروف رہ کر ہر قسم کی جانوں ے اینے آپ کو بچاتے ہیں ۔جو قانون قدرت مے مخالف کوئی عمل تنبین کرنے - اوسط درجہ کی عمر ویلہ میں ایک تو برس تبلائی گئی ہے - اور یہ ہر ایک آدمی طاصل کر سکتا ہے کہ جو کلام الی کی بدایات کی تعمیل کرے -سوامی جی کا قول ہے۔ کر مرد کے لئے مع سے مع مال عر اور عورت کے سے 14 سے 17 مال عرفادی کرنے کے لئے ہے۔اورک عالبوال مال مرد کے لئے عدہ رقت شادی کرنے کا ہے۔ سرزب مکول میں ان باتوں کی تصدیق ہو رہی ہے۔ وہاں معزز آدمی اس سے کم عمر میں شادی کرنا نا مناسب تصور کرتے

ہیں۔ معارت ورش میں ان عمروں پر بھی لوگ طفطا اور الیا کرتے بیں۔ اور طرح طرح سے وسوسات اُن کو وامنگر ہو جانے ہیں اگر کوئی لاکا یا لاکی بلا شادی رہ جاوے۔

### جيمنا اصول-اظافي تعليم

• ا - آج کل کی تعلیم سے عقل تو ضرور تیز سو جاتی ہے۔ گر باتی طاقتیں ست کھے کمزور ہو جاتی میں۔سب سے بڑھ کر وہ اظاقی کمزوری سے حس کے باعث تعلیم یافتہ لوگ اپنی خوابش کے غلام نظر آتے ہیں۔ اور یہ ابنے من پر آن کو قابو ہے کہ اپنی خواشات کو معتدل رکھ سکیں - نیتجہ اس کا یہ ہے کہ ظاہر واری اور راکاری کا بازار گرم ہورا ہے۔ نیک طِنی اس کا نام سمط طاتا ہے کہ سب عیوب وریروہ کئے جادیں - اور ووسرے لوگوں کو ان سے آگاہی نہ ہو۔ لیں حالت میں کیا تعلیم سے وہ فایدہ حاصل ہو سکتا ہے ۔جس کی ہرایک معقول آدمی اُس سے اُسید رکھتا ہے۔ اِس واسطے سوامی جی نے قبل اس کے کہ ورس تدریس کی برایات ورج کریں - پڑھنے پڑھانے کے وہ قواعد لکھے ہیں -جن کو ووافلاق " مح نام سے آج کل نامزو کیا طاتا ہے -اا سيتري اوينشد كا حواله وك كرآب فرات بين-دو (۱) ستھارتھ آپڑن سے پڑھیں اور بڑھاویں -1

اصل تفظ رُتم ہے ۔جس سے مراد قانون قدرت یا پرماتا کے احکام کی فرانبروای ہے سوامی جی نے اُس کے معنی سلتے ہیں بهارمه آجرن بني جي نفيك تهيك مناسب طال علن ہوائس پر عل کیا طاوے-اس کے ساتھ صداقت سے سیائی کی نصیحت ہے جیا آتا میں ہو دیا کہیں اور کریں اس سے دوسرے درجہ پر رسا) تب بینی ریاضت ہے کہ۔ تکلیف اُٹھا کر میں دہرم پر عمل کرتے جادیں۔ (سم) حواس برونی کو برطانیوں سے روک لیں رہ، دلی جذبات کو عیبوں سے ہاکر برمصیں برمعاویں ایسی سی اکنی سوتر اور مهال نوازی - انسانی مدروی کا سبق سکطلاک " دیربه کی مقطت اور ترقی کرنا تھی ایک اعلی فرض قرار دیا ہے - باو رکھنا جائے یہ احکام صرف طالعموں کے لئے نہیں بلکہ زیادہ تر برایات اُتنا دوں کے گئے ہیں-کیوں کہ اُن کی رفتار-گفتار-اور کروار كا عكس طلباء يريراتا ہے فاص كر جب ك أنف ير جي أن کی صحبت میں رس کے۔ الله اس کے بعد سوامی جی نے پانچ یم اور اپنج نیم کی تشریح کی ہے - کیونکہ وہ وحرم اور اظافی کے اسطا اصول من - ناظرین رفعہ عمر و مم کوغور سے مطالعہ کریں - بوگ شاسر میں اُن کو عبادت الی کا مقدم جزو مانا گیا ہے - آن کے بغیر من پر قابو مونا نا مکن سے نیک طبنی کو جو اعلیٰ توبہ سوامی جی نے دیا ہے۔ وہ اُن کے بیش کروہ حب ویل

یران سے صاف عیان ہے:-جو مد حلی معلوب الحواس آدمی ہے ۔ اُس کا وید برط صنالا ترک فرنیا کرنا یکته منیم اریاضت اور نیز دیگر اچھ کام مجھی المسابي كامنه تنبيل وليق ومنو بي) رصفح ٧٥) افلاق کے بگاڑنے کی رو چزیں بست زبروست ہیں۔طمع اور شهوت-اس واسط منوجی کا حواله دیکر ده فرمات میس که: جولوگ ارتحم ليمني سونا وغيره جوامرات اور كام ليمني عورتوں کے ملاب وغیرہ کی ولدادگی میں نہیں چھنتے أثنين كو دمرم كى واقفيت ميسرسوق سے المفحدالا) کہاں میر داہت اور کہاں مزمہوں کی تعلیم کہ ایمان اور کلام الله کے منظ کرنے سے نجات الدی عاصل ہوتی ہے۔ ان کا مقولہ ہے ۔کہ جو وہرم کے جال طبن سے سواہ وہ اس غرہ راحت کو جو ویدوں میں عیان کردہ وہرم یہ ملتے سے پیدا ہوتا ہے ماصل نہیں کر سکتا رصفی الا) معنون بت کھ تشری کے اتف کھا گیا ہے۔ ہم ای مجد چند سطور ائس وعظ میں سے دیج کرتے ہیں۔ حس کو کہ أَمَالِيقَ مِهِ شِنْدُ اللَّهِ شَاكُرُونِ مُو نَفِيعًا كَمَا كُلِّ كُلِّ افلت سے بھی راستی کو مجھی مت چھوڑ عقلت سے معی دہرم کو کمنی مت جھوڑ ۔ غفلت سے بھی کمالیت اور حفظ صحت کو مت جھوڑ ۔ ففلت سے بھی پڑسنے یرصانے کو سمیمی مت حیوار - دیو لینی علاءاور والدمین

کی طرات میں نفلت مت کر جو ہمارے نکی افعال بینے دہرم کے کام ہوں - اُن کو قبول کر - اورجو ہمارے گناہ آلودہ افعال ہوں اُن کو مت کر۔ رصفی ۲۰)

# سانوال صول - ويدونكي عظمت كلام رباني

١١٠ وهرم كے معيار جار تبلائے ہيں (١) سب سے سیلے دید لینی کلام الهی حس کی ہدایات سب بر واجب تتعیل ہیں اور جو ادام ونواحی کا متند مجوعہ ہے - نیک اظاق کی صداقت بذرایہ مخرب اور مشاہرہ کے نبیل ہوسکی بت وفع برك آدمي اور بد اعال كامياب نظر آت بي یس اس کے لئے اگر مشتیت ایردی ہم کو معلوم نہوتی نُو تَبِهِی نِقْتِن مَهُ ہو سکتا- کہ راستی اور عدل وغیرہ نیک کام کیوں کرنے جائیں-(۲) دوسرے درج پر عابدوں کی تصانیف ہیں-لیکن شرط یہ ہے کہ اُن میں کوئی اِت وید مقل یمی کلام الی کے برظاف نہ ہو- رسا، تسیرا معبار صالحان کا چلن ہے ۔جس طرح عالم باعل کارروائی کرتے رہے ہیں ائن کے جال ملن سے بت کھ نیک اطلاق کی برایت ملتی ہے۔(ہم) چوتھے درجہ بر ابنا اتا جس بات کو منع کرتا ہے۔ویا ہی دوسرے کے حق میں سومیں -جو بات کہم

اپنے نے پیند نہیں کرتے۔ وہ دوسرے کے لئے بھی کبی پند مذکریں۔ یہ عام معیار وہرم کے ہیں۔ جو اُل سے مطابق ہو وہ نیک اور جو اُل کے مخالف ہو وہ مر سمجھنا

## بالبيغ- المحصوال المول- تحقيق حق

اور تکیل سے لئے ازئیس ضروری ہیں۔ لیکن وہ اس سول اور تکیل سے لئے ازئیس ضروری ہیں۔ لیکن وہ اس سول اور تکیل سے کو صل منیل سرتے - بیلا سوال جو تعلیم کے منعلق بیدا ہوتا ہے - وقیا بینے علم کے - وقیا بینے علم کر کے - وقیا بینے علم کر کہا کوئی ایسا اصول ہے - جس پر عمل کر کے ہم بیت کہ مکیں کہ ہم سیدسے راشہ پر جل رہے ہیں اس کا جواب یوں ویتے ہیں :سوامی جی اس کا جواب یوں ویتے ہیں :-

تعقیق کے ہو"۔

یہ الفاظ کیسے ساوے اور صاف ہیں۔اور کس طرح بے

پرواہی سے ہم ان کو پڑھ جانے ہیں۔ لکن اگر غور کیا جاو

تو وہ اس سارے مضمون کا لب لباب ہیں۔ پڑھایا وہ

جاوے جو پریکشا بینی شحقیقات سے نابت نہ پڑھائی جاوے

اور ورست ہے۔کوئی ایسی کتاب یا بات نہ پڑھائی جاوے

وجو چھوٹھ ہو۔یا جس میں انفویات اور نامکنات ہوں۔کیا ہی قدر

مایت کانی تھی۔ ہر کہ دینا آسان ہے ۔کہ جانچ طرتال سے تعقیق حق کراو - تگر تحقیقات کے لئے فواعد تبلانا بہت مشکل سے سب آومی کنے کو تیار ہیں - کہ میتجا رتضہ" سیج کو پڑھو اور پڑھاؤ۔ گرجب سے کی بیجان سے لئے ان سے معیار پوسیے اتے ہیں تو گھرا ماتے ہیں۔ ۵ ا - سوامی جی نے یہ طرا معاری والکار" ونیا پر کیا ہے كه تحقیق حق م طریقے مجلاً تبلانے ہیں۔ یہ امر ایسا ضروری ہے گویا ان سے طریقیہ تعلیم کی تمنی ہے ۔ لیس ہم اُن کو نقل نئے بغیر منیں رہ سکتے - آپ فرماتے ہیں ؛ - تحقیق بانچ - c Jy = 2b اول - جو جو برمیشور کے اوصاف مبقتفنائے طبعی اور ویدوں کے مطابق ہو وہ حق اور اس کے خلاف اطل ہے۔ روم - ج جو سلسلۂ کائنات کے مطابق ہو وہ حق اور جو سلامکانیات کے جالف ہے وہ سب باطل ہے۔ سوهم- بو آیت مینی وهرماتا مصاحب علم - راست گفتار-مر و فریب سے معرا آدمیوں کی رفاقت و ہدایت کے مطابق ہے۔ وہ قابل تسلیم اور جو جو خلاف ہو وہ نا قابل تسلیم ہے۔ چہارھم-اپنے اُٹا کی پاکیزگی اور علم کے مطابق ہو- مثلکا ا شینے آپ کو نوشی پٹ اور رہنج نا پند سے ویسے ہی ہر خالت من سمحنا طاست تحجم- پرمان یعنی ثبوت و دلایل-

را) ثنوت عین الیقین -(۱) قیاس یا ثبوت التنزامی -تا :

رس تشبيه

رس شهاوت معلاء راست گفتار کی -

آن کی تشریح کے گئے ہم ناظرین کی توجہ اصل کتاب (سیتارتھہ پرکاش) کی طرف ولاتے ہیں دیکھو رصفہ ۹۳ تا ۹۷)۔ آپ کا مقولہ ہے۔کہ:-

انان سے اور جھوٹھہ کی تمیزان پانچ مسوں کے معیار سے کر سکتا۔ معیار سے کر سکتا ہے - اور کسی طرح منیں کر سکتا۔ وصفحہ ۲۷) -

ہم کو خوت ہے کہ اگر ہم ان معیاروں کی نسبت مختصر بھی بجث کریں تو مفنون بہت طوالت پڑ جائے گی۔ ۱۹ سوافی جی جیسے فدا پرست سے ہی اُسید کی جاسکتی ہے۔ کہ وہ پر مقدس کو سے ۔ کہ وہ پر مقدس کو سنانیان حق کے لئے سب سے بہلا اور مقدم معیار تباتے۔ اس بیں شک منیں کہ کلام ربانی کے تھیک مجھنے کے لئے مہر کو بہت کچھ ساماء کائنات کا مطالعہ کرنا پڑتا ہے اور عقل میں کہ کا آشرا کیا جاتا ہے۔ کیونکہ پرمیشور کے کلام کی تشریح سلیم کا آشرا کیا جاتا ہے۔ کیونکہ پرمیشور سے کلام کی تشریح سے نیچ ہے۔ جو اُس کی قدرت کا ظمور ہے ۔ تا ہم بہت سی خیر ہے۔ جو اُس کی قدرت کا ظمور ہے ۔ تا ہم بہت سی می کو تھوڑی مدو ملتی ہے۔ کیونکہ وہ ایسی باریک اشیاء ہم کو تھوڑی مدو ملتی ہے۔ کیونکہ وہ ایسی باریک اشیاء ہم کو تھوڑی مدو ملتی ہے۔ کیونکہ وہ ایسی باریک اشیاء

سے تعلق رکھتی ہیں کہ جن بر ہمارے حواس خسہ قدرت نسی رکھتے ہم یو تھتے ہیں کہ آیا کسی دیگر بیشواء مرمب-یا دی یا فلاسفرنے حق اور باطل کی پیچان کے لئے اپنے مکمل تفاعد مرت کئے ۔ ووسرے درجے بر اکفوں نے منظر یکھنے سللہ کاٹیات کو رکھا ہے۔ ویگر مذاہب والے سامیس کی صداقتوں سے جی جرایا کرتے ہیں -بیاں اُس کے مطابق معلوات بدا كا تخفيق حق تبلياكيا ہے - سي بوجيو تو دراس یمی وو سیار حق و باطل کے ہیں۔ بھی سب صدافتوں کے علوم کرنے کے ذرائع ہیں۔ تا ہم مہرت سی مالتیں آیت وگ کیا کرنے ہیں جن کا ذکر ان دونوں میں منس ہوتا اور کو وہ آن کے مخالف منیں- کم وہ مراہ راست ان سے ماخوذ نبیں مونیں۔ ١٤- سوامي جي كي رائ مين تحقيق حق كا مشله اليا اور ضروری تھا۔ کہ اُنمفوں نے اُس کی حامیج بڑتال کے لئے مرت معیار نظانے پر سی کفایت منیں کی - ملکہ جند علمی اور فلتفائه صداقتوں کو بطور منونہ کے تبلا دیا ہے۔ تا کہ لوگ سجھ طویں کہ بچ کیا ہے۔سب سے سیلے اُننوں نے ویششک ورش کا والہ دے کر فرایا ہے۔ کہ کمتی یا عجات کے لئے وو امور کی حزورت سے - ایک تو بورسے وسرم کا پیا مونا - اور برمیشور کے احکام کی فرما نبرواری

ادر روسرا در وید کن وغیره - چهه بدار تفول کا صحیح علم سونا-

ان سب کی تعربیت بھی گئاب میں کی گئی ہے -جن کی تشریح کے لئے ایک کتاب کی صرورت ہے۔ لیکن اس قدد نوص سم ناظرین کی ولاتے ہیں۔ کہ وہ عور سے ان کا مطالعہ كرس- علم أور معلومات كى يه تقسيم مغربي فلاسفى كے سطابق نیس - وہ پرانے ڈھنگ کی معلوم ریٹی-لین سم یقین ولاتے ہیں کہ عارفان حق سے جس کی اشاعت کی ہے۔وہ معمولی انانی تصنیفات سے ضرور زبادہ کمل اور صحیح ہوگی۔ بعض یر مصے کھے قداء کی فلاسفی پر یہ اعتراض کیا کرتے ہیں كه وه عناصر كي ماسيت سے نا واقف تھے۔ وہ ماریخ تتوں کو وہاتو مانتے تھے۔ حالانکہ آج کل کی تحقیقات کے مطابق ساٹھ تقر عنصر میں ۔ گر ہارے نکتہ چنوں نے الفاظ کے معنى مستحص ميں مغالطه كلايا - اور اس كى وجديد سے كرونيات ورشوم پرماتے ہیں -وہ خود اصلیت سے واقعت تغین-مرا-سنکرے کے فضلاء برکرتی(مادہ) کی طالتیں مانتے تھے۔برکرتی ہارے حواس پر یانج صورتوں میں افر کرتی ہے ب سے کشیف حالت مادہ کی محقوس لینی سالڈ راصفاحک ہے اس کو وہ (۱) پرتفوی ستے ہیں۔ اس سے نطب ماسیت بینی رکھندر بھاک ) کی صورت ہے جس کو وہ (م) عل سے نامزد کرتے تھے اس سے نطبیف طالت وہ ہے کہ جب کوئی سٹی طبتی ہو اور اس سے حارت اور روشنی طاصل موتی ہو۔اُس کو انگریزی میں ان کینڈ لیمنے یا

(Sgneust) کتے ہیں۔ اور سنیکرت میں رس) اگنی کلاتی ایک ہوائی میں سیال سے ایک ہوائی عنی سیال صورت ہے ۔ جس کو رس اله تاایا کیا ہے ۔ سب سے نطیف طالت مادہ کی انتیمریل ہے - جس کا وصف شید بینی آواز ہے اسی کے ذریعہ حرارت اور روشنی سورج اور ستاروں ے زمن تک ہونچی ہے ۔اس کو سنگرت فلاسفی ہیں (۵) اکاش کتے ہیں۔ تھوڑے دن ہوئے کہ ہم نے کیمطری مرائر کو ویکھا جس کو بڑے بڑے جید فضلاء نے تالیف ئی ہے اس کے سلے ورق یر- والو-آگ یاتی-براتھوی يه چارنام موت حوف من خصير تقي اور كل كتب ان کی تشیرے کئی - ہاں اکاش بینی انتیم کو اُن کے ساتھ شامل نہیں کیا گیا ۔ مگر اس کی وجہ یہ ہے ۔ کہ ہارے سائنسوان اب یک اس ورویم رویر) کے صفات سے بہت کھ نا واتعن ہیں ۔ گو اُس کے وجور سے سکر سنیں - متقدمین نے جس طرح ماوہ کی ان بانیج حالتوں کا مشاہدہ کیا - اسبی طرح اتفوں نے ریکھا کہ حواس خسم معی انہیں کا ظہور ہے - اور ہر ایک حس اپنے اپنے دھاتو کو افذ کرتا ہے۔ قوت شامہ بر غور کیا جاوے۔ تو معلوم سوگا کہ اس کے لئے صروری ہے ۔ کہ ذرات کا لمس اس کے ساتھ ویگر حوال یر انتیاء کا اثر برتا ہے۔ قوت خامہ سب سے کشیف ہے۔ اس کے ماتھ جب تک کشف ذرات کا انتقال نہ ہو

تو اس کو جس منیں مونا- والقد-اس سے تطبقت ہے - اور جن لوگوں نے سوچا ہے وہ جانتے ہیں۔ کہ ایس کا مدار جل پر ہے۔ شنہ میں جب تک جل لا ہو- اور تھوس فولک کو اس کے ساتھ ملایا نہ جائے ذایقہ کا حس نیس مونا - اسی طرح قوت باصرہ کی بناوط شیشہ کی بطرح ہے جس میں روشنی ایا اثر کرتی ہے۔ اور اس طرح المنی پر اس كا وار مدار سے - توت لاسم بارے كل عبم ميں ہیں ہونی ہے۔ کیونکہ والو بینی گاس کا بیلا گئ ہے۔ توت سامعہ سے سے سطیف ہے کیونکہ وہ والمنظن کو جو اکاش کی صفت ہے ۔محوس کرتی ہے۔ ہرایک ص ایک ایک وصاتی بر مار رکھتا ہے۔ جوں جوں مارہ كشف صورت اختيار كراً جاتا ہے - وہ افتے سے تطبيف حیں سے محدوس سو سکتا ہے - مثلاً برتھوی کی تھوس بناء بانخوں حاس سے محسوس موسکتی میں -طل طارے آگ تين سے - يه امر حب ذيل نقشه سے بخوبی سمجھ ميں آ مابكا: كس كس وال ع محسوس الم 13-08 وابر سيخ كاس أثبد سيرش ٣ المني لين جلني النياع شد سيرش روب كان- حيرا - آكام ا جل لعنى رئيني افيا شبد سيرش وب رس كان - جرا - آكامه - وبان-پقوی اینی شوس انیا تبدیرش روب رس کنده کان - چرا - آنکه دران - ناک

19- اخير من سوامي جي فرات من ب شاسروں کے ایسے ولائیل وغرہ سے انتان کر کے پرمنا پڑھانا جائے اور کسی طرح سے طالب علوں کو صح مع دک نیں ہو سکتا۔ اور مجر سي زبروت الفاظ مي سمت مين-جس حب کتاب کو پڑھانا ہو اُس کی تحقیق طب طربن متذكره بالا كئے مبنے پر جو صحح قرار باوے ره تاب برطانی جائے اور جو تحقیق سے غلط نابت ہو اُس کو نہ تو خود پڑھنا چاہئے اور نہ دوروں كويرهانا طائے -یہ الفاظ شمری مروت میں لکھنے کے لابق ہیں- خاص كر أن كے لئے جو تعليم ميں مفروف بيں- كال يہ ہرایات اور کہاں آج کل علی مطلق العنافی کہ ہر تشم کے گندہ اور فخش قصه کمانیوں کو لائیربربوں ہیں مہیا کرنا ی فخر سجما جاتا ہے اور طلباء کے ہاتھہ میں ایسی کتب دی طاتی ہیں۔ جن سے اُن کے نہ صرف اظلاق ہی خراب ہوتے ہیں بکہ آن میں لچر مطالعہ کا ماق پیدا ہو جانا ہے ادر اُن میں سے اور محبوطمہ کی تحقیق کا مادہ ہی نیں رہتا اس معنمون کو فقم کرتے ہوئے سوافی جی تھر مختصر الفاظ میں حق و باطل کی تمیز کا محک تبلاتے میں۔ کہ

(١) فواص الاشياء (لكشن) المرد ٢) مرمان (تربت عين التقين وغيرو ) عملم صراقت اور علم کی شناخت اور پدار کھوں کی نقیع مسکتی ہے۔ اس کے سواکھ بھی نہیں وسکتا التقوان اصول يتعلم لوساطت سنسكرت ٠ ١- جو اصول تعليم کے متعلق سوامی جی نے تاہم سکتے میں وہ بھل اُن کی ویکر مایات کے ہر ایک ملک اور رنسانہ کے لئے ہیں-اختلافات مقامی اور طرور مات وقت کے لئے جو تغیرو تبدل مطلوب موا کرتے ہیں وہ فروعات میں ہوتے ہیں- اس وقت درس ممرریس کے طربقيه طات مختلف بيس اور بزارول كتب سونكي جن كو تحکمہ تعلیم اور یونیورشیٹوں کے تواعد کے سطابق برطھایا طأ ہے۔ان سب کی نبت مفصل مرایات وُنٹ سی ایک فرد بشرکا کام نہیں۔ ہاں جو عنص جانے وہ ان کے اصل ان کے سعلتی سخفیق کر سکتا ہے کہ دہ تولیم کے اصل معا کو یورا کرنے میں کمال مک کامیاب سو کی - یو سوال كر آيا سرايك لمك اور صوبه كى زبان كى وساطت ت تعلي دینی جائے یا آن کہ علاء کی ایک زبان ہونی جائے بت فرانا ہے۔ آج کل جونکہ حب وطن کی آواز ہرایک کی ربان پر ہے۔ عام رائے کا سیلان اس طرف ہے کہ ہر ایک قوم کو جا سے۔ کہ اپنی ای تعباشا میں علم اوب اور سائیس کی کتب کو ترقی دے برانگ ملک میں بزارہ کتب سال بال حقیب رہی میں اور میر

مات اس کے باشندوں کی شذہب کا نشان تقور کی طاقی سے - مگر وزا غور کیا جاوے - تو فوراً ظاہر موجائيگا کہ يرانا طريقه افضل تحا - كه ويو ماني مين علادكي زبان ايك بو-یہ قدمتی قاعدہ نظر آتا ہے۔کہ ملماء اور عوام کی زبان ایک نیں سو سکتی-اور اس کی وج ظاہر ہے کہ (ا) علاء کی زبان شائیتہ اور مامحاورہ سول سے - (۱) اُس کے الفاظ ایک مین سنی رکھتے ہیں اور یا قاعدہ ہوتے ہیں-اور چونکہ رس خیالات بت وسع موتے ہیں - اس کتے ائن کے اظمار کے لئے اصطلاحات وغیرہ کا استعال حزدری ہو ماتا ہے۔عوام کی زبان مھذی ہوا کرتی ہے طبدی کے باعث نه نو قاعده كا خيال سو سكتا سب اور نه محاوره كي چنداں پرواہ ہوتی ہے بلکہ تلفظ بھی اکثر بگر حایا کتا ہے ان کو اصطلاحات کی خرورت نہیں اور نہ دنیاوی کار وبار یں علی انفاظ کارآمد ہونے ہیں۔ یہی باعث ہے۔ کہ اگر سوط دائے تو ہر ایک ملک میں حباں علم ادب کا زور ہے۔ وو قتم کی زبان بائی جاتی ہے۔ ایک وہ جو کتب اور تحریر فی اور ووسری وہ جو بول جال میں آئی ہے۔ ہاں عالم لوگ اپنی بول جال میں بھی صحیح الفاظ کا استعال کیا کرتے ہیں۔ گرید ان کی تعلیم و تنذیب کا نتیجہ ہے ۔ اس سے پی عابت ہوا کہ عام بول خال کی زبان تہمی" و یو مانی " مین على زبان نبيل سوسكتي - سر ايك شخص عو تحصيل

كرنا جابتا ہے - اس كے لئے مردري بے كر على كو سيم مرف وزق اتناسے -كد اگر ماورى زبان سے اس على زبان کا سیل زیاده موگا تو وه هبلد آ جادگی-گذشته زمانه مین بہشہ علمی زبان ایاب رہی- ہم مجارت ورش کا ذکر نہیں رتے کیوں کہ یہ تو اظرمن العمش ہے کہ اس ویش می سنسكرت دو ديو باني " يعني علاء كي زبان رسي اور حبس تدر يُراني كتب لتي مين خواه وه بنجاب مين تصنيف كي كمين يا شكال مين خواه تشميريا فراوتكور مين ده سب سنسكرت میں بائی جاتی ہیں -ہم وعوے سے کہتے ہیں کہ مغربی مالک میں العی ایک سو برس سے سیلے سی طال تھا۔ جب بونابنوں کا تسلط نفا تو بونانی علماء کی زبان تھی۔ بیان تک که انجل اور عبد حدید کی سب کتب ایسی زبان میں تصنیف کی گئیں ۔جب ان کے بعد رومیوں نے اقبال مندی حاصل کی تب لاطبنی کا رواج علماء میں عام ہوگیا۔ بہاں تک کہ پوروپ کے تاریک زمانہ مس تھی اس كا زور تفا- بلكه جب تعليم كا چرط از سرنو تهيلا تو اس زبان میں متند کتب تصنیف موتی رہیں- لارڈ میکروں لا و نورم أركبنم" لأطيني بين عقاء أس تح تعد م مت تك فرانسيني زبان كو عوج بوا- اوريه" لينگوا فرنيكا"ك نام سے پورب کی ایک گونہ علاء و مدمران کی عام زبان ہوگئی كر يرس كلم برطك ك اس كو بول اور ليجي كلت

تھے۔ اس وقت انگریزوں کے اقبال کا متارہ اوج پرہے۔ اور اُن کا بھی میں معاج سے کہ اُن کی دبان ونیا میں عام ہو جاوے۔ مذاہب تھی زبان کے عام کرنے میں بت مدو دیا کرنے ہیں - جنائجہ اسلامیہ سلطنتوں میں وہی اور بودور مالك ميل باتى علاء كى زبان رسى- اس وقت قومی عناد اور حمد کا زور سے اور اس واسطے مجھی نیں موسکتی ۔ کہ فرانستی جرش یا روستی لوگ انگرین کو علی زمان قرار دیں - یا انگرز اور امریمن - فرانسیسی کو مان لی لین فور کیا ط وے تو کس فدر مہولت ہو جاوے اگر دنیا کی قومی ایک علمی زبان کے سایہ کے سیم آجادیں اس وقت الكلتان مين كوئي عالم نه سوكا - جس مو وانتيى اور جرتمن علاوہ یونانی اور لاطعینی کے نہ برمفنی پڑتی ہو-اور چونکہ سبت سی زبانوں کو یونا بڑتا ہے حسی ایک میں کمال پدا نئیں ہوتا - اگر مؤتی غدہ کتاب حرمن میں تصنیف کی جاوے تو اُس کا نزجمہ یا خلاصہ ہر ایک دوسی زبان میں کرنا بڑتا ہے - اور پھر تھی چونکہ محاورہ کا فرق ہوتا ہے۔ اس واسطے مصنف کی باریکیوں کا ترجمہ میں ا دا کرنا نا مکن سوتا ہے۔ فرض کرو کم بنی نوع اس بات پر متفق مو حادی اور اس کے لئے کوشش ہو رہی ہے نو جائے غورہے کہ کس قدر سہولیت نورا ہو جاوے۔ کسی ملک کے کسی

عالم نے کوئی کتاب تصنیف کی اس کی اشاعت ورج سارے ملکوں میں ہو گئی۔ نہ ترجمہ کی خرورت اور نہ مختلف زبانوں کے علینے کی حاجت - سر ایک ملک کا اخبار آمانی سے ہر مگر تعلیم یافتہ وگوں میں طربا جا سے ہر ایک عالم به كوشش كرے -كه وه كل دينا بين نامور مو جادك نه که حرف کسی ایک صوبہ میں - تجارت کے لئے ایک ہی زبان مو-ساحت کو جاؤ سر مگه تعلیم یافته سے خیالات کا ربان سود میر سیاست و باز بان کے قواعد صرف و نخ معتین متبولہ کرنو - اور جونکہ علی زبان کے قواعد صرف و نخ معتین موا کرتے ہیں بر مطلق موا کرتے ہیں بر مطلق العناني مر ہوگي كم جرجي من آيا قلم سے نكال ويا-سرايك مخص جو تصنيف كا حوصله ركهتا ہے - سے دلو بافي حقال ين بهارت حاصل كريكا- بلكه الك برا عبدًا نقص و آج كل مر ایک مصنف کے سلمنے آتا ہے دور ہو جاویگا۔ پراکرت یا بول چال کی زبان سمشیہ بلا کرتی سے - اور جب اس کا زور علمی زبان ہر طرحانا ہے تو اس میں بھی تغیرات پیدا ہونے لگتے ہیں۔ بیاں تک که دو تین سو برس میں اتنا تفاوت یر جاتا ہے کہ الفاظ اور محاورہ متقدمین کے مجھ میں منیں آتے۔ جاسم کو بت وصد منیں گذرا لیکن اس کی انگریزی سرایات تعلیم یافته منین سمھ سکتا - منین وہ دن آگیا ہے کہ شکسیرے الفاظ اور عبارت کے لئے تعت اور شرح کی ضرورت ہے کیونکہ بہت سے نفظ

جو اس کے وقت میں ایک معنی رکھتے تھے وہ اس وقت مختلف معنی میں استعال کئے جاتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کراہی كت بت مقورى بل علاوه اس كے الر علاء كى زبان الك ہوجاوے تو اتخار اور لگانگت بڑھ جاوے مختلف قومول میں مدروی زیادہ مو - یہ ضروری منیں کہ ایک زبان مونے سے اختلات نہ ہو یا لڑائی و حمال بیدا نہ ہو کیونکہ بھائی معالی من خود عسر منى اور غلط فنى كا زور سوما سے خصومت يرطاتي ہے - صوف اتنا سے كه زبان جالك اكا كا ايك زيد نے - علاء کی ایک زبان سو جانے سے غلط فہمیان کم موطاقی ان وجات پر دھیاں رکھ کر مہشی نے تجویز کی ہے کہ کل ویا کی ایک و ولو بائی اس اور جولکہ آن کی الار نفلائے زمانہ کی رائے ہیں وہ دیوناگری" حروف اور سنکری تعافیا کے برار کوئی شہت اور وسع و مکمل زبان نیں سے أن كا يه منشاء تفاكه وه دن آ حاويكا-حب توك ايني ايني زبان کے وصل سے ساک آگر دبوبائی کی بناہ لیں کے اور جونکہ وہ کلام رہائی سے اخذ کی ملی ہے ۔اس سف اُس کا اور بھی زیادہ حق سے کہ وہ اپنے فیض سے بنی نوع کو مالا مال کرے ۔ یہ یاد رہے کو منکرت سکھی

لا جو ایک سو برس تک زندہ رہیں گو اُن میں خیالات تھیک ہیں گر مجاط تبدیلی زبان کے وہ عام قهم شیں رسپے -

عوام کی تجاشا تنیں رہی مہیشہ وہ ویوبانی زبان کا کام ویتی رہی - اسی واسطے انس کا دیا کریا رصرف و نخ )وجیند رووض ابیا با کمال ہے کہ باتنا ر کتنی کے وقت سے آج تک کسی قسم کا تغیر و ت واقعہ نہیں ہوا۔ بزارہا سال سے جو کتب تفنیف کی گئیں وہ الیبی سولیت سے پرمھی جاتی ہیں جیا کہ آج کل کی تألیفات - وہ وقت ثاید بہت رور ہے جب سنگرت جو مفتوح ملک کی پرانی زبان شاری جاتی سے وہ ورج حاصل کے جو انس کا قدرنا حق ہے۔ مگر میشیز ایس سے کہ ہم ایسا وعولی کر سکیں۔ یہ طروری ہے۔ کہ معارت درش میں جمال مرتوں سے وہ ولوبانی رہی ہے۔ اور اس وقت بھی پچے دہرم بانی ہے۔ اُس کو وہ شرف طاصل ہو م اتنا تو سونا جائے کہ جو لوگ ویدوں کو تکل كا جشمه و مبنع منجفت بين اور شاسترون پر ايم كا حفر رفطة بين - ده أس كو رداج دين - ليكن افسوس کہ اب تک ہم لوگوں کی مریختی کے ون نبت اتی ہیں مرشی کے فرمودہ کی ہم کھے پرواہ منیں کرتے ائے زعم میں اصلاص کرنے پر کاڈہ ہو رہے ہیں اُن کی برایات کے معا کو چھنے کے بغیر سم نقص کا لئے ير ستف يو سي بيل-

وای جی غیر زبانوں کے مخالف سیس تھ بلکہ آن -: Le 6,000 8 جب یانج برس کا لڑکا یا لڑکی ہو تب دیو ناگری اور غر ماک کی زانوں کے حدت کی بھی سٹن کاویں رسفیدا) اور ارتصه وید نبنی علم طبعیات و رفت و صنعت کی بڑے زوروار الفاظ میں مابت کرنے سے صاف آن نظاءے کہ جب تک سنگرت میں کسی معنموں برکت تصنیف نہیں ہوتے اُن کو دوسری زبانوں سے حاصل كنا جليئے - ليكن ما وجود اس كے وہ ايتے مواج كو سيس چھوڑ سکتے تھے ۔ آنفوں نے کل ذنیا کو راہ راست ہر لانا تھا اور بنی نزع کے طریقہ تغلیم کو شدھارنا تفا۔ وہ جانتے تھے کہ انسان کے لئے کون سی تمہر مفید ہوگی اسواسطے اُتفوں نے اپنے وستورالعل کو سنگرت ووما کے لئے مفوض كر ويا - سنكرت من آب خود فاضل تھے ويك علوم میں مکتائے زمانہ تھے۔ اس کے مطالعہ میں اُن کو خاص تجربه اور مشق متی وه وید اور وید انگول کو انسان كے لئے ترتی اور نجات كا فاص ذرابيہ مجھے تھے - اس واسطے اُن کی رائے میں کوئی تعلیم مکسل منیں کملا سکتی ہو دیک فضیلت سے معل ہو اُن کی نظر میں ہراہل كال كے لئے أس كا حصول حزوري فقا- نتيس وہ بر مبتدی کے لئے اس کی تحصیل لازمی کر گئے۔ یہ وتالعل

ہمیشہ کے لئے اُن کی علمتیت اور وہارمک جوش کی مالکاد رسكا - اور سم كو بورا مقين سے كه وه زمانة أوبكا كه جب با بجا کروکل تاہم ہونگے - اور اُس کے مطابق ویں تاہیں كاطريقه كل ونيا بيل منيل تو محارت ورش سي عرور مروج ہوگا ۔جب عالم بیدا سونگے نئی نئی کتب طیار سونگی اور جو کمی ایس وقت انقلاب زمانہ سے باعث اس میں نظر آتی ہے سب دور سوجاویگی اور وہ وقت آ جاوے جب آریوں کی بربی کا چشکار بھر اسی دیوبانی کے ذریعہ كل جان ميں سيلے كا - اور بجائے اس محے كه وہ غير زبانوں میں لیافت عاصل کرنے کو باعث مخر سمجھیں۔ ووسرے لوگ اُن کے علم ادب سے متفیق مو تھے۔ مہم-سنکرت تعلیم کا جو رستورالعل آپ نے لکھا ود ایسا کمل مع که سم اس پر مفصل بنت کرنا صروی شن سبھتے۔ اُنھوں نے رشیوں کی کتب پڑھنے کی مایت کی ہے وہی تباہی کتب جکو تاریک زانہ نے بیڈلوں سے بابا ہے ان سے سخت نفرت ولائی ہے۔ وہ فراتے ہیں کہ :-مرشی لوگوں کا سطلب جاں تک ہو سکے وہاں عمل سیس اور این ہوتا ہے۔ کہ جس کے طاعل کرنے میں تورا وقت صرف مو- برفعات اس کے سبت خال لوگوں کا یہ نشاء ہوتا ہے کہ جہاں نک نے وہاں تک اپنی تصنیف کو مشکل کریں جس کو سخت محنت سے

ر معنی نایده تفورا انته سکیس ر صفحه ۸۸) سی سلاب کوزماد واضح کرنے کے سٹے آینے لکھا ہے۔ "رشیوں کی تعمانیف کو اس کئے بڑھنا چاہئے کہ وہ برے صاحب علم-ست شانشروں میں ماہر اور دھر آغا تھے کر جو بشی نہیں ہوتے۔ لیتی جو محص خفیف علم يرفع بول-اور حيكا أتما تعسب سے حوا موا مو أن كى تضانيف ميمى ويسى مى موتى بس رصفحها ) علمی زبان کی "بنیاد" دیاکرن تعنی صرف و نتی کے تواعد پر ہوئی ہے وہ ماتری معاشا رئیس کہ اگڑ مگڑ توٹے مجدوثے اس کو سکید لیا جائے۔ اس واسط سوامی جی نے اس مضمون پر بت رور وہا ہے -لیکن طریقہ تعلیم کا اباعدہ وج کیا ہے کہ آن کا دعوی ہے۔ کہ اگر ہمیدہ اور محنتی اُدمی جن کے ول میں کوئی فریب نہ ہو اور ترتی علم کے خواشمند ہوں بڑھیں بڑھاویں ته وريره سال بين أشاوها أي اور ويره سال بين ملجلة فتم کر کے تین سال میں بورے دیا کرنی رصرف و کنو یں ابر سے بیں۔

نوال اصول - تعلیم کے مضامین

٢٥- أن سے وستور العل كے مطابق عوم زيل كا يربنا باك

شخص کے لئے جو وِدوان ہونا چاہتا ہے۔ مزوری ہے۔اس كى تحصل كے لئے جو ميعاد حرف ہونى جائے اُس كو بھى آبینے اپنی سکیم میں درج کردیا ہے۔جیاک نقشہ زبل سے ظاہر ہوگا:-سال کنبریل د مزیبی تعلیم علم عروض \_\_\_\_ ماه علم اوب و فقه \_\_ فلسفه و انبیات \_\_\_ وبد نینی کلام الله نمجه تفییر -- ۲ علم بیاست من علم طب و جرای سس سم سال تانون مجاريب - سال کم بیر و نشیل تن علم موسيقي -JL علم طبعيات وصنعت وحرفت UL علم ریاضی و مبیت 10 آئ کل سولہ سال میں طالبعلم ایم-اے کی پڑھائی خم کرلیا ہے گر سچ پوچھو تو اُس کے معلومات کیا ہوتے ہیں-اُس كا زيادہ تر وقت زبانداني ميں خرج موقا ہے - اگر اُس في مسى سائين كا مطالعه كيا ہے تو اس كو شايد كھ حقابق موجروات سے واقفیت ہوجاتی سے ورنہ اس کو کسی مفید

یا علدرآمد امر پر کچه آگایس منیس مبونی - اسی واسط سوائی جی فرماتے ہیں:-

"ہں طریقہ سے جتنا علم بیس اکیس سال بیں حاصل ہو سکتا ہے کسی دوسرے طریقہ سے اتنا سو سال ہیں بھی منیں ہو ساتا!"

اور ہو کس طرح جب عام طور پر کتابول ہیں لفاظی اور عبات الرائی پر زیادہ زور ہوتا ہے۔ نہ مصنفوں کے اپنے خیالات معین ہوتے ہیں اور نہ وہ دوسروں کو ضیح علم کی طرف لے حالے کی لیافت رکھتے ہیں۔ جن کتابوں کے پڑھنے کی ہایت سوامی جی نے فرمائی ہے۔ اُن کی نسبت جو تنبیہ اُنھوں سے درج کی ہے وہ فاص توجہ کے قابل ہے۔ وہ فرمائے ہیں۔ اُن میں جو جو بات ویدوں کے خالف یائی جا دے اُس کو ترک کردیا جا ہئے کیونکہ دید تو بوج پرسٹیورکے اس کو ترک کردیا جا ہئے کیونکہ دید تو بوج پرسٹیورکے اس مونے کے سٹرہ سن الخطا اور شایت بالذات ہیں اللم ہونے کے سٹرہ سن الخطا اور شایت بالذات ہیں مین دید کا شوت دید ہی ہوتا ہے۔ مگر برامین وغیرہ کتابیں مناج شوت میں سینے اُن کے شوت کا حصر دیدوں پر ہے "

اس تنبیہ کی بہت فردت تھی۔ کیونکہ وید ہی علم کا منبع اور سیان کی کسوٹی ہے جب کسی انبان کی تحریر کلام رہانی کے متفاد ہو تو نوراً سمجھ لینا چاہئے کہ وہ غلط ہے۔ ۲۹۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ جو کنٹ اس وقت رشیوں

کی تصنیف موجود ہیں وہ بہت زمانہ سے ایسے لوگوں سے ہاتھوں میں رہی ہیں۔ جو ویدک دہرم کے وشن تھے اور انھوں سے فود عرضی سے ان میں تخریف کرکے اپنی مطلب برای کرئی ہے۔ اس لماوٹ کی جھان بین اب تک نبی مطلب ہوئی اور نہ سوامی جی کو قرصت می کہ اپنے اوگ اور ووما بل سے اُن کی پریکٹ کرمے آن کو درست کر جائے ۔ تاہم آپ نے ایک اصول بٹلا وہا ہے جس کے ذریعہ علماء آیندہ توبوں کی ایسی تصنیفات کو شدہ کر سکتے ہیں۔ جن کشب کو سوامی جی سے نا ظابل تسلیم مانا ہے رصفحہ موہ) اُن کی فرست بھی استیاطاً درج کروی ہے۔ تاکہ اس دہوکے کی شی میں لوگ رہیں کر گمراہ نہ ہوں۔

ا بو - ہم کو مضموں لمبا ہو جانے کا فرشہ ہے - ورنہ حبطے سوامی جی نے چھہ درش یعنی المف کے اختلافات کی تطبیق خابت کی ہے ۔ ورن حبن خبلی خابت کی ہے ۔ ورن خبلی خابت کی ہے ۔ ورن خبلی خابت کی ہے ۔ ورن خبلی ہے وہ آج کا کسی نیڈٹ ہے اور نظیل فاضل کے خیال میں بھی رنیں آبا تھا - جننی کتب ورثنوں پر ملتی ہیں ۔ سب میں میں گیت گایا گیا ہے ۔ کہ ان در شنوں پر ملتی ہیں ۔ سب میں بیال تا کہ آئ کو چھے علی میں میں بیان تا کہ آئ کو چھے علی ولئے ولئے دیا سفیان بیان کیا جاتا ہے سوامی جی فرائے ولئے دہ کیوں ہیں بیان کیا جاتا ہے سوامی جی فرائے

ہیں بہ جیسے کر ایک تھورے کے بنانے میں بفل-زمان - طی

ترکیب و تفریق کا تنقل۔ پر کر تی کے اوصاف اور کمہار علت میں ویے ہی پیایش کافنات میں دن کرم یعنی سنل جوالک علت ب اس کی تفعیل سیات میں ہے رم ران کی توضع و نششیک میں (س) علت مادی کی رضاحت نیاء میں وہم) تعقل کی تشریح بوگ میں ره) تتور کے سلسلہ وار شمار کی صراحت سائلیبہ ہیں اور ، اعلت فاعلى جو برميشور سے اسكى توجيد وبيانت شاستر ميں كيكئي ہے سوامی جی کی تشریح میں ایک خصوصیت ہے کہ وہ مشکل سے شکل بات کو ایا عام فنم کر دیتے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے کہ یہ خیال پہلے کبوں نہ ہارے ولوں میں آیا۔ آنھو نے ایک عام اصول قایم کر دیا ہے ۔جو مٹی کے گھڑے میں اور پیدائش کائنات میں برابر کام کر رہا ہے۔ ٨٧- حصول علم مين جوجو ركاويس بيش آتي بين - أن كافري تغصیل کے ساتھ صفی وہ پر ذکر کیا گیا ہے۔ تعلیم کے فیرخواہان کو چاہئے کہ اس کو مطالعہ کریں ۔اس کے ملافظہ سے اُن بر واضح سو جاورگا کہ فی زمانہ تعلیم سے کیوں وہ فایدہ حاصل نبیں ہوتا جس کی کہ وہ تمنا رکھتے ہیں -سب سے سيلے آپ نے - بر صحبت لينے بد اعمال اور نفس برت آوسوں کی صحبت کو رکاوف مانا سے کیا مرسوں کے طالب علم موجودہ عالت میں اس عیب سے کی ہمسکتے ہیں۔ اس سے دوسرے درجہ پر

ر م) بد عادات جیے شراب دغیرہ کا استعال اور زنا کاری اس کے پیچھے مجارت ورش کی بڑی رکا وٹ کا ذکر کیا ہے

اس کے پیھیے بھارت ورش کی بڑی رکا وٹ کا ذکر کیا ہے دس بچین کی شادی لینے مرد کا بچیسیویں اور عورت کا سولدیں سال سے بہلے شادی کرنا کمل برمھیری کا نہ ہونا اور اس کے بعد رہم ) راحبر اور ماں باپ اور علما کا دید مقدس وغیرہ شاستروں کی اشاعت میں سیان نہ ہونا۔ دی رہا وہ کھانا۔ سونا۔ سستی۔ علم کی بنیدری بھی مختصل علم

یس تھاری رکا وٹیس ہیں۔ (۱) کسوامی چی برمچر ہے کو طاقت آور عقل و شماعت و صحت و ترقی دولت

و مكومت كا ور يوم

انتے تھے۔ اُن کا ٹول ہے کہ ایک مدراہ علم میں یہ ہے کہ لوگ برمیجریہ کی قدر منہیں کرکے۔ (د) پرمیشور کے دہیان کو چوڑ کر تھر وغیرہ نہوں کی زیارت ادر پرمنش میں بے فایدہ تضیع اوقات کرنا

می علم کے لئے متم تابل ہے۔

### وسوال اصول- تعليم نوان

۲۹- تعلیم نسوان کے اہم سوال پر بدروپ و امرکیہ کے مدب مالک بیں فتلف ببلوڈن سے بحث ہو رہی ہے۔

مجارت ورش میں عوام تو اب تک اس کے سخت مخالف بیں ۔ کمونکہ وہ فود ناخواندہ میں گر جس وقت مہرشی نے ویرک وہرم کا پرطار شروع کیا تھا۔ تعلیم یافتہ لوگ بھی اُس کے برظاف سفے اور اُن کا خیال تھا کہ تعلیم سے عورات کو آزاری اور اُس سے بداخلاقی اور مہسری میصیل جادیگی ۔ ٹیم نواندہ کیا کرتے ہیں کرتے ہیں کرتے ہیں کیا عورتوں کو فوکری کرتی ہیں کہ اُن کو پڑھایا جا وے ۔ اس سوال کے جواب ہیں کہ عورات کو نہ پڑھایا جا وے ۔ اس سوال کے جواب ہیں کہ عورات کو نہ پڑھانا جا جے مہرشی فرمائے ہیں۔

ادر جوتم عورتوں کے پڑھنے کی مانت بلاتے ہو۔ یہ تمہاری جالت خود خونی اور بے عقلی کا نیتے ہے۔
اس کے بعد وید مقدس کے ایک منترکا جوالہ دے کہ یہ خابت کیا ہے کہ مش رکا جوالہ دے کہ یہ خابت کیا ہے کہ مش رکاول کے لاکیاں بھی جھجریہ رکھ کر فاس کا مان علم اور اعلی تبعیت عاصل کریں۔ اور جوان ہو کر جب پوری بالذ ہو جاوں ۔ تو اپنے ہم یا تت ۔ وزیز حما مب علم اور کامل بوغت کو پہنچ ہوئے مرد کے ساتھ۔ خادی کریں ساتھ ہی شریقی گارگی اور کیکئی کی شال دیکر دکھلایا ہے کو تاہم برائم بین مجالت ورش کی عورات علم و فن جنگ و فیرہ میں ابر برائم کی خوات ملم و فن جنگ و فیرہ میں ابر ہوا کرتی تھیں یہ امر مذہب اور تواریخ سے تعلق رکھتا ہے۔ ہوا کرتی تھیں یہ امر مذہب اور تواریخ سے تعلق رکھتا ہے۔ ہم ناظرین کی توجہ اُن کی زبروست عقلی دلایل کی طرف دلائے ہیں۔ ہم ناظرین کی توجہ اُن کی زبروست عقلی دلایل کی طرف دلائے ہیں۔ ہم ناظرین کی توجہ اُن کی زبروست عقلی دلایل کی طرف دلائے ہیں۔ ہم ناظرین کی توجہ اُن کی زبروست عقلی دلایل کی طرف دلائے ہیں۔ ہم ناظرین کی توجہ اُن کی زبروست عقلی دلایل کی طرف دلائے ہیں۔ ہم ناظرین کی توجہ اُن کی زبروست عقلی دلایل کی طرف دلائے ہیں۔ ہم ناظرین کی توجہ اُن کی زبروست عقلی دلایل کی طرف دلائے ہم بیش ہم ناظرین کی توجہ اُن کی زبروست عقلی دلایل کی طرف دلائے ہم بیش ہم ناظرین کی توجہ اُن کی زبروست عقلی دلایل کی طرف دلائے ہم بیش ہم ناظرین کی توجہ اُن کی زبروست عقلی دلایل کی طرف دلائے ہم بیش ہم ناظرین کی توجہ اُن کی زبروست عقلی دلایل کی عرب پیش

CCO; Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ي جه وه فرات بين:-

اس موال کے جواب میں کہ عورتوں کو کم از کم کتنا پڑنا جائے آپ فرائے میں کہ :-

تبی مردوں کو کم از کم ویاکرن و برم اور اپنے کاروا۔
کے متعلق صرور برصنا لازم سے - ویے عدرتوں کو بھی دیا کرن - ویک عدرتوں کو بھی دیا کرن - و برم - طب - صاب اور دستکاری تو خرور میکھنی جاستے -

كيونكه بجز أن كے يكف كے

(۱) حق و باطل کی تمیز (۲) اینے شوہر دھیرہ سے ساسب برتاؤ کرنا رس بایق اولاد کا پیدا کرنا (س) اس کی پردوش کر کے جرا کرنا اور اوب سکھلانا دھ) گھر کے کا دفار کو جیا جائے دیا کرنا کرانا رہ) مموجب اصول طب جعب مخبش فرواک کا بانا یا سؤانا رہیں کر سکتیں ۔جس سے گھر یں کبھی بیاری پدائہ ہو اور سب اہل ظائمان فوش و فور مربی - ( ، ) اگر صنعتوں سے واقف نہ ہو آہ گھر کی فورم رہیں - ( ، ) اگر صنعتوں سے واقف نہ ہو آہ گھر کی تقییر و مرمت کی نگرانی اور برشاک و زایرات وغیرہ کیا اشام اس سے مذہوگا و مربی بائے ہو اگر حساب نہ جانتی ہو ترکسی کا حساب سجھ سمجھا منیں کیا وساب نہ جانتی ہو کی تقایم نہ بائی ہو تو برسینور اور وہرم کی بیجان سے برہ ہونے کی وجہ سے مہمی اوہرم سے بیجا نئیں سکیگی -

ہم یو تھتے ہیں کہ تعلیم نوال کے حق میں کیا اس سے بتر کوئی اور دلیل مل مکتی ہے -ہم ناظرین سے درخواست کرتے ہیں کد دور فور کریں۔ اُن کو معلوم ہو جادیکا کہ ممرضی نے چند الفاظ میں کل بحث کو ختم کر دیا ہے۔ ہاں آج کل کے تعلیم یافتہ کمیں گے۔ کہ اِن وجوہات میں عومات کو آفادی دنیا رہے نہیں مر أن كو ياد رب كه مهرشي مطلق العناني اور آزادي ميس بت کھ فرق سمجے تھے۔ وہ عورت کو مرد کی الدیکی مانتے تھے اور انس کو امور خانہ واری کا مالک قرار دیتے تھے۔تا ہم اُن کی یہ رائے معلوم ہوتی ہے کہ مرد باوشاہ اور عورت اُس کی وزیرہے۔ یہ اعتراض کیا جا سکتا ہے۔ کہ مہڑی نے یہ نہیں لکھا کہ عورات کو علم سے روزگار ملیگا۔ مگر یاد رکھنا چاہئے کہ رضی لوگ علم کو ملازمت کا ذریعہ تنیں مسجھتے اور علاوہ اس کے عورات کو کاروبار مونیا میں مرد کے مقابلہ

من كلوط كرنا أن كا مرعا نثين تفاعورات كو اعلى تربين فرايش قدیتا سیرو میں اور آن سے سیدوش مونا کھ آسان کام نہیں وہ گھری مالک ہے اس کے ذمہ وہاں شانتی کا برطانات وہ نوع انسان کی مانا اور ادیب ہے۔ اور یہ مشبرک کام مرت اسی سے ہو سکتا ہے وہ محبت اور شفقت کا مولج ہے۔ اس کے وہارمک جوش کو ونیا کی حدو مید میں لاکر مھنڈا کر دیا بنی نوع کے حق میں کہوی مفید نہیں ہو سکتا۔ مرشی نے عورات کے لئے اعلا سے اعلا تعلیم کا دروازہ کھول دیا ہے اور اُن کو رید مقدّس سے پڑھنے علی سایل یر بحث کرنے اور فن جنگ تک یکھنے کی اطازت دی ہے مگر اُن کی یہ مضبوط رائے نظر آتی ہے کہ وہ ظانہ داری کے یاک کاروبار کو حقارت کی نظر سے نہ دیکھیں۔ اور اپنی زندگی کا مواج پیاویکار سمجھ کر خاوند کے خش و خورم رخھنے اور نیک اولاو کے پیا کرنے اور تربیت کرنے میں متعد رس - وہ محبت سے اپنے اویر وکھ اُٹھاویں تا کہ دوسرے سكم ياوين-

. ١٠- اخرين مرشى برك زور دار الفاظ مين بايت كرت الدوسي لوگ لايق مخسين اور ايني فرض اوا كرف ميس

کامیاب کنے جاتے ہیں کہ جو برمھےریہ - اعلیٰ تربیت اور علم کے ذریعہ اپنی اولاد کے جمم اور آتا کی طاقتوں کو پورا انٹو وٹا ویتے ہیں''

ہم ان الفاظ پر اگن پکار مجانے والوں کی توجہ ولاتے ہیں جو اپنے گھر اور اولاد کا تو استظام کر مثیں سکتے مگر فغیرت بیندی ہے سنے دیش اور قوم کے سُدھار کا بیڑا اُٹھا لینے کو تیار ہیں۔علم کی بزرگی کا گیت بہت لوگوں نے گایا اس کے متعلق مرضی کے الفاظ پڑ تھنے کے ایاق

1. Or

تشین خزانہ لا زوال ہے۔ اس کو جس قدر خرج کرو اسی قدر بڑھتا ہے۔ باتی سب خزاین خرج کر سنے سے گھٹتے ہیں اور اُن سے شرکیہ بھی اینا اینا حصہ لیتے ہیں گر علم کے خزانہ کا نہ کوئی چور اور نہ کوئی شرکیہ ہو سکتا ہے۔''

وه فرماتے ہیں:-

واس واسط جتنا ہو کے اتن کوشش تن -من - وهن سے ترقی تعلیم میں کرنی جائے۔
وہ اس مضمون کو اس طرح ختم کرتے ہیں:وہ اس مضمون کو اس طرح ختم کرتے ہیں:وہ اس ملک میں برمھری، علم اور ویدک وہرم کا چرجا
مبیا کہ جائے رہا ہے -وہی ملک نوش نصیب

افرین کو اتنا ہم یاد دلا دیتے ہیں کہ علم ترجمہ ودیا کا ہے اور ودیا کی توریف دوسی علم وہ او کیشیشک ورش کا حوالہ دے کر سیلے کر آئے ہیں - ہر قسم کے معلومات علی منیں سیست کھے جو ایس وقت مدارس میں پڑھا پڑھا ہاتا ہے وہ اودیا بینی آٹ علم ہوتا ہے - مبتر ہوتا اگر ترجمہ میں بیائے علم کے اصل لفظ ودیا کا استعال کیا جاتا - کیونکہ رفیوں کی اصطلاح میں اس کے فاص سعنی ہیں جن کی تشریح اور تعربیت بارہا کی جمئی ۔ ہے جہ

## اعرافات

اسا - اس معنمون کو فتم کرتے ہے پہلے سناسب معلوم ہوتا ہے کہ جو اعتراضات مہرشی کی سکیم ہو کے گئے ہیں اُن کا مختصر جواب دیا جاوے - ہد سپلے ذکر ہوچکا ہے کہ مرات کا مختصر جواب دیا جاوے - ہد سپلے ذکر ہوچکا ہے کہ مرات کا معلم کا ساملہ جاری نہ کیا - جو مرسہ اور کالج آب کی یادگار میں قایم ہوئے انسوس کہ اُن کی باگ ایسے کی یادگار میں قایم ہوئے انسوس کہ اُن کی باگ ایسے درگوں مکے باتھ جن آ گئی و مغربی تعلیم پر شیا سے - اور جن سے نہال میں دبیر ودیا ہے صون کا نہا ہے ۔ اور جن سید سے خیال میں دبیر ودیا ہے صون کا نہا ہے کی سیدا سے اور کئے رہے کہ زمانہ کی صروریات جواب و شینے رہے ۔ اور کئے رہیے کہ زمانہ کی صروریات

کے لحاظ سے اس وقت اس سکیم پر فوراً عمل منیں موسک مرجب دیکھاکہ ان بالوں سے پیمیا تنیں تھٹتا اور ویرک دہرم کے برکسوں میں لیکار فی کہ آدید ساج کا روپیم جو دیک تعلم كے نئے اکھا كيا كيا تھا ناجايز احرات ميں خرچ ہوريا ہے۔ تو میران کالج نے اپنے بیرد کاروں کو یہ منی میگی بڑھانی شروع کی که مرشی کی سکیم نا مکن التعبیل ہے نئی روشنی کا یہ ہی شیوا ہے - اُس کا مقولہ ہے کہ منسگار دہ ہے جو اپنی کمزوری کو مان لیتا ہے نہ کہ وہ جو مکناہ کڑا ہے۔ اپنے عیب کو جیسیانا کافی منیں ملکہ اگر ہو سکے تو اُس کو منر سے براید من ظاہر کرنا جا سے - برسیفور نے عقل صیبی تعمت بے ساانان کو اس واسط عطائی تھی کہ وہ سے اور جو تھ میں تمیز کرے - گراس کمبخت کے اس سے بھی اُلٹا کام ليا اور جوهم كو يج نابت كرف كا بيرا أنها ليا-ناظرين غورسے أن اعترافنات كو شرعين جواس وسنور العمل کے خالفین کی طرف سے بیش سوئے ہیں - مرف اتنا یاد رکھیں کہ جن اصحاب کی طرف سے اُن کو پیش کیا لیا ہے۔وہ اور اُن کے ہم خیال اپنے آپ کو فرشی کا شا خوال اور آرہ عاج کے سما سد سونے کا زور سے دو کے کیا کہ کے ١١١- باد الجيت رائع جي مرشي کي سواغ عري مي لکتے

CCO. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

" ہمیں یا کتے میں بڑا عاص ہے کہ کھی آریہ ورست ويش ميل تعليم كي بنالي تفيك أسى طح رائج تقي عبي ك سوامي جي لئ لكمي ہے - كيونك سوامي جي ف اپنا سلسلا تعليم لكصته وقت محسى براجين كرنته كا برمان ميس يا فرائے ایس تحریر کا کیا جواب دیا جائے۔ ہم باہ صاحب سے پوشھتے میں کہ آپ نے پراچین ( قدیم ) کتب کتنی جری میں سنكرت دياكرن سے تو آپ افي مِن - تعلل كيا مترشي كوسيق تماکہ اُن کے وستور العل پر ایسے اشخاص کت چینی رہے ج خود تو نا دا تف مگر دوسروں سے دریافت کرنا ہی سرتان سمجیں کے ۔ بابو صاحب کو اتنی بھی خبر میں کہ جہاں کیں پورائے گرفتوں میں ویدوں کی تعلیم کا ذکر آیا ہے۔وہاں أَن كو "سَالكُو بِإِنْكُ" بِيُرْتِينَ كَى مِرابِتْ لِي اور بير اللَّهُ أَيْلُكُ اور أب ديد تلفيك بلاكم وكاست وسي مضامين بي جن کا ذکر میرشی کے وشور العل میں ہے۔ ہم جران ہیں کہ الیی فاش سفانطہ وہی سے کیا قایدہ تھا اگر بابو صاحب واس توبت سے والجات دی جا سکتے ہیں۔ دس سے ظ بر ہوگا کہ رشیدل کے وقت میں یہی سلسلم تعلیم کا آرمیم ورن مي مرورج تھا سم آے میل رآپ تحرید فراتے میں۔ والرسواى كى ف الني دين سے ير برالى بنائى ہ تو سم شایت اوب اور تعظیم سے یہ کے بنے نفس رہ سکتے

ک سوای جی نے اِس مکیم کے لکھتے وقت الثانی غير كا بُت خيال بنين كيا " تعاتی اِ معقول اختلاف رائے کے گئے حروری ہے کہ امور زر بخث سے وانفیت کمات ہوکیا ہمارے بابو صاحب کمی انگریز مصنف پر جو علم سیرسری با طبعیات یا ریاضی یا ایت یا بیلی یا طبقات الارض میں سیبیشا سط بعنی ماہر سو ایس طبح حرب گیری کی جرات کرنیگے تا وقتیکہ کہ اُن علوم میں بیاقت عاصل نه کر لیس یا کسی امر کو تخربه سے علط نہ تاب كروين - اگر سعولى عالم كے مقابل ميں أن كى رائے كھ وقعت نہیں رکھ سکتی۔ تو کیا آپ کی ذاتی رائے ایک فاضل اجل آیت فیرش اور ویدک ددیا سے عالم اکمل کے سامنے کیے وزن رکھ مکتی ہے ۔فاص کر جب آپ کو سنکرت میں مطافقاً درک نہیں۔ کیا مہرشی فنبول نے بوگ بل سے اتا اور برمامًا سمبندی باریک سائل کو اس طرح صل کیا که دنیا چکاتی ہے۔ اُن کو انانی نیچر پر بابو صاحب سبتی دیا جاتے ہیں- آخر فینی اور عزور کی بھی کوئی حد ہے۔ و بم نمایت ارب اور تعظیم سے " بابوصاحب سے وال كرت بيس كه براه مرباني ايني أنفاظ دو ان في نيچر "كي ترمين كرديج كا-كرم سے كرم مكوں من الامرد سے سرد قطعات میں انان رہتا ہے - محنت اور مثقنت انتی کر لیتا ہے كه تفكتا بى نبيل - آرام بيدى يهال تك كه ايك قدم طيخ

میں تکان محسوس کا ہے۔انے من کو بیاں تک ضبط كريتا ہے كه مينوں تك ايك ہى ملك كو سوياكتا ہے-جنچل اس طرح بن جاتا ہے کہ ایک منٹ میں وس خیال ول میں گزر جاتے میں۔جفاکش ایساکہ میسیوں علم اور زبائیں سکھ لیتا ہے - حام خور ایسا کہ ایک حرف پڑھنے سے جی چراتا ہے - ملک میں سے کری قانوناً لازی کر دیگئی ہے خفرت النان كيا سوداً كانجيه بهو-كيا مزدور اور اميركا سرایک قواعد حرب میلینے میں مفاق ہو جاتا ہے۔ کہیں افرلقیہ کے وشت و بیان میں انے ابلے منس کی ٹیل چیا بیتا ہے ۔ کہیں ہندوبتان کے سرسبر قطعات میں بنیا بن کر خون کے قطرہ کو دیکھ کر غش میں آجاتا ہے۔ اس کو جانے ویجے۔ بہلا ہم یوچے ہیں کہ میرشی نے کون سی بات انتی دستور العل من لکھ ماری کہ لکھتے وقت اللی نیج کا بہت قیال منیں تیا گیا۔ لیج ہمارے بابو صاحب اس كا جواب رتي بين :-عام طور پر شاہدہ بیں آتا ہے کہ طالب علموں کی بربان مختلف ديج كي بوتي بين -أن كيشق سعاله علوم مختلف ہوتے ہیں۔ اُن کی قوت یاد واشت میں بھی کمی بشی ہوتی ہے ۔ پس ہم کس طرح بادر کر لیں۔ كر برايك انان كي لطيم نب بي كمل موسكتي ب خب که وه پیما - علم حب - علم محاربه - علم موسیقی اور

ارتم ود وفره ماصل کر سے " الو ماحد كا اعتراض مع عام مشايده يدسني مع وجوب ! كاريى دوبات تعليركو لازي كرت وقت خالفان تعليم ف ابک مهذب ملک لی پیش نمیس کی تھیں ارس وقت سنركريش" cancer Kration" يني كا ياه من جراني ہونے کا قانون لورے کے اکثر عالک میں نافذ ہے۔ ہر ایک مرد کو کھ وصہ تک یاہ گری کرنی بڑتی ہے۔ کیا النانوں کی خبانی طاقت اس کے سے برابر ہونی جائے اور اُن کی طبائع ایک جیسی مونی صروری میں - پشیر اس کے کہ ایے قانون کی تعلیم موسے ۔ حب تعلیم ایک غال ورص تک لازمی ہے۔ تو جو کیے کم عقل ہونگے ۔ اور جن کی طاقت کمزور ہوگی اُن مو کسی اقدر زیادہ وصہ درس ترس من نگانا برنگا- بارے نکتہ میں غاید منیں مانتے لر اگر برهیج به قام رکه جادے - اور محنت کی عادت سو ۔ تو ہرایک معولی انسان اس قدر تعلیم طاصل کر سکتا ہے جس كى برايت كه مرشى نے كى سے - اور بالفرض أكر عاريا في وس بس فیصدی ایسے ضیف انتقل تکلیں تو وہ ایک فاص وصد کے بعد ورس کاہ سے کے ہرہ نکل ماونتے اور سنودر کے برن میں فامل ہو جا دیکھے۔ کیا مرسول اور کالجول میں مختلف مکیم میں کیوں کہ طالب علموں کی سال مخلف میں ۔ سے تو یہ ہے کہ باب صاحب نے مرشی کی تجرب

كو فورس سنس برها-اس واسط لكو دارك " وه مرايك فرو نشر کے سنے بورا علم طب علم محارب علم موسيقي وغيره عاصل کے کی بدایت کر گئے"۔ ہاں اُن کا سے صروری قل ہے کہ کمل تقلیم اس شخص کی کملائی۔ جب سے وید كو تمود الك أيانك ك اور أي ويدول كويرو ليا مو- بر ايك طالب علم ك لئ يه سواج آب في مقرركيا - ليكن وا انان نيركو عارب بالوصاحب سے زيادہ اليمي طح عاتے من و انتحول نے جمال سے اعلی شدین معراج مقرر کیا ہے ایک ود اونی ترین " مقدار تعلیم کا سی قایم کر دیا ہے مبری واتے بن ده بیت مردول کو کم از کم وا) ویاکن - (۱) ومرم اور رمو) افنے کاروبار کے متعلق فزور پڑھنا فازم سے - ویے عورتون كو معى وياكرن -وبرم-طب - حاب اور وستكارى يو عزور ملعني عاسة " اس سے ظاہر ہے کہ صرفی نے مودوں کے والح کم از کم س مال م ن و مخ و ودوش UL, علم ادب و فقه U6 , نلسفه والساست Ul y ديد مقدس يعني كلام ر JL 100 جس کو آج کل ابرل اور رہیں ایوكیشن سے نامزد كيا طاعات اس کو ہرایک فرد بشرکے لئے لائی قرار دیا گیا ہے - اس

کے علاوہ ہر ایک مرد برونیشنل باشکنیکل ایج کیشن جو اُس کے کاروبار کے ماتھ متعنق ہے طاصل کرے - اور الم أب ويد " يعني وا) علم طب وجراى - (١) قانون ويات من وس علم موسيقي وسى علم طبعيات وسيكانكس وه علم ریاصنی میں سے امک شاخ کو حین کے اور ایس میں کمال حاصل کے -ہم پوچھتے ہیں کہ ایسی عکیم میں کون سا امر اننانی نیچر کے برخلات ہے۔ سیلے نیزہ سال کی تعلیم کے سعلق اس قدر ورج کیا جاتا ہے کہ فار دید کی تدراس کے سے میمہ سال مقرر بس - گرمہرشی نے سنو مماراج کا حوالہ وے کر یہ بھی درج کیا ہے کہ اس سے اقل ورجہ ایک دید پڑھ کر تھی طالب علم اپنی تعلیم کو ختم کر سکتا ومب تھیک طور پر برمجرہ میں دہرم کے مطابق اطالیق کی برایت پر میل کر جاروں۔ تین-رو یا ایک وید كو بعد الك أيانك كے يره كے -تب وہ مرد عورت ص كا برجيء نه نونا بو-گره آشرم بي داخل بود افلا) یں اُگر چار سال سنہا کئے جاویں تو مہرتشی کے وستور العل فے مطابق اتل وجہ و سال کی تعلیم ہر ایک لڑکے لڑکی کے لئے لازی ہے - صیا کہ ہم اوپر لکھ آئے ہیں - اس

کے بعد وہ اپنے کاروبار کے ستلق علم پڑھ - آج کل وس سال میں انظرنس مک کی تعلیم ختم ہوتی ہے - اور اکثر مهذب ملکوں میں اٹنی یا اس سے کچھ کم تغلیم لازمی قرار دی گئی ہے اور بادجود اختلاف طبایع - اختلاف طوبی سے کوئی ہرج واقعہ نمیں ہوتا - ہارے بابو صاحب کو چاہئے کہ مہرشیوں کی تھانیف پر حوف گیری کرنے سے پیلے اُن کو غورسے پڑھ لیا کریں اُن کے دسم اور شکوک خود بخود رفع ہوجا ویلئے - اُسے صحاحب کے اعراضات ختم نہیں ہوئے - آگے جل کر وہ فراتے ہیں :-

" ملادد ازیں یہ بات تو اس سکیم کے پڑھنے ماتر سے برگٹ ہو جاتی ہے کہ اس زانہ کے لئے یہ سکیم ہنیں بائی گئی تبلائے تو سی - آج کل گاندھرو وید کماں ملت ہے اور اس کی تعلیم کس طرح موسکتی ہے - علم موسیقی کی تعلیم کے لئے کیا انتظام ہو سکتی ہے - اور پراچین ارتقہ وید کہاں ہے ہے

اکی انگر بری کها وت ہے۔ کہ وہ جمال مرضی مبو دہاں راستہ ہے اب انگر بری کها وت ہے۔ کہ وہ جمال مرضی مبو دہاں راستہ ہے اب اب صاحب کو صرف نقص نکانا مقصود تھا انگر بنظ لکھ مارا کیل صاحب علم موسیقی کی تعلیم میں کیا فاص رقبیں ہیں۔ ایس کے واسط تو کتب سند کی حگا ورائی کے ساز بہت کچے حگا ویا ہے گایں ساج کلات اور برائی نے ایس علم کو بہت کچے حگا ویا ہے اور آج کل اس جی اتنی تعلیم موسکتی ہے۔ جس قدر کہ لوری اور آج کل اس جی واکٹر موسیقی کو دی جاتی ہے۔ اگر کچھ کی لوری کی لونیورسٹیوں میں ڈاکٹر موسیقی کو دی جاتی ہے۔ اگر کچھ کی سے ۔ تو مقوری سی مونت سے بوری ہو جادیگی۔ باقی را برائین

وے اس کے مور تین سال تک باب کا فرض سے کہ وہ انے بیے کو دیو ناگری اور آسان سنگرت پڑھا دبونے پس اس سلیم کے مطابق گروکل میں تعلیم سروع ہونے سے ييلے دو تين سال تک تعليم گھر ميں ياني سوئي -اور سانڌين أَنْهُونِينَ سَالَ مِن وَهُ وَإِكْرَنَ كُو شَرُدَعَ كُرُ وَيُكَّا - كِيا جَارِتُ مَالِهِ صاحب نے براغری جاعت کی یاتھ ورجی برغور کیا ہے کہ نين سال س مرايك لايك كو اردو معد مرف و تو حساب تعبرافيه سبق الافياء وغيره كتف مصفون يرشف برنع بس بص بھیے کے اپنے شفق ال باہا سے پڑھائی کر لی موکیا آئی او آتا وہمائی کے برصف میں وقت ہوگی ؟ ہر کو تہیں ۔ اور اگر كوئي البائي آوے ج الكل نا فوائدہ سے - نو دہ سلے تين سال تك وه تعليم حاصل كريكا جو والدين سك ومد تفي اور وہ اس طی اس قدر پڑھ دیگا کہ آسان سنکت کے الفاظ عم ایک اور اعتراض بارے بابی صاحب کا یہ سے ا-ور لیکن ویاکرن بڑھنے کے لئے میں جو وقت سوای جی نے مقر کیا ہے۔ وہ معولی طاباء کے لئے کافی نیس

نے مقرر کیا ہے۔ وہ سعولی طلباء کے لیے کائی حیات فاص فاص فاص طالب علم شاید الیے ہوں۔ جو وقیر مد سال میں اچھی طرح سمجھ برجھ کر آشا دہیائی کو اور ویر مد سال میں دہاہماشیہ کو بڑھ سکیں۔ کیوں کہ ان ودنوں کتب سمجھنے کے لئے نہ صرف زبانمانی کی بڑی اعلی لیاقت

ارتف وید" اس کی بھی بت سی کتابیں رستیب ہوسکتی بن ور اگر سنکرت میں تنیس تو نی الحال سی دوسری بھاشا میں سے طاصل کر لی طویں- مرشی اس کے مخالف بنیں-اور بھ سنکت یں اُن کا ترجہ کر لیا طوے۔ ١٧١- ١١ مارے ما يو صاحب ايك اور اعتراض بيش كرتے ہى: "الكيم كے يہلے صدي سي سي يون كر ليا كيا ہے -سنكرت ويش كى بعا شاسي - اور طالب علم كو اوركسي ساف کے عجمے کی مزورے بنیں " تھیک تنبیں کیونکہ سنکرت ہوشہ سے 'و ویو مانی'' یعنی علما کی زبان رہی ہے الد رسگی البتہ علیم میں اس بات کا خیال رکھا گیا ہے کہ جب بچہ گروکل میں داخل ہوگا تو اُس کے والدین نے اپنے فرایفن اوا سے ہوئے - اور اُسے اُس کو اس قدر تعلیم و تربیت دی ہوگ که وہ اُس اپنی ماتری تجاشا اور آسان سنگرنت کو سبھے سکے۔ دوسر سے سمالاس میں مرشی نے صاف طور پر لکھ ویا ہے:-حبب بایخ برین کا ادکا روک بو- شب دید ناگری اور غیر عالک کی زبانوں کے حوف کی جی مثق کرادیں بعد ازاں وہ عشر-فلوک - سوتر- نظم و نثر سعم معنوں کے جن سے اعلی تصبحین علم- دہرم-ادر برمیشور کے مشطی الا كو اليا ہے كم يانج سال كى عمر كے بجيد كو فوو تعليم و تربيت

ورکار ہے - بلکہ دیگر شاخهائے علوم کی بھی - مہا بجا شبہ نہ صوف زباندانی کا امولیہ گرخقہ ہے - بلکہ اس میں علم زبان کا فاسقہ بھی سے - سب کو ہر ایک منبتدی تو درکنار منبتی مبھی شبہ سہو سکتا "۔

اس کا جواب سم اتنا رنیگے کہ بابو صاحب اشارہبائی اور مہاتیہ دولؤں سے آئی مطلق ہیں۔ اور مہرشی ان دولؤں ہیں فاصل اجل تھے ۔ان کے متعلق آپ کی رائے ایک علامہ زمان کے کے مقابلہ میں کیا وقعت رکھ سکتی ہے۔آپ نے مجمعی اسخان نس كا يتحريد منس كياكه اگرايك برهمجاري حس نے دويين سال سیلے تعلیم طاصل کی ہو اور اینا کل وقت اس کے مطالعہ میں صرف کرے - اور اُستاد مجی ویسے ہوں حس كا ذكر مهرشى لے كيا ہے تو ويره سال ميں كتني برصائي ختم سو سکتی ہے۔ مانا کہ مما بھاشیہ میں علم زبان کا فلسفہ ہے لیکن کیا یہ کوئی وجہ ہے کہ مبتدی اس کو نہ سمجھ سکیگا - کیا علم صحت اور علم مهندسه اور علم كيميا وطبعيات بين قلسقه ميس اور کیا بیجے اُن کو تنیں بڑھا کرتے۔ کیا صرف و تنحو کی کتب منتهی کے لئے ہوتی ہیں۔ اور جس رشی نے مهامیا تیہ کو تقنیف کیا وہ نہ جا نتے تھے کہ وہا کرن معتدبوں کے لئے ہے، ہم کو ان اعتراصنوں پر حرانی آتی سے کہ لکھنے والے کا مطلب كيا ہے -سوائے اس كے كه وہ حرف گرى سے مہرشى كى عزت کو گھٹا دے - فرض کیا کہ اس وقت معارت ورش

میں رد بچوں کے بیج" دکیوں کہ بال وواہ کے سبب مردول کے بچے نہیں رہے ہیں ) اتنی عقل اور طاقت نہیں رکھتے كر بحائے مكم كو رو كرنے كے سياد تعليم كو برافعا ويل جب برتھیاری مرووں کی اولاد بیدا ہوگی تو فرو دیکھ لو کے کہ جر سیعاد مرشی نے مقر کی ہے وہ کانی ہے۔ م ۱۰۰ آخری تیر جو سارے بٹر انداڑنے مہرستی کی علیم برطایا سے وہ ترصفے کے فایل سے - وہ لکھتے ہیں:-رور معاشيه معوسكا مين جو بيرالي شيمن بانظن كي دي سي اس من اور مندرج بالا يرنالي مين تحيد افتلات سبه-مثلًا ربد تجاشيه تعومكا مين جوتش كو للمفتَّو حيمند أور بزوکت کے ساتھ رکھا ہے۔ اور ایشدوں کو ترک كر ديا حميا - على بزا اس مين علم طبابت - كاندهرو ويد كائن وديا اور ارتقه ودياكا كچه ذكر تنيس- ا حفرت إ كرينه بيند مروزشپره حيثم- حبيثمهُ-أنتاب راج كناه وید بھاشیہ میں ائس تعلیم کا ذکر ہے جو سرایک طالب علم کے لئے لازمی ہونی جاہئے۔بعنی علم زبان علم ادب و لقہ فلسفہ -ریاضی اور کلام آئی - بعنی دید مجد انگ اور آبانگ کے وہاں پروفیشنل تعلیم کا ذکر ارادتاً جھوڑ دیا گیا ہے۔ کیونکہ سرایک طالب اپنے مذاتی اور کاروبار کے مطابق حب اب وید کو جا سے برمد سکتا ہے ۔ وہ مصابین ہر فرد بشر کے لئے لازمی تھے یہ اختیاری ہیں جیوٹنش لینی علم

## آريبير كالابور

ا سفی کا یہ متہ والا نبار سینی کو انگریزی زبان میں لا ہورسے آریہ پرتی ندہ سیا بنجا لاہوں کی طرف سے سائع مؤتا ہے جسیں ویدک دھر مسمبندھی سا جارا و ر گوروکل وید پر جازفیڈ آدی دنڈول کے متعلق خبریں اور دیدک سدھا تول پر متانت سے بحث ہوتی ہے اور تام لوگوں کے لئے روشے زمین کی ہازہ اور ذکھیب خبری بھی درج ہوتی ہیں جبدہ معیم محصول مواک لاہوروالوں لامیم اور با ہروالوں سے بانجرو ہیدلیا جاتا ہے ۔ ایک برجے کی فتیت ہارہے۔

## أريمافرميارين

یه اصفی کا مہوار رسالہ اُردو زبان میں ہراہ ہر دوارسے شائع ہونا ہے اس میں اُردو دا نوں کے لئے ویدک دھوم اور دنگرمت متانتروں کی نسبت مفصل عالمانہ بحث ہوتی ہے سالانہ چندہ معم محصول ڈاک حرف میں ردبتے درخوسیں بنام لالہ وزیرخید پنجر ریاضی و ہیت کا وہ حصہ جو ہندسہ و حفوافیہ سے تعلق رکھتا ہے وہ لازمی ہے ۔ مگر اس میں اعلیٰ لیاقت حاصل کر کے کمال بیدا کرنا اختیاری ہے ۔ لیس ان وہ تخریات میں کوئی تناقیص منیں ۔ ملکہ دونوں میں موافقت ہے۔

اومشىم



5.27. بسست وديا اورست ودياس جويدار تحرجاني جات بسأن آ دی مول برمشور ہے -اس ایشور سیداند سروب سراکار-سروسکتیماں - نیابکاری - ویالو-اجنما-انند نروکار-انادی - نوم - سروادها رسرات ورسردو یا یک - سردانترایی ا امرابع رنت پوتراور سرشطی کرنا ہے - اسی کی ایک کرنی وکید ہے -معمد ويرست ووياول كالساك مع ويدكا يرهنا يرهانا اورسنناساناس آریوں کا برم وهرم ہے۔ مم- ست رص کرف اورات کھوڑف میں سروداً آؤیت رہا جا ہے۔ ۵- ب کام دھ اوسارار تھات سے اورات کو وجار کر کرنے چاہئیں ہے ۷- سنسار کا آریکا رکر نا آر بیساج کا کھیا دلیں ہے -ارتھات شایرت آم ب پرتنی توروک در مانوسار میما بوگ برتناچا سے ٨- او دَياكُ الله الله وروه ياك وروهي كرن جائية -٩- يرتيك كوابني انتي ي سفننشك نه رينا جا بي كيتوب ك انتي م ئِنَى اُنتَى بَحِمَى جِاسِئِے-سِبِ منتقیق کو ساہ جکسر وہٹرکاری می پالنے مِن بڑہ تر سِناجا۔ ا رتيك يتكارى نمين سبسوننترين و



Gignature with Date

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

